بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ش

لُغات الحدیث

تالیف

حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی ما لا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب، آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الشین المعجمۃ

شین حروف تہجی میں سے تیرہواں حرف ہے اور سریانی اور عبرانی میں اس کا معنی دانت ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں ۳۰۰ ہے اور کبھی یہ حرف کاف خطاب مؤنث سے بدلا جاتا ہے۔ بنی اسد اور بنی ربیعہ عرب کے قبیلے یوں ہی بولتے ہیں۔ اَکْرَمْتُكِ کو اَکْرَمْتُشِ کہتے ہیں اور کبھی وقف کے طور پر اخیر میں لاتے ہیں جیسے عَلَیْکِشْ اور اَکْرَمْتُکِشْ اس کو شین کشکشہ کہتے ہیں مگر ضمیر مذکر کے آخر میں اس کا استعمال نادر ہے۔

باب الشین مع الھمزۃ

شَأْ: امر ہے شَاءَ سے اور بکری یا گدھے کو ڈانٹنے کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے شَأْ شَأْ کہکر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں۔

شَآبِیْب: جمع ہے شُؤْبُوْبٌ کی یعنی ایک دفعہ کی برسات۔

تَمْرِیْهِ الْجَنُوْبُ دَرَّ اَهَاضِیْبِهٖ وَ دُفَعَ شَآبِیْبِهٖ: اتر کی ہوا اس کی بارشوں کے دودھ بہاتی ہے (اس کی برساتوں کی جھڑیوں کو۔

اَفَاضَ عَلَیْهِ شَآبِیْبَ الْغُفْرَانِ: اس پر مغفرت اور بخشش کے مینہ برسائے۔

شَأْزٌ: جماع کرنا۔

شَأَزٌ اور شُؤُزٌ: غلیظ ہونا، بلند ہونا، سخت بے قرار ہونا۔

اِشْآزٌ: بے قرار کرنا، گھبرا دینا۔

اَوَجَعٌ یُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا: (معاویہ اپنے ماموں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس گئے وہ زخمی تھے مرنے کے قریب رو رہے تھے۔ معاویہ نے کہا کیا کوئی درد ہے جو تم کو بے قرار کر رہا ہے یا دنیا کی حرص ہے (اس کی جدائی پر روتے ہو) نہایہ میں ہے کہ شَأْزٌ کہتے ہیں غلیظ پتھریلے مقام کو۔

شَأْسٌ: سخت ہونا۔

شَئِسٌ اور شَأْسٌ سخت اس کی جمع شَئِیْسٌ اور شُؤُوْسٌ ہے۔

شَأْشَأَةٌ: اونٹ یا بکری یا گدھے کو شَأْ شَأْ یا شُؤْ شُؤْ کہہ کر ڈانٹنا۔

قَالَ لِبَعِیْرِهٖ شَأْ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ: ایک انصاری مرد نے اپنے اونٹ کو کہا شَأْ شَأْ اللہ کی پھٹکار تجھ پر (ایک روایت میں سَأْ سَأْ ہے سین مہملہ سے، معنی وہی ہیں)۔

شَأْفٌ: پاؤں کا پھوڑا نکلنا (یہ پھوڑا پاؤں میں

نیچے کی طرف نکلتا ہے اگر اس کو داغ دیں تو اچھا ہو جاتا ہے، کاٹیں تو آدمی مرجاتا ہے)۔

شَأْفٌ اور شَأْفَةٌ: دشمنی رکھنا بدنظر سے ڈرنا۔

شَأْفُ الْاَصَابِعِ: ناخون کے گرد پھٹ جانا۔

شُئِفَ الرَّجُلُ: ڈرگیا، گھبراگیا۔

خَرَجَتْ بِآدَمَ شَأْفَةٌ فِيْ رِجْلِهٖ: آدم کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا۔

اِسْتَأْصَلَ اللّٰهُ شَأْفَتَهٗ: اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے (لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اس کا پھوڑا دور ہو جائے اور مطلب یہ ہے کہ وہ خود فنا ہو جائے، جڑ سے اکھڑ جائے)۔

لَقَدِ اسْتَأْصَلْنَا شَأْفَتَهُمْ (حضرت علیؓ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا) ہم نے تو خارجیوں کا شافہ میٹ دیا (یعنے ان کو بالکل تمام کر دیا یا سب کو مار ڈالا)۔

مَنْ حَمَلَ شِيَاقَةً: اسکے معنی معلوم نہیں ہوئے بعضے نسخوں میں شَيْئًا قَذِرًا ہے اور یہی ٹھیک ہے یعنے جو پلید چیز اٹھائے۔

شَأْمٌ: نحوست لانا۔

تَشْئِيْمٌ: شام کے ملک کی طرف چلا دینا۔

مُشَاءَمَةٌ: بائیں طرف لے جانا۔

اِشْآمٌ: شام کے ملک میں آنا۔

تَشَاءُمٌ: بائیں طرف جانا، شام کی طرف منسوب ہونا، نحوست لینا (شام ایک ملک ہے جو کعبہ سے بائیں طرف ہے جیسے یمن داہنی طرف بعضوں نے کہا شام بن نوح وہاں جاکر رہے تھے بعضوں نے کہا اس لئے کہ اس کی زمین کہیں سفید ہے کہیں سرخ کہیں سیاہ۔

شُؤْمٌ: برکت کی ضد یعنے نحوست۔

شِئْمَةٌ: خصلت، طبیعت، عادت جیسے شِیْمَةٌ ہے۔

مَشْئُوْمٌ: منحوس جیسے اَشْأَمُ بہت منحوس۔

حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَاَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ: تم اپنے تئیں اچھے اخلاق اور عادات اور لباس سے آراستہ کرو جیسے خال پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے اس طرح تم پر نظر پڑے۔

حَتّٰى عَرَفَتْهُ اُخْتُهٗ بِشَامَةٍ: یہاں تک کہ ان کی بہن نے ایک خال (تل) دیکھ کر ان کو پہچانا ورنہ زخموں کی وجہ سے شناخت نہیں ہوتی تھی۔

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِيَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ: جب سمندر کی طرف سے ایک ابر اٹھے پھر شام کی طرف جائے تو وہ ایک چشمہ ہے بھرپور (یعنے خوب برسے گا)۔

اَشْأَمَ اور شَاءَمَ: شام میں گیا جیسے اَيْمَنَ اور يَامَنَ یمن میں گیا۔

لَا يَأْتِيْ خَيْرُهَا اِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْاَشْأَمِ: اونٹ کی بہتری بائیں طرف سے ہی آتی ہے (بہتری سے مراد یہ ہے کہ اس کا دودھ بائیں طرف سے ہی دوہا جاتا ہے اور بائیں طرف سے ہی اس پر سواری کی جاتی ہے)۔ بائیں ہاتھ کو شُؤْمٰى کہتے ہیں جو اَشْأَمُ کا مونث ہے۔

فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ وَاَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ: پھر وہ داہنے اور بائیں دیکھے گا وہی اعمال دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجے۔

اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ: بائیں طرف والے۔

نَوْمَةُ الْغَدَاةِ مَشْئُوْمَةٌ: صبح کو سوتے رہنا یا صبح کی نماز کے بعد سونا منحوس ہے (اس سے بیماری اور مفلسی پیدا ہوتی ہے اور ناتوانی بھی میں اس کا تجربہ کر چکا ہوں صبح سویرے بیدار ہونا اور فجر کی نماز اول وقت ادا کرنا اور طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الٰہی میں گزارنا تمام خوبیوں

بھلائیوں کی کنجی ہے جو اس سے محروم رہا اس کو نحوست گھیرلے گی۔

یَوْمٌ یَتَشَاءَمُ بِهِ الْاِسْلَامُ یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ جس دن سے اسلام نحوست لیتا ہے وہ عاشورے کا دن ہے (اسی دن امام حسینؓ مع ہمراہیان کربلا میں شہید ہوئے)۔

اَلشُّوْمُ لِلْمُسَافِرِ فِیْ خَمْسَةٍ: مسافر کو پانچ چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔

اَلشُّوْمُ فِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ وَالْخَادِمِ: نحوست عورت اور گھوڑے اور گھر اور خادم میں ہوتی ہے (یعنی اگر نحوست کوئی چیز ہو تو ان چیزوں میں ہوگی۔ بعضوں نے کہا عورت کی نحوست یہ ہے کہ زبان دراز، شریر اور بدکار ہو، گھوڑے کی نحوست یہ ہو کہ منہ زور اور شریر ہو، گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ تاریک ہو اس میں تازی ہوا کا گذر نہ ہوتا ہو، مسجد سے دور ہو، اذان اور اقامت کی آواز وہاں تک نہ آتی ہو اس کے ہمسائے بُرے لوگ ہوں، خادم کی نحوست یہ ہے کہ بداطوار اپنے کاموں سے غافل، چور اور مکّار اور شریر ہو)۔

شَاْنٌ: قصد کرنا، اچھا کام کرنا، آزمانا، بگاڑنا، خبر لینا، بڑا کام بڑا حال بڑا مرتبہ، طبیعت خلق عادت، آنسوؤں کی نالی جو آنکھ میں ہے۔

ضَمِیْرُ الشَّانِ: وہ ضمیر جو جملہ کے شروع میں آتی ہے اور جملہ اس کی تفسیر واقع ہوتا ہے جیسے قُل ھو اللہ احد میں ھو ضمیر شان ہے۔ شُئُوْنٌ اور شِئَانٌ اس کی جمع ہے۔

لَكَانَ لِیْ وَلَهَا شَاْنٌ: اگر لعان کا حکم نہ اُترتا تو میں اس عورت کے ساتھ کچھ کرتا (یعنے اس پر زنا کی حد قائم کرتا کیونکہ اس کا بچہ اس شخص کی شکل پر پیدا ہوا جس سے وہ متہم ہوئی تھی)۔

وَالشَّانُ اِذْ ذَاكَ دُوْنٌ: اس وقت حالت بہت اُتری ہوئی تھی یعنے مفلسی تھی۔

ثُمَّ شَانُكَ بِاَعْلَاهَا: (عورت جب حائضہ ہو تو اس کی فرج پر کپڑا ڈال دے پھر اس کے اوپر کے جسم سے جو تیرا جی چاہے وہ کر (یعنے فرج کے سوا باقی جسم سے مزہ لے سکتا ہے) بعضوں نے شَانُكَ برفع نون پڑھا ہے اس صورت میں شَانُكَ مبتدا ہوگا اور خبر محذوف ہے یعنے مُبَاحٌ درست ہے۔

حَتّٰی تَبْلُغَ بِهِ شُئُوْنَ رَاْسِهَا: یہاں تک کہ پانی سر کے رستوں اور مانگوں میں پہنچا دے۔

لَمَّا انْهَزَمْنَا رَكِبْتُ شَاْنًا مِنْ قَصَبٍ فَاِذَا الْحَسَنُ عَلٰی شَاطِئِ دَجْلَةَ فَاَدْنَیْتُ الشَّانَ فَحَمَلْتُهُ مَعِیْ: جب ہم کو شکست ہوئی تو میں بانس کے ایک شان پر سوار ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حسن دجلہ کے کنارے ہیں میں نے شان کو نزدیک کیا ان کو اپنے ساتھ سوار کر لیا۔

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّانِ: تمام دنیا کے لوگ اس بات میں یعنے امامت کبریٰ اور خلافت میں قریش کے تابع ہیں (مطلب یہ ہے کہ خلافت نبوی ہمیشہ قریش ہی میں رہے گی اور غیر قریشی خلیفہ یا امام نہیں ہوسکتا۔ اس پر صحابہ کا اجماع ہو چکا ہے اور جو لوگ غیر قریشی کو خلیفہ یا امام سمجھیں یا بنائیں وہ خدا و رسول اور اجماع امت کے مخالف ہیں)۔

كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ: پروردگار عالم ہر روز ایک کام میں ہے (کسی کو چڑھاتا ہے کسی کو گراتا ہے کسی کو بخشدیتا ہے کسی کو سزا دیتا ہے اس کا کوئی دن خالی نہیں گذرتا یہ آیت یہود کے رد میں اُتری جو کہتے تھے اللہ تعالیٰ ہفتہ کے دن کوئی کام نہیں کرتا۔

أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ : میرے سب کام بنا دے (درست کر دے)۔

مَا شَأْنُ النَّاسِ : لوگوں کو کیا ہوا ہے (جو گھبراہٹ میں کھڑے ہوئے ہیں یعنے سورج گہن کے وقت)۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ فَهُوَ فِيْ شُئُوْنٍ يُبْدِيْهَا لَا يَبْتَدِيْهَا : (عبداللہ بن طاہر امیر نے حسن بن فضل سے پوچھا یہ آیت كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَأْنٍ کا کیا مطلب ہے۔ بظاہر تو یہ اس صحیح حدیث کے برخلاف ہے جفّ القلم بما هو كائنٌ إلى يوم القيامة یعنے قیامت تک جو ہونے والا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سب لکھ چکا ہے اور قلم اس کو لکھ کر سوکھ گیا ہے۔ حسن نے کہا كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھا تھا اس کو روز بروز ظاہر کرتا جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو روز بروز نئی نئی باتیں سوجھتی ہیں جن کا پہلے سے قصد نہ تھا (جیسے بعضے گمراہ فرقوں کا اعتقاد ہے وہ بدا کو اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں (یعنی نئی بات سوجھنے کو معاذ اللہ)۔

لَفِيْ شَأْنٍ : وہ تو ایک شان رکھتا ہے یعنے عزت میں۔

شَأْنَانِ : سر کی دو رگیں جو ابرو پر اُتری ہیں۔

مَاءُ الشُّئُوْنِ : آنسو۔

اِشْأَنْ شَأْنَكَ : جو تو اچھا سمجھے وہ کر۔

شَأَنَ فُلَانٌ بَعْدَكَ : وہ تمہارے بعد بڑی شان والا ہو گیا۔

مَا شَأَنْتُ شَأْنَهٗ : میں نے اس کی کوئی خبر نہ لی یا اس کی فکر نہ کی۔

شُئُوْن : حضرات صوفیہ کے نزدیک اشیا کی اجمالی صورتیں مرتبہ تعین اول یعنی واحدیت میں اور دوسرے تعین میں ان کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں تیسرے تعین میں اعیان خارجیہ۔

شَأْوٌ : آگے بڑھ جانا قدم اور حد اور غایت اور مسافت۔

فَطَلَبْتُهٗ اَرْفَعُ فَرَسِيْ شَأْوًا وَاَسِيْرُ شَأْوًا : میں آپ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلا کبھی گھوڑے کو تیز چلاتا، کبھی دھیمی چال سے۔

تَرَكْتُمَا سُنَّتَهُمَا شَأْوًا بَعِيْدًا : (ابن عباس نے خالد بن صفوان سے کہا جو عبداللہ بن زبیر کے مصاحب تھے)، تم دونوں نے تو ابوبکر اور عمر کے طریق کو بہت دور چھوڑ دیا (یعنے تم ان کے طریق پر بالکل نہیں رہے)۔

هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ لَمْ يَجْتَمِعْ شَوٰى رَأْسِهٖ : یہ لڑکا جس کے سر کی مانگیں ابھی اکھٹا نہیں ہوئیں۔

باب الشین مع الباء

شَبٌّ یا شُبُوْبٌ : سلگانا، روشن کرنا، روشن ہونا بلند ہونا، بڑھنا۔

شَبَابٌ اور شَبِيْبَةٌ : جوان ہونا۔

شِبَابٌ اور شَبِيْبٌ اور شُبُوْبٌ : ہاتھ اٹھانا خوش ہونا، کھیلنا کودنا، بڑھانا، ظاہر کرنا۔

تَشْبِيْبٌ : جوانی کے حالات بیان کرنا، عیش و نشاط کا تذکرہ کرنا، کسی عورت کے اوصاف بیان کرنا اس کی محبت کا کنایہ کرنا۔

اِنَّهُ ائْتَزَرَ بِبُرْدَةٍ سَوْدَاءَ فَجَعَلَ سَوَادُهَا يَشُبُّ بَيَاضَهٗ وَجَعَلَ بَيَاضُهٗ يَشُبُّ سَوَادَهَا : آنحضرتؐ نے ایک سیاہ رنگ کی ازار پہنی تو اس کی سیاہی آپ کی سپیدی کو تیج دی تھی اور آپ کی سپیدی اس کی سیاہی کو زیب دے رہی تھی

ایک روایت میں یوں ہے: اِنَّهٗ لَبِسَ مِدْرَعَةً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اَحْسَنَهَا عَلَيْكَ يَشُبُّ سَوَادُهَا بَيَاضَكَ وَ بَيَاضُكَ سَوَادَهَا آنحضرتؐ نے ایک کالا کرتہ پہنا تو حضرت عائشہ کہنے لگیں یہ کرتہ آپ کو کیسا زیب دیتا ہے (کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے) اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو نمودار کر رہی ہے اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو (ایک دوسرے کو زیب دے رہی ہے) عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ مَشْبُوْبٌ: جب کوئی مرد سفید رو سیہ بال والا ہو یہ شَبَّ النَّارُ سے نکلا ہے یعنے آگ کو روشن کیا وہ چمکنے لگی۔

اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَفْعَلِيْهِ (جب ابو سلمہ مر گئے تو ان کی بی بی حضرت ام سلمہؓ نے سوگ کے دنوں میں منہ پر ایلوا لگایا تو آپ نے فرمایا) ایلوا منہ کو خوش رنگ کرتا ہے تو (عدت میں) اس کو مت لگا۔

فِي الْجَوَاهِرِ الَّتِيْ جَاءَتْهُ مِنْ فَتْحِ نَهَاوَنْدَ يَشُبُّ بَعْضُهَا بَعْضًا: حضرت عمرؓ نے ان جواہرات کے باب میں جو نہاوند[1] سے فتح ہو کر آئے تھے اور ایک دوسرے کو رونق اور حسن دے رہے تھے۔

اِلَى الْاَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ وَالْاَرْوَاعِ الْمَشَابِيْبِ روتی بادشاہوں اور اچھے خوبصورت خوش رنگ سرداروں کی طرف۔

لَمَّا بَرَزَ عُتْبَةُ وَ شَيْبَةُ وَالْوَلِيْدُ بَرَزَ اِلَيْهِمْ شَبَبَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: جب (جنگِ بدر میں) عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے جنگ کے لئے نکلے تو ان سے مقابلہ کرنے کو چند انصاری نوجوان نکلے (بعضوں نے غلطی سے شَبَبَةٌ کو سِتَّةٌ پڑھا ہے یعنے چھ انصاری نکلے یہ صحیح نہیں ہے)

كُنْتُ اَنَا وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ شَبَبَةٍ: میں اور عبداللہ بن زبیر جوان لوگوں میں سے تھے۔

شَابٌّ: جوان (اس کی جمع شَبَابٌ اور شَبَبَةٌ اور شُبَّانٌ آئی ہے)۔

تَجُوْزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عَلَى الْكِبَارِ يُسْتَشَبُّوْنَ: بچوں کی گواہی بڑے بوڑھوں پر درست ہے جب بڑے ہو کر گواہی دیں مگر تحمل شہادت انہوں نے بچپنے میں کیا ہو۔

اِسْتَشِبُّوْا عَلٰى اَسْوُقِكُمْ فِي الْبَوْلِ: اپنی پنڈلیوں پر (اکڑوں) پیشاب کرتے وقت زور دو جلدی میں بیٹھا کرو (یہ نہیں کہ زمین پر پالتی مار کر بیٹھ جاؤ بلکہ اکڑوں بیٹھو جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے)۔

فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ شِعْرَ الْهَاتِفِ شَبَّبَ يُجَاوِبُهٗ: جب حسّان نے ہاتف کے شعر سنے تو انہوں نے بھی شعر کہنا شروع کر دیا اس کو جواب دینے لگے۔

اِنَّهٗ كَانَ يُشَبِّبُ بِلَيْلٰى بِنْتِ الْجُوْدِيِّ فِيْ شِعْرِهٖ: وہ اپنے شعروں میں لیلیٰ جودی کی بیٹی سے تشبیب کرتے (شروع میں اس کے خط و خال اور حسن اور اپنی محبت کا بیان کرتے)۔

اِنَّهَا دَعَتْ بِمِرْكَنٍ وَ شَبٍّ يَمَانٍ: انہوں نے ایک کونڈا اور پھٹکری منگوائی۔

فَشَبَّبَ: انہوں نے تشبیب کی۔

اَنْ تَشِبُّوْا وَلَا تَهْرَمُوْا: تم جوان رہو اور بوڑھے نہ ہو۔

اَشَبُّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدُهُمْ: سب لوگوں

---

[1] ایک شہر کا نام ہے ملک فارس میں ۱۲

ہیں کم سن اور طاقتور۔

وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ : میں جوان آدمی ہوں اور مضبوط، اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہوں، مجھ کو یہ بھی ڈر ہے اگر بی بی کے پاس رہوں تو کہیں اس سے صحبت نہ کر بیٹھوں۔

وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ : ہم سب جوان عمر میں ایک دوسرے کے قریب تھے۔

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ : اے جوان لوگو (یہ جمع ہے شَابٌّ کی بروزن فَعَالٌ اور اس وزن پر اور کوئی جمع نہیں آئی ہے۔ مجمع البحار میں ہے جوان وہ ہے جو تیس برس تک پہنچا ہو)۔

سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ : امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ان سب جوانوں کے سردار ہوں گے جو بہشت میں جائیں گے۔

يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ فِيْهِ اثْنَتَانِ : آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو خصلتیں اس کی جوان ہوتی جاتی ہیں۔ (مال کی حرص اور طول عمر کی خواہش)۔

اِبْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً يُسَمّٰى شَابًّا : تیس برس کے آدمی کو جوان کہیں گے (چالیس تک پھر اس کے بعد کہل ہے ساٹھ تک پھر شیخ ہے اسی تک پھر ہرم ہے موت تک۔

شَبْتٌ : سویا۔

شَبَثٌ : لٹکنا متعلق ہونا جیسے تَشَبُّثٌ ہے۔

شِبَاثٌ : دوزخ کا آنکڑا جیسے شُبُوْثٌ ہے۔

شِبْثٌ : ایک بھاجی ہے۔

شَبَثٌ : مکڑی ایک قسم کا کیڑا جس کے بہت پاؤں ہوتے ہیں۔ (کنکھجائی)۔

اَلزُّبَيْرُ ضَرِسٌ ضَبِسٌ شَبِثٌ : (حضرت عمرؓ نے کہا) زبیر سخت آدمی ہیں بدخلق پیچھے پڑ جانے والے۔

شُبَيْثٌ : ایک پانی کا نام ہے اسی کی طرف دَارَةُ شُبَيْثٍ منسوب ہے۔

شَنْبَثَةٌ : علاقہ۔

مَسْجِدُ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ : شبث بن ربعی کی مسجد (یہ ایک تابعی ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ مسجد امام حسینؑ کے قتل کی خوشی میں بنائی گئی تھی مگر مجھ کو اس کی دلیل معلوم نہیں ہوئی)۔

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَنْبِئْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ : اسلام کے مسائل بہت ہو گئے میں کہاں تک سیکھوں اور ان پر عمل کروں) مجھ کو کوئی ایسی مختصر بات بتلا دیجئے جس کو میں لئے رہوں (بس اس پر عمل کرنا کافی ہو میری نجات ہو جائے) فرمایا اللہ کی یاد ہر وقت اپنی زبان اس کی یاد سے تازہ رکھ۔

شَبَجٌ : اونچا دروازہ، شَبَجَةٌ اس کا مفرد

اَشْبَجَ الْبَابَ : دروازہ پھیر دیا۔

شَبْحٌ : چیرنا، میخیں لگا کر کھینچنا، پھیلانا، مشابہ ہونا، دراز ہونا۔

شَبَحٌ : اونچا دروازہ، جسم، بدن۔

شَبَاحَةٌ : چوڑا ہونا۔

تَشْبِيْحٌ : چوڑا کرنا، ایک کو دو دیکھنا بوڑھا ہو کر۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْبُوْحَ الذِّرَاعَيْنِ : آنحضرتؐ کی باہیں لمبی یا چوڑی تھیں، ایک روایت میں شَبْحَ الذِّرَاعَيْنِ ہے معنی وہی ہے۔

شَبْحٌ یا شَبَحٌ : جو چیز آنکھ سے دکھائی دے اس کی جمع اَشْبَاحٌ اور شُبُوْحٌ

شَبْحَانٌ : لمبا۔

شَبْحَةٌ: ایک بار اصل میں شَبْحٌ کے معنی کھینچیں گاڑ کر کسی چیز کا کھینچنا جیسے چمڑا یا رسّی عرب لوگ کہتے ہیں؛

شَبَحْتُ الْعُوْدَ: میں نے لکڑی کو تراشا اس کو چوڑا کرنے کے لئے۔

شَبَحَ الدَّاعِیْ: دعا کرنے والے نے (دعا کے لئے اپنے ہاتھ لمبے کئے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِبِلَالٍ وَقَدْ شُبِحَ فِی الرَّمْضَاءِ: حضرت ابوبکرؓ بلال پر سے گذرے وہ گرم جلتی ریتی میں لٹا دیئے گئے تھے تکلیف دینے کے لئے (ان کا مالک جو ایک کافر تھا اُن سے کہتا تھا اسلام سے پھر جاؤ وہ نہیں پھرتے تھے تو مردود ان کو ایسی سخت تکلیف دیتا گرم ریتی پر لٹاتا اوپر سے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا، وہ احد احد کہکر اللہ کو یاد کرتے آخر اللہ مالک نے ان پر رحم کیا حضرت ابوبکرؓ نے اپنا حبشی قیمتی غلام دے کر اُن کو خرید لیا اور خریدنے کے بعد آزاد کر دیا خاک پڑے اُن بے وقوفوں کی عقل پر جو ایسے بزرگوں پر بدگمانی کرتے ہیں جنہوں نے اپنا مال، اپنی جان اپنی عزت سب اللہ اور اس کے رسول پر سے تصدق کی اگر یہی لوگ سچے مسلمان نہ ہوں تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں)۔

خُذُوْهُ فَاشْبَحُوْهُ: (دجال اپنے لوگوں سے کہے گا) اس کو پکڑو اس کو لمبا کرو مارنے کے لئے ایک روایت میں فَشُجُّوْهُ ہے یعنے اسکے سر پر زخم لگاؤ اس کا سر توڑو۔

فَنَزَعَ سَقْفَ بَیْتِیْ شَبْحَةً شَبْحَةً: اس نے میرے گھر کی چھت ایک ایک لکڑی کر کے کھول ڈالی۔

خَلَقَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَّعِتْرَتَهٗ اَشْبَاحَ نُوْرٍ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْاَشْبَاحُ قَالَ ظِلُّ النُّوْرِ اَبْدَانٌ نُوْرَانِیَّةٌ بَلْ اَرْوَاحٌ: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے نور کی تصویریں اپنے سامنے پیدا کیں، میں نے عرض کیا نور کی تصویروں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور الٰہی کا ایک سایہ یعنے نورانی بدن نہیں بلکہ نورانی روحیں۔

اِنَّ اٰدَمَ رَاٰی عَلَی الْعَرْشِ اَشْبَاحًا یَلْمَعُ نُوْرُهَا فَسَاَلَ اللّٰهَ عَنْهَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنَّهَا اَشْبَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَفَاطِمَةَ: حضرت آدم نے عرش پر کچھ تصویریں دیکھیں ان کا نور چمک رہا تھا اللہ سے پوچھا یہ تصویریں (مثالیں) کن لوگوں کی ہیں فرمایا یہ مثالیں ہیں اللہ کے رسول اور امیر المومنین (حضرت علی بن ابی طالب) اور امام حسن اور امام حسین اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کی)۔

لَا یُجَرَّدُ فِیْ حَدٍّ وَّلَا یُشْبَحُ: کسی حد شرعی (سزا) میں آدمی ننگا نہ کیا جائے نہ لمبا کیا جائے (لٹا کر یا ہاتھ پاؤں باندھ کر جیسے ہمارے زمانہ میں ٹکٹکی میں باندھ کر لمبا کر کے بید لگاتے ہیں)

شِبْدِعٌ یا شَبْدَعٌ: بچھو، زبان آفت۔

مَنْ عَضَّ عَلٰی شِبْدِعِهٖ سَلِمَ مِنَ الْاٰثَامِ: جو شخص اپنی زبان کو کاٹتا رہے، خاموش رہے، بے ضرورت فضول باتیں نہ کرے وہ گناہوں سے یا نقصانوں سے بچا رہے گا (زبان ہی تمام آفتوں کی جڑ ہے اور بہت سے گناہ زبان ہی سے کئے جاتے ہیں۔ کفر، غیبت، تہمت، جھوٹ

گالی گلوچ، چغلخوری وغیرہ۔

شَبْرٌ: بالشت سے ماپنا، دینا۔

شَبَرٌ: اِترانا۔

تَشْبِیْرٌ: اندازہ کرنا، تعظیم کرنا۔

اِشْبَارٌ: دینا۔

تَشَبُّرٌ: بڑا ہونا، بزرگ ہونا۔

تَشَابُرٌ: ایک بالشت کے فاصلہ پر آجانا۔

شَبْرٌ: عطیہ، بھلائی، انجیل شریف، اجسام، قوی قربانی۔

جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَ بَارَكَ فِيْ شَبْرِكُمَا: اللہ تعالیٰ تمہاری پراگندگی کو دور کرے (تم کو خاطر جمع رکھے) اور تمہارے نکاح میں برکت دے (اصل میں شبر عطا کو کہتے ہیں چونکہ نکاح میں عطا ہوتی ہے یعنے مہر دیا جاتا ہے اس لئے نکاح کو بھی شبر کہنے لگے)

نَهٰى عَنْ شَبْرِ الْجَمَلِ: آنحضرتؐ نے نراونٹ کے مادہ پر کُدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا جیسے دوسری روایت میں ہے نہی عن عسب الفحل یعنے نرجانور کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا)۔

اِنْ سَالَتْكَ ثَمَنَ شَكْرِهَا وَشَبْرِكَ اَنْشَأْتَ تَطُلُّهَا: (یحییٰ بن یعمر نے ایک شخص سے کہا جو اپنی جورو سے مہر کے بارے میں جھگڑ رہا تھا) اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور تیرے چڑھنے کی اُجرت مانگے تو تو حیلہ اور حوالہ کرنے لگے۔ (اس کا مہر دینے میں ٹال مٹول کرے)۔

ذُكِرَ لَهُ الشَّبُّوْرُ: آنحضرتؐ سے کسی نے بگل کا ذکر کیا (یعنے نماز کے لئے بُلانے کو اذان کے بدل شبور قُبع کو کہتے ہیں یعنے نرسنگا یہ لفظ عبرانی ہے)۔

شِبْرٌ: بالشت، اس کی جمع اَشْبَارٌ ہے۔

شَبَرٌ اور شُبَیْرٌ حضرت ہارون کے بیٹوں کا نام تھا۔ امام حسن اور امام حسین کو بھی کہتے ہیں۔

دُعَاءُ الشَّبُّوْرِ: ایک دعا ہے جو حضرت یوشعؑ نے عمالقہ پر چڑھائی کرنے کے وقت اپنے لوگوں کو سکھائی تھی۔ یہ دعا بڑی سریع الاثر ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس کو دشمنوں کی تباہی کے لئے پڑھو اور بچوں اور عورتوں اور بے وقوفوں اور فاسقوں سے اس کو چھپاؤ اور یہ بھی فرمایا اگر میں قسم کھاؤں کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے تو میری قسم سچی ہوگی۔

شَبْرَذَةٌ: جلدی چلنا، دوڑنا۔

شَبْرَذِیٌّ: تیز دوڑنے والا اونٹ۔

شَبْرَذَاءُ: (اس کا مؤنث ہے)

شَبْرَقَةٌ: دوڑنا، کاٹنا، نوچنا، پھاڑنا۔

ثَوْبٌ شَبَارِقُ یا شُبَارِقٌ: کٹا ہوا کپڑا۔

شَبَارِقُ: جماعت اور گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کاٹ کر پکائے جائیں۔

شِبْرِقٌ: ایک مشہور بھاجی ہے کانٹے دار جو ملک حجاز میں پیدا ہوتی ہے اور بلی کا بچہ۔

لَا بَاْسَ بِالشِّبْرِقِ وَالضَّغَابِيْسِ مَالَمْ تَنْزِعْهُ مِنْ اَصْلِهٖ: حرم کی زمین میں شبرق اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں لینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک جڑ سے تو ان کو نہ نکالے (یعنی جڑ سے ان کا درخت نہ کھودے۔ اوپر سے اگر کچھ کاٹ لے تو قباحت نہیں نہایہ میں ہے کہ شبرق تازی بھاجی کو کہتے ہیں جب وہ سوکھ جائے تو اس کو ضریع کہتے ہیں)۔

فَاَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَدَخَلَ فِيْ اَخْمَصِ رِجْلِهٖ شِبْرِقَةٌ فَهَلَكَ: عاص بن وائل (جو آنحضرتؐ اور قرآن پر ٹھٹھے مارتا) اس کے

(لوے میں شبرقہ کا کانٹا گھس گیا وہ اسی کی وجہ سے ہلاک ہوا (وہ کانٹا خدا کے عذاب کا کانٹا تھا)۔

شُبْرُمٌ: بخیل اور ایک درخت ہے کانٹے دار پست قد جیسے شبرم ہے مجمع البحار میں ہے کہ شبرم ایک دانہ ہے چنے کی طرح بہت گرم اس کا پانی دوا کے طور پر پیتے ہیں منتہی الارب میں ہے کہ وہ مسہل ہے اسی طرح اس کی جڑ۔

اِنَّهَا شَرِبَتِ الشُّبْرُمَ فَقَالَ اِنَّهٗ حَارٌّ جَارٌّ: بی بی ام سلمہؓ نے شبرم پیا آنحضرتؐ نے فرمایا وہ تو گرم انگار ہے۔

اِبْنُ شُبْرُمَةَ: کوفہ کے مشہور قاضی تھے۔

شَبْعٌ یا شِبَعٌ: شکم سیر ہونا، پیٹ بھرنا۔

شَبَاعَةٌ: وفور، کثرت۔

تَشْبِیْعٌ: سیری کے قریب ہونا۔

اِشْبَاعٌ: سیر کرنا، پیٹ بھر کر کھلانا، بہت کرنا، وافر کرنا، پورا کرنا، مضبوط کرنا۔

تَشَبُّعٌ: جھوٹ موٹ سیری ظاہر کرنا، شکم سیر بننا۔

شَبْعَانٌ: شکم سیر۔

اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَا یَمْلِكُ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ: (جو شخص اپنی تونگری اس چیز سے دکھلائے جس کا وہ مالک نہیں (کہے میرے پاس فلاں فلاں مال ہے یا ایسی دولت ہے حالانکہ اس کے پاس نہ ہو) اس کی مثال اس شخص کی ہے جو جھوٹ اور فریب کے دو کپڑے پہنے ہو بعضوں نے کہا المتشبع بما لا یملک سے وہ شخص مراد ہے جو اپنا زہد و خشوع اس سے زیادہ بیان کرے جتنا اس کے دل میں ہو) جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر فقرا اور مشائخ ہیں اللہ ان کو نیک توفیق دے، اسی طرح مکار دنیا کمانے والے مولوی لوگوں میں اپنا بڑا تقدس اور تقویٰ جتلاتے ہیں اور دل میں یہ ہے کہ جس کا مال ملے کھا جائیں نوش جان کریں، جاہل ہمارے معتقد ہوں، ہاتھ پاؤں چومیں ہم کو بزرگ سمجھیں۔ میرے ایک دوست نے مجھ کو لکھا کہ فلاں کتاب کی "تالیف کی وجہ سے لوگوں کا اعتقاد آپ کے ساتھ جاتا رہا حتیٰ کہ اہلحدیث لوگ بھی آپ کو برا سمجھنے لگے۔ میں نے جواب میں لکھا کہ بہت عمدہ اور بہتر اور خوشی کا موجب ہوا اب یہ لوگ مجھ کو ہرگز بزرگ نہ سمجھیں نہ میرے ساتھ کوئی اعتقاد رکھیں نہ میرے ہاتھ پاؤں چومیں، نہ میری ضیافت کریں۔ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو ایسا غنی اور بے پرواہ بنایا ہے کہ مجھ کو کسی کے اعتقاد اور تعظیم و تکریم کی احتیاج نہیں ہے نہ ان کی بے اعتقادی اور بد دلی کی رتی برابر مجھکو پرواہ ہے۔

لَنْ یَّشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنْ خَیْرٍ حَتّٰی یَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ: مسلمان بھلائی اور ثواب کے کام کرنے سے سیر نہیں ہوتا (ہمیشہ نیک کام کئے جاتا ہے) یہاں تک کہ اس کا آخری مقام بہشت ہوتا ہے (منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے بہشت میں جاکر دم لیتا ہے)۔

اِنَّ مُوْسٰی اٰجَرَ نَفْسَهٗ شُعَیْبًا بِشِبَعِ بَطْنِهٖ: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب کی نوکری کی پیٹ بھر کھانے پر۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ: میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو (کتنی ہی دولت اور نعمت ملے لیکن اس کی حرص کم نہ ہو اور بڑھتی جائے یا رات دن لمبی لمبی آرزوئیں کرتا جائے یا کھانے سے سیر نہ ہو جوع البقر کی طرح کھاتا چلا جائے)۔

زادالمعاد میں ہے کہ چھٹے درجہ میں گرم و خشک ہے سودا اور بلغم کا مسہل ہے اور کرب اور غشیان پیدا کرتا ہے اس کا بہت استعمال قاتل ہے اس کا دودھ تو زہر ہے جامع الادویہ میں اس کا نام فارسی اور ہندی کچھ نہیں لکھا ۱۲

مَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ: جو شخص دنیا کے مال کو دل لگا کر شوق کرکے لے گا اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا (اسی طرح جس کو مال اکٹھا کرنے کا شوق ہوجائے گا وہ کبھی قناعت نہیں کرنے کا اگر گنجِ قارون بھی مل جائے تو اور زیادہ کی طمع کرے گا۔

لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ يا بَطْنَكَ: (آنحضرتؐ نے معاویہ بن ابی سفیان کے حق میں فرمایا) اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے یا اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے۔

اِنَّ زَمْزَمَ كَانَ يُقَالُ لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ شُبَاعَةُ: زمزم کو جاہلیت کے زمانہ میں شباعہ کہتے تھے۔ (کیونکہ اس کا پانی پینے والے کو سیراب کر دیتا ہے)۔

لَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ: عالم لوگ اس سے (یعنے قرآن شریف سے) سیر نہیں ہوتے (بلکہ جتنا غور کرتے جاتے ہیں اتنا ہی زیادہ قرآن شریف کے نکات اور لطائف تازہ بتازہ ان پر کھلتے جاتے ہیں)۔

فَمَا شَبِعْنَا حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ: پھر ہم سیر نہیں ہوئے یہاں تک ہم نے خیبر فتح کیا (مطلب یہ ہے کہ جب خیبر سے اناج اور میوہ آنے لگا اس وقت ہماری نیت بھر گئی اس سے پہلے کھانے کی قلت رہتی تھی)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ طَعَامٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ: حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل نے تین دن تک برابر پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا (بلکہ ایک دن پیٹ بھر کھانا ملا تو دوسرے دن فاقہ ہوا یا پیٹ سے کم اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی آل فقیر دوست تھی آپ بھوکے رہتے فقیر اور محتاج کو کھانا کھلا دیتے یا شکم سیری کو پسند نہیں کرتے اور دوسری وجہ مال اور دولت کی تنگی بھی تھی اللہ تعالےٰ نے جیسے اپنے پیغمبر کو دنیا سے الگ رکھا ایسے ہی آپ کی آل پر بھی اس کا فضل وکرم ہے۔ وہ اپنے پیارے بندوں کو دنیا کے عیشوں اور لذتوں میں ڈوبنے نہیں دیتا بلکہ طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر ان کو جانچتا ہے ان کا امتحان کرتا ہے۔ آنحضرتؐ کی آل میں سب سے زیادہ محبوب آپ کو اپنی ایک اکلوتی صاحبزادی جناب فاطمہ زہرا تھیں ان کا یہ حال رہا کہ گھر کے سارے کام کوٹنا پیسنا پانی بھرنا کھانا پکانا سب اپنے ہاتھوں سے کرتیں ایک غلام یا خدمتگار تک نہ رکھا۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اگر مدت تک زندہ رہتیں اور مسلمانوں کے فتوحات اور تونگری کا زمانہ پاتیں تو شاید کچھ چین آپ کو ملتا مگر اللہ تعالےٰ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد چند ہی مہینے میں حضرت فاطمہ کو بھی دنیا سے اٹھا لیا اور آپ دنیا سے اسی طرح صاف اور پاک گئیں جیسے آپ کے والد بزرگوار حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے تھے۔ اللّٰھم احشرنا مع محمد وآل محمد)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزٍ مَّأْدُوْمٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ: حضرت محمدؐ کی آل نے تین دن تک روٹی سالن کے ساتھ پیٹ بھر کر نہیں کھائی (بلکہ کبھی سالن ملا کبھی نہیں روکھی روٹی پر اکتفا کی)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ: حضرت محمدؐ کی آل نے دو دن تک جب پیٹ بھر کھایا تو ایک دن ان میں ایسا تھا کہ صرف کھجور کھا کر رہے (اور ظاہر ہے کہ کھجور سے پیٹ کہاں بھرتا تو گویا دو دن پیہم کبھی شکم سیر نہیں ہوئے ایک دن پیٹ بھر کر کھایا تو دوسرے دن کھجور پر اکتفا کی)۔

يَبْزُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِشِبَعِ بَطْنِهٖ : وہ (یعنے ابوہریرہؓ) اپنی شکم سیری کی وجہ سے آنحضرتؐ سے لپٹے رہتے (ہر وقت آپ کے پاس رہتے کیونکہ وہ دوسرے صحابہ کی طرح بیو پار یا تجارت نہ کرتے بس اپنا پیٹ جہاں بھر گیا بیفکر ہوگئے۔ بے فکری کے ساتھ آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے اسی لئے انہوں نے بہ نسبت دوسرے صحابہ کے آپ کی بہت حدیثیں سنیں اور روایت کیں بعضوں نے لِشَبَعِ بَطْنِهٖ روایت کیا ہے یعنے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے یعنے اس امید سے کہ آپ کے پاس رہنے سے کچھ کھانے کو مل جائے گا یا تو آپ خود کھلا دیں گے یا کہیں دعوت وغیرہ میں آپ کے ساتھ جاکر کھالیں گے۔ بعضوں نے لِشِبْعِ بَطْنِهٖ روایت کیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شِبْعٌ بہ سکون بار وہ کھانا جس سے سیر ہو اور شِبَعٌ بہ فتحہ بار مصدر ہے یعنے سیر ہونا)۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ : اے آدم کے بیٹے تو کسی چیز سے سیر نہیں ہوسکتا (یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ بہشت میں تو بھوکا نہ ہوگا نہ ننگا کیونکہ سیر ہونے سے یہاں مراد دل بھر جانا ہے اور بہشت میں دل نہیں بھرے گا بلکہ برابر خواہش باقی رہے گی اور کھانے پینے کی لذت کم نہ ہوگی اور بھوکے نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی تکلیف جیسی دنیا میں ہوتی ہے یہ بہشتیوں کو نہ ہوگی۔ بعضوں نے کہا سیر نہ ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ تیری حرص نہیں جانے کی، قناعت تجھ میں کبھی نہ ہوگی ہر وقت زیادہ کا طلبگار رہے گا)۔

بِاَبِیْ مَنْ لَّمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ : قسم میرے باپ کی جو شخص جَو کی روٹی سے سیر نہ ہو (وہ دوسرے عمدہ کھانوں سے کیا سیر ہوگا اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیشہ جَو ہی کی روٹی کھاتے تھے کیونکہ آپ گیہوں کی بھی روٹی کھایا کرتے)۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا يُشْبِعُ بَطْنَكَ شَيْءٌ : آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرے گی

اَلَا رَجُلٌ شَبْعَانُ : دیکھو ایک پیٹ بھرا شخص (اپنی مسند پر تکیہ لگائے یوں کہے گا میں تو یہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حدیث شریف پر اعتماد نہیں کرے گا، حدیث کو واجب العمل نہیں سمجھے گا جیسے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ چکڑالویہ نکلا ہے اور اس نے اپنا نام اہل القرآن رکھا ہے حالانکہ وہ حزب احبار الشیطان ہے۔ ابن عربی نے کہا اگر کوئی عمدًا تمسخر کی راہ سے حدیث کو رد کرے تو وہ بالاتفاق کافر ہے اور اگر خبر واحد ہونے کی وجہ سے اس کو نہ مانے تو وہ کافر ہے یا بدعتی ہے۔)

شَبَقٌ : شہوت کا غلبہ مارنا۔

شَبِقٌ : بڑا شہوتی۔

قَالَ لِمُحْرِمٍ وَّطِیَٔ قَبْلَ الْاِفَاضَةِ شَبَقٌ شَدِيْدٌ : ابن عباسؓ نے کہا جو شخص احرام کی حالت میں طواف الزیارۃ سے پہلے صحبت کرے اس پر تو شہوت کا سخت غلبہ ہے (کیونکہ صحبت محرم کے لئے اس وقت درست ہوتی ہے جب وہ طواف الزیارۃ سے فارغ ہوجائے)۔

مَنِ انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ اِذَا اَصَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ فَلْيَاْمُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ فَرْجَهَا : جب عورت کا حیض بند ہوجائے، خون آنا موقوف ہو اور اس کے خاوند پر شہوت کا غلبہ ہو (وہ غسل تک انتظار نہ کرسکے) تو اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ اپنی شرمگاہ

دھو ڈالے پھر اس سے صحبت کرے۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور ہمارے اکثر ائمہ اہل سنت کا یہ قول ہے کہ حائضہ سے صحبت درست نہیں گو اس کا حیض ختم ہو گیا ہو جب تک وہ غسل نہ کرلے۔ ابن منذر نے کہا اس پر گویا اجماع ہے صرف ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ اگر حیض اکثر مدت میں یعنے دس دن میں ختم ہوا ہو تب تو غسل سے پہلے بھی اس سے صحبت درست ہے اور اگر اس سے کم میں ختم ہوا ہو تو اس سے صحبت درست نہیں یہاں تک کہ غسل کرلے یا ایک نماز کا وقت اس پر گذر جائے۔

وَالْاِشْتِیَاقُ اِلَی الْمُرْسَلِیْنَ : پیغمبروں کا شوق ان سے ملنے کا ذوق۔

شَبْکٌ : ملا دینا، ایک میں ایک گھسیڑ دینا، مل جانا۔

تَشْبِیْکٌ : ملانا، ایک میں ایک ڈالنا۔

شَبَکَۃٌ اور شُبَّاکٌ : صیاد کا جال دریا میں ہو یا خشکی میں۔

اِذَا مَضٰی اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یُشَبِّکَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَاِنَّہٗ فِیْ صَلٰوۃٍ : جب کوئی تم میں سے نماز کو جانے لگے تو اپنی انگلیوں میں تشبیک نہ کرے (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ پروئے) کیونکہ وہ گویا نماز میں ہے اور نماز میں تشبیک منع ہے۔ بعضوں نے کہا یہاں تشبیک سے یہ مراد ہے کہ جھگڑا اور خصومت نہ کرے۔

اِذَا اشْتَبَکَتِ النُّجُوْمُ : جب تارے گھن گئے، خوب نمایاں ہوئے۔

اَنْ صَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِیَۃٌ مُشْتَبِکَۃٌ (حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو لکھا) صبح کی نماز اس وقت پڑھو جب صبح صادق ہو جائے لیکن تارے نمایاں اور گھنے ہوئے ہوں (یعنی شب کی تاریکی باقی ہو یہ نہیں کہ دن نکل آئے پوری روشنی ہو جائے)۔

وَقَعَتْ یَدُ بَعِیْرِہٖ فِیْ شَبَکَۃِ جُرْذَانٍ : ان کے اونٹ کا ہاتھ چوہوں کے بل میں گھس گیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِلْتَقَطَ شَبَکَۃً عَلٰی ظَہْرِ جَلَالٍ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْقِنِیْ شَبَکَۃً : بنی تمیم کے ایک شخص نے ظہر جلال پر (جو ایک رستے کا نام ہے نجد کی طرف) کنوؤں کی ایک قطار دیکھی تو حضرت عمرؓ سے کہنے لگا امیر المومنین مجھ کو یہ کنوئیں مقطعہ کے طور پر دیدیجئے (شبکہ وہ کنوئیں جو قریب قریب واقع ہوں اور ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہو)۔

اَلَّذِیْنَ لَھُمْ نَعَمٌ بِشَبَکَۃِ جَرْجٍ : جن لوگوں کے شبکہ جرج میں جانور ہیں (شبکہ جرج ایک موضع کا نام ہے ملک حجاز میں غفار قبیلے کی حدود میں)۔

لَا تُشَبِّکْ اَصَابِعَکَ : اپنی انگلیوں میں تشبیک مت کر۔

شَبَکَتْہُ الرِّیْحُ : ہوا اس کے بدن میں گھس گئی۔

شُبُوْلٌ : عیش و آرام میں پرورش پانا۔

اِشْبَالٌ : عنایت اور مہربانی کرنا، مدد کرنا، عورت کا اپنے خاوند کے مرجانے پر اولاد کی پرورش کرنا، دوسرا نکاح نہ کرنا۔

شَابِلٌ : شیر گھنے دانتوں والا، جو بچہ ناز نعم میں پلا ہو۔

شِبْلٌ : شیر کا بچہ (اس کی جمع اَشْبَالٌ اور اَشْبُلٌ اور شُبُوْلٌ اور شِبَالٌ آئی ہے)۔

مُشْبِلٌ : وہ اونٹنی جس کا بچہ طاقت دار ہو گیا

اسکے ساتھ چلنے لگا ہو۔

مَكَانٌ مَّشْبُوْلٌ: جس جگہ شیر کے بچے بہت ہوں۔

اِشْبِيْلَة: ایک بڑا شہر ہے اندلس (اسپین) میں۔

بَارِكْ فِيْ شِبْلَيْهِمَا: ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے۔ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو نکاح کے وقت دعا دی۔ آپ کو اللہ تعالٰے نے بتلا دیا ہوگا کہ شیر خدا کے دو شیر بچے (شہزادے) پیدا ہوں گے یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور شبل ان کو اس لئے کہا کہ یہ دونوں شہزادے حضرت علی کے فرزند ہے جو شیر خدا تھے (شجاعت اور بہادری اور سپاہگری میں نظیر نہیں رکھتے تھے)۔

اَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ وَ سِبْطَيْكَ: میں نے تجھ پر احسان کیا تجھے دو شیر بچے دو نواسے دے کر (یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام)۔

تَشْبِيْمٌ: شِبَام لگانا (یعنے ایک آڑی لکڑی جو بکری کے منہ پر لگا دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے اور شَبَامٌ بالفتح ایک بھاجی ہے)۔

شَبَمٌ: سردی۔

خَيْرُ الْمَاءِ الشَّبِمُ: بہتر پانی وہ ہے جو سرد ہو۔

فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَدَاةٍ شَبِمَةٍ: آنحضرتؐ حضرت فاطمہ کے پاس ایک سردی کے دن صبح کو تشریف لے گئے۔

شُجَّتْ بِذِيْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِيَةٍ صَافٍ بِاَبْطَحَ اَضْحٰى وَهُوَ مَشْمُوْلٌ: اس میں سرد پانی نالہ کے موڑ کا ملا دیا گیا ایسا پانی جو صفا ہے پتھریلے میدان میں اس پر اتر کی ہوا لگنے

شمالی ہوا لگی ہو۔

شِبَامٌ: بکسرۂ شین، عرب کا ایک قبیلہ ہے۔

مَرَّ عَلِيٌّ بِالشِّبَامِيِّيْنَ فَسَمِعَ بُكَاءً: حضرت علی شبام کے لوگوں پر گذرے تو رونے کی آواز سنی۔

شَبْنٌ: نزدیک ہونا۔

شَابِنٌ: خوب رُو، موٹا تازہ لڑکا۔

شُبَانِيٌّ: سُرخ رو، سُرخ مونچھ والا۔

شَبِيْنٌ یا اِشْبِيْنٌ: دلہن کی خدمت کرنے والی عورت

شِبْهٌ یا شَبْهٌ: مثل، مانند، مشابہ۔

شَبَهٌ: زرد تانبا یعنے پیتل (برنج) جیسے شَبَهٌ ہے اور ایک بھاجی کا بھی نام ہے، اس کا پھول لطیف اور سُرخ ہوتا ہے۔

شِبْهَانٌ اور شَبَهَانٌ: پیتل۔

شُبْهَةٌ: اشتباہ اور شک مثل اور مشابہ۔

شَبِيْهٌ: مشابہ۔

تَشْبِيْهٌ: مشابہت دینا، مشابہت کرنا ملتبس کرنا

اِشْتِبَاهٌ اور مُشَابَهَةٌ: مشابہ ہونا، مماثل ہونا

اٰمِنُوْا بِمُتَشَابِهِهٖ وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهٖ: قرآن کی متشابہ آیتوں پر ایمان لاؤ (جن کے اصل معنی سمجھ میں نہیں آتے جیسے اوائل سور الٓمٓ حٰمٓ وغیرہ یا جو آیتیں اعتقاد سے متعلق ہیں جیسے ذات اور صفاتِ باری تعالٰے کہ ان کا لغوی معنے تو معلوم ہے مگر کیفیت اور کنہ معلوم نہیں ہوسکتی) اور جو آیتیں محکم ہیں جن کے معنی اور مطلب صاف ہے ان پر عمل کرو۔

تُشَبِّهُ مُقْبِلَةً وَّتُبَيِّنُ مُدْبِرَةً: فتنہ اور گمراہی کی بات جب سامنے آتی ہے تو لوگوں

کو حق اور سچ بات کی طرح معلوم ہوتی ہے پھر جب پیٹھ موڑ کر چلتی ہوتی ہے (اس کا زمانہ گذر جاتا ہے) تو اپنا حال کھولتی ہے کہ وہ غلط اور باطل تھی اور جن لوگوں نے اس کو اختیار کیا تھا وہ گمراہی میں پڑ گئے تھے اور خطا پر تھے (یہ حذیفہ بن یمان صحابیؓ نے فرمایا جو آنحضرتؐ کے رازدار تھے)۔

نَهٰى اَنْ تُسْتَرْضَعَ الْحَمْقَاءُ فَاِنَّ اللَّبَنَ يَتَشَبَّهُ: آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ احمق اور بے وقوف (یا بدخلق کم ذات) عورت کا دودھ بچوں کو پلایا جائے (کیونکہ دودھ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے (دودھ پینے والا آنا کے اخلاق اور اوضاع اور اطوار اختیار کرتا ہے، دودھ کا اثر بچہ میں آجاتا ہے اسی لئے انا خوش خلق شریف، صحیح المزاج تندرست رکھنی چاہیے)۔

اَللَّبَنُ يُشَبِّهُ عَلَيْهِ: دودھ اس کو مشابہ بنائے گا (دودھ والی کی طرح کر دے گا)۔

دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثٌ: شبہ عمد قتل جس کو عمد الخطا بھی کہتے ہیں اس میں تین طرح کے جانور دیت میں دینا ہوں گے یعنے تیس حقہ اور تیس جذعے اور چالیس خلفے یعنے حاملہ اونٹنیاں۔ شبہ العمد اور عمد الخطا وہ قتل ہے کہ آدمی ایسی چیز سے مارے جس سے جان نہیں جاتی اور نہ قتل کی نیت ہو مگر اتفاق سے مضروب مرجائے جیسے کوئی کسی کو کوڑے یا چھوٹے پتھر یا باریک چھڑی سے مارے، اتفاق سے وہ مرجائے تو اس میں قصاص نہ ہوگا بلکہ دیت دینا ہوگی لیکن بڑے پتھر یا موٹے لٹھ سے مارنا جس سے آدمی عادتاً مرجاتا ہے یا پانی میں ڈبا دینا یا آگ میں جلا دینا یا زہر دے کر مارنا یہ سب صورتیں اہلحدیث کے نزدیک قتل عمد میں داخل ہیں اور ان میں قصاص واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اس میں دیت لازم ہوگی)۔

وَبَنُو الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ: صحیح بنو المطلب ہی نہ کہ بنو عبد المطلب کیونکہ عبد المطلب ہاشم کے بیٹے تھے تو ہاشم کی اولاد میں عبد المطلب کی اولاد بھی آگئی برخلاف مطلب کے کہ وہ ہاشم کے بھائی تھے اور دونوں عبد مناف کے بیٹے تھے۔

وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ: (حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے جس کی حلّت یا حرمت صاف قرآن اور حدیث میں موجود ہے) اور دونوں کے بیچ میں وہ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں (اُن میں شبہ ہے نہ ان کو قطعی حلال کہہ سکتے ہیں نہ قطعی حرام تو تقویٰ اور پرہیزگاری یہ ہے کہ ان چیزوں سے بھی بچا رہے۔ مثلاً کسی شخص کی اکثر کمائی حرام کی ہے تو اس سے کوئی معاملہ نہ کرے یا جس عورت پر شبہ ہو جائے کہ وہ رضاعی بہن ہے یا باپ کی مدخولہ ہے اس سے نکاح نہ کرے اگر نکاح کر چکا ہو تو اس کو چھوڑ دے گو رضاع یا باپ کا نکاح حسب قاعدہ گواہوں کی شہادت سے ثابت نہ ہوا ہو)۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں جس امر کی حلّت اور عدم حلّت میں مجتہدین کا اختلاف ہو مثلاً گدھے یا گھوڑ پھوڑ کا گوشت یا درندوں یا شکاری پرندوں کا گوشت اسی طرح جس چیز کے جواز یا عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہو جیسے مجلس میلاد یا تقلید مذہب معین ان سے بچے رہنا ہی تقوی اور پرہیزگاری ہے مگر جو کوئی نہ بچے اس کو برا کہنا یا جماعتِ اسلام سے خارج کر دینا یا اس سے ترک سلام

حرام کرنا یہ بالکل غلو اور زیادتی ہے اختلافی امور میں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سختی کے ساتھ انکار نہ کرنا چاہئے)۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں کا ہوگا (مجمع البحار میں ہے مثلاً کافروں کا سا لباس پہنے یا فاسقوں کا سا، صوفیوں کا سا یا نیک لوگوں کا سا تو وہ بظاہر انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث کے مطلب میں لوگوں نے مختلف اقوال کہے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اگر مشابہت کی نیت ہو تو ہر طرح کا لباس کافروں کا پہننا حرام ہوگا اور جو مشابہت کی نیت نہ ہو تب وہ لباس حرام ہوگا جو خاص ان کی نشانی ہو جیسے زنار ہندوؤں کی کردھنا پارسیوں کا، ٹوپی انگریزوں کی، صلیب نصاریٰ کی لیکن وہ لباس جو ان سے مخصوص نہیں ہے مثلاً بوٹ، شوز، کوٹ پتلون، قمیص، نکٹائی وغیرہ اُن کے پہننے میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر مشابہت کی نیت نہ ہو لیکن وہ نکٹائی جس پر صلیب بنی ہوتی ہے یا وہ تمغہ جس پر صلیب کا نشان ہو بالاتفاق اس کا پہننا حرام ہے اور بعضوں نے اس کو کفر کہا ہے جیسے زنار گلے میں ڈالنا یا کردھنا پارسیوں کا کمر پر باندھنا یا ماتھے پر قشقہ کرنا ہندوؤں کی طرح بالاتفاق کفر ہے۔

اَلْحَسَنُ اَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ۔ امام حسن علیہ السلام سر سے سینہ تک آنحضرتؐ کے مشابہ تھے اور امام حسین علیہ السلام باقی نیچے کے جسم میں آنحضرتؐ کے مشابہ تھے۔

بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھا لیا اور فرمانے لگے میرا باپ ان پر صدقے یہ آنحضرتؐ کے

مشابہ ہیں (علی کے مشابہ نہیں ہیں۔ علی ہنس رہے تھے بعضوں نے کہا بِاَبِيْ کے معنی باپ کی قسم)۔

لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ یا لَيْسَ شَبِيْهٌ لِعَلِيٍّ علی کے مشابہ نہیں ہیں۔

خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ۔ ایک پیتل کی انگوٹھی۔

فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشِّبْهُ یا الشَّبَهُ۔ اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو بچہ ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔

اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِهٖ۔ میں تم سب لوگوں سے زیادہ آنحضرتؐ سے مشابہ ہوں نماز میں (یعنے میری نماز آپ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے)۔

فَاِنَّمَا شُبِّهَ عَلَيْهِمْ۔ ان کو اشتباہ ہوگیا۔

لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ۔ کیونکہ آپ نے اس بچہ کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا۔

فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ۔ مرد اور عورت دونوں کے پانیوں میں سے جو غالب ہو یا آگے نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

تَوْرٌ مِّنْ شَبَهٍ۔ پیتل کا ایک کڑا (کونڈا)۔

سُئِلَ عَنِ التَّشَبُّهِ فِي الصَّلٰوةِ۔ آپ سے پوچھا گیا نماز میں اگر شبہ ہو جائے (کتنی رکعتیں پڑھی ہیں یا اور کسی رکن میں شک پیدا ہو کہ اس کو کیا یا نہیں)۔

مَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ۔ جو شخص مشتبہ باتوں سے بچا رہے (جس کی حلت یا حرمت میں اختلاف ہو یا جواز یا عدم جواز میں) اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو شخص مشتبہ باتوں میں پڑ جائے (وہ آگے چل کر شاید حرام میں بھی پڑ جائے (کیونکہ جب مشتبہ باتیں بلا

خوف وخطر کرنے لگا تو خدا کا ڈر اس کے دل سے کم ہوگیا ایسا شخص عجب نہیں کہ حرام بھی کر بیٹھے)۔

باب الشین مع التّاء

شَتٌّ یا شَتَاتٌ یا شَتِیتٌ۔ دور کرنا، جدا کرنا، دور ہونا، جدا ہونا، متفرق ہونا۔

تَشْتِیتٌ اور اِشْتَاتٌ۔ جدا کرنا۔

تَشَتُّتٌ۔ پریشان ہونا، متفرق ہونا۔

شَتَاتَ شَتَاتَ۔ جدا جدا، الگ الگ۔

شَتَّانَ۔ اسم فعل ہے بمعنے دور ہونا۔

یَهْلِكُونَ مَهْلِكًا وَّاحِدًا وَّیَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتّٰی۔ سب ایک بارگی ہلاک ہوجائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف جگہوں پر لوٹیں گے۔ (اپنے اپنے اعمال کے موافق کوئی بہشت میں جائے گا کوئی دوزخ میں) عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَتَّ الْاَمْرُ شَتًّا وَّ شَتَاتًا اور اَمْرٌ شَتٌّ شَتِیتٌ۔ یہ کام مختلف فیہ ہے۔

قَوْمٌ شَتّٰی۔ مختلف لوگ۔

وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی۔ (پیغمبروں کی مائیں الگ الگ ہیں، یعنے دین تو سب کا ایک ہے توحید الٰہی اور اصول عقائد میں سب متفق ہیں لیکن امور فروعی اور تشریعی میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا مائیں الگ الگ ہونے سے ان کا زمانہ جدا جدا ہونا مراد ہے۔ جوہری نے کہا نقلاً عن الاصمعی:۔

شَتَّانَ مَا هُمَا یا شَتَّانَ بَیْنَهُمَا کہیں گے "شتان ما بینهما" فصیح نہیں ہے بلکہ مولدین کا محاورہ ہے۔ محیط میں ہے کہ یہ قول بلا دلیل ہے عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَتَّانَ مَا بَیْنَ الثُّرَیَّا وَالثَّرٰی[1] خطبہ شقشقیہ میں حضرت علی نے اعشیٰ کی یہ بیت نقل کی:

شَتَّانَ مَا یَوْمِیْ عَلٰی كُوْرِهَا وَ یَوْمُ حَیَّانَ اَخِیْ جَابِرٍ۔ یعنے میرا اس دن میں جب میں اونٹنی کی زین پر سوار مارا مارا پھرتا تھا اور اس دن میں جب میں حیان کا مصاحب ہوں جو جابر کا بھائی ہے بڑا فرق ہے (یعنے وہ دن پریشانی اور حیرانی اور رنج وغم کا تھا اور یہ دن عیش ونشاط و کامرانی کا، مطلب حضرت علی کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں جو دن میرے چین اور آرام سے گذرے ان کو آج کل کے دنوں سے کیا نسبت ہے جن میں ہزاروں فکریں اور مصیبتیں درپیش ہیں)۔

شَتْرٌ۔ کاٹنا، الٹنا، زخمی کرنا۔

شَتَرٌ۔ کٹ جانا۔

شِتِّیرٌ۔ بدخلق، کثیر العیوب۔

لَوْ قَدَرْتُ عَلَیْهِمَا لَشَتَّرْتُ بِهِمَا۔ اگر میں ان پر قدرت پاتا تو ان کو خوب گالیاں سناتا (بُرا بھلا کہتا) یہ شَتَّار سے ماخوذ ہے بمعنی عار اور عیب۔

فِی الشَّتَرِ رُبْعُ الدِّیَةِ۔ پلک کاٹ ڈالنے میں چوتھائی دیت دینی ہوگی۔ اصل میں شَتَرٌ کہتے ہیں پلک نیچے کی طرف پلٹ جانے کو اور جس کی پلک ایسی ہو اس کو اشتر کہیں گے۔

مَالِكُ اَشْتَرُ۔ حضرت علی کے بڑے رفیق تھے آپ نے ان کو محمد بن ابی بکر کی کمک کے لئے مصر روانہ کیا تھا۔

قَرِیْبٌ مَفَرُّ ابْنِ الشَّتْرَاءِ۔ شترا کے بیٹے کا بھاگ جانا قریب ہے (یہ حضرت علی نے بدر کے دن فرمایا)۔ ابن شترا، ایک ڈاکو تھا جو لوگوں کو لوٹنے کے لئے آتا لوگ اس پر حملہ کرتے تو بھاگ

[1] ثریا ستارے اور تحت الثریٰ میں کتنا فرق ہے ۱۲

جاتا پھر دھوکا دے کر غفلت میں ایک بارگی آگرتا)۔

شَتْمٌ یا مَشْتَمَۃٌ یا مَشْتُمَۃٌ۔ گالی دینا، برا کہنا۔

شَتِیْمَۃٌ۔ گالی۔

مُشَاتَمَۃٌ اور تَشَاتُمٌ۔ آپس میں گالی گلوچ کرنا۔

شَتَمَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ۔ آدمزادے نے مجھ کو گالی دی (کہنے لگا خدا بیٹا رکھتا ہے یا فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں)

فَاِنِ امْرَءٌ شَاتَمَہٗ۔ اگر کوئی آدمی اس سے گالی گلوچ کرے (یا لڑائی جھگڑا تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں)۔

مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتِمَ وَالِدَیْہِ۔ بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کون گالی دیگا، فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے کا سبب یہ خود ہوا گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں۔ طیبی نے کہا گالی سے مراد وہ گالی ہے جس سے حد لازم آتی ہے مثلاً دوسرے سے کہے تیرا باپ زانی تھا وہ کہے تیرا باپ زانی ہے۔ اگر یوں کہے احمق یا بیوقوف وہ کہے تیرا باپ بے وقوف احمق تو یہ کبیرہ گناہ نہ ہوگا اور حق یہ ہے کہ یہ بھی کبیرہ ہے کیونکہ ماں باپ کو اُف کہنا منع ہے۔ احمق اور بے وقوف تو اس سے بڑھ کر ہے)۔

کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ۔ دیکھو اللہ تعالیٰ قریش کی گالی (جو وہ مجھ کو دیتے ہیں) کس طرح مجھ پر سے ٹالتا ہے (وہ مذمّم کو گالیاں دیتے تھے۔ انہوں نے عداوت اور عناد سے بجائے محمد کے جس کے معنی سراہا گیا کے ہیں مُذَمَّم یعنے ہجو کیا گیا آپ کا لقب رکھا تھا اور مذمم ہی کو برا بھلا کہتے جیسے ابولہب کی بیوی جو ابوسفیان کی بہن اور معاویہ کی پھوپھی تھی یوں کہا کرتی: مُذَمَّمًا قَلَیْنَا وَدِیْنَہٗ اَبَیْنَا وَاَمْرَہٗ عَصَیْنَا۔ یعنے مذمم سے ہم دشمنی رکھتے ہیں اس کے دین کو نہیں مانتے اس کا حکم نہیں سنتے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی گالیاں اس پر پڑتی ہیں جس کا نام مذمم ہو میرا نام تو محمد ہے)۔

شَثْنٌ۔ بننا، مضبوط کرنا۔

شُثُوْنٌ۔ نرم۔

شَثْنُ الْکَفِّ۔ بمعنی شَثْنُ الْکَفِّ جس کا ذکر آگے آئے گا۔

شَتَانٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ کے پاس آنحضرتؐ رات کو اس پر رہے تھے۔ پھر دوسرے دن صبح کو مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

شَتْوٌ۔ جاڑے میں رہنا۔

شَتَا فُلَانٌ۔ جاڑے میں پہنچا۔

شَتَا الْقَوْمُ۔ جاڑے میں ان پر خشک سالی ہوئی۔

شُتِیَ الْقَوْمُ۔ ان کو جاڑا مار گیا۔

تَشْتِیَۃٌ اور تَشَتِّیْ۔ جاڑے میں اقامت کرنا

شَاتِیْ۔ سرد جاڑے کا دن۔

غَدَاۃٌ شَاتِیَۃٌ۔ سردی کی صبح۔

وَکَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِیْنَ مُشْتِیْنَ۔ اس وقت لوگ بے توشہ اور بھوکے تھے (خشک سالی اور قحط میں گرفتار تھے اصل میں مُشْتِیْ تو اس کو کہیں گے جو جاڑے میں داخل ہو جیسے مُرْبِعٌ جو ربیع میں داخل ہو اور مُصِیْفٌ جو گرمی میں داخل ہو پھر اس کو بھی کہنے لگے جو گرسنگی اور قحط سالی میں مبتلا ہو کیونکہ جاڑے میں اکثر عرب لوگ گھروں

ہیں رہتے اور روٹی کمانے کو باہر نہیں نکلتے (مشہور روایت مُسْنِتِیْنَ ہے سَنَۃٌ سے جو بمعنی قحط اور خشک سالی ہے اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَلصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ غَنِیْمَۃٌ بَارِدَۃٌ۔ جاڑے کا روزہ تو بن لڑائی کی لوٹ ہے (محنت کچھ نہیں اور ثواب حاصل)۔

یُشْتِیْنِیْ۔ جاڑے بھر مجھ کو کافی ہے۔

شِتَاءٌ۔ جاڑے کا موسم (جو ۱۵ نومبر سے شروع ہو کر ۱۵ فروری تک رہتا ہے یعنے جب آفتاب برج جدی میں آتا ہے اس وقت جاڑے کا موسم شروع ہوتا ہے اور برج حمل میں آنے پر اخیر ہوتا ہے)۔

کَافَاتُ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کے وہ سات سامان جن کے شروع میں کاف کا حرف ہے یعنے کیس اور کِن اور کانون اور کاس شراب اور کباب اور کُش ناعم اور کھیسا (کملی یا لحاف اوڑھنے کے لئے)۔

شَثٌّ۔ ایک درخت کا نام ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اور پہاڑ کا وہ پتھر جو ٹوٹ کر قبہ کی طرح رہ گیا ہو۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِشَاۃٍ مَیْتَۃٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِھَا اَلَیْسَ فِی الشَّثِّ وَالْقَرَظِ مَا یُطَھِّرُہٗ۔ آنحضرتؐ ایک مری ہوئی بکری پر گذرے آپ نے اس کی کھال کے بارے میں فرمایا کیا شث اور قرظ اس کو پاک نہیں کر سکتی تھیں — قرظ مشہور درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اس کو ورق السلم بھی کہتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ شث ایک خوشبودار درخت ہے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اور غور اور نجد کے پہاڑوں میں اُگتا ہے۔ اس حدیث میں اکثر لوگوں نے شَثّ بثائے مثلثہ روایت کیا ہے۔ ازہری نے کہا صحیح شَبّ ہے بائے موحدہ سے اور وہ ایک معدنی چیز ہے یعنے پھٹکری بعضوں نے غلطی سے اس کو شث کر دیا ہے اور شث ایک تلخ مزے کا درخت ہے۔ معلوم نہیں کہ اس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے یا نہیں۔ امام شافعی نے کتاب الامّ میں یوں کہا ہے کہ چمڑے کی دباغت ہر ایک چیز سے ہو سکتی ہے جس سے عرب لوگ دباغت کیا کرتے ہیں قرظ ہو یا شب۔

یَکُوْنَ بَیْنَ شَثٍّ وَّ طُبَّاقٍ (محمد بن حنفیہ نے کہا سفیانی کے بعد جو حاکم ہوگا) وہ اس ملک میں سے ہوگا جو شث اور طباق کے درمیان ہے۔ (طُبَّاق۔ ایک درخت ہے جو ملک حجاز میں طائف تک پیدا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اُن ملکوں میں سے نکلے گا جہاں شث اور طباق پیدا ہوتے ہیں)۔

شَثَنٌ یا شُثُوْنَۃٌ۔ سخت ہونا، موٹا ہونا۔

شَثَنٌ۔ غلیظ ہونا۔

شَثْنَ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ۔ آنحضرتؐ کی ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں اسی طرح دونوں پاؤں آپ کے چھوٹے اور پُر گوشت تھے۔ بعضوں نے کہا شثن کے معنی یہ ہیں کہ پوری انگلیاں موٹی ہوں لیکن چھوٹی نہ ہوں اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے کیونکہ اس سے گرفت خوب ہوتی ہے لیکن عورتوں میں عمدہ نہیں ہے۔ اب دوسری روایت میں جو یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی ہتھیلی سے بڑھ کر کوئی چیز نرم اور ملائم نہیں دیکھی یہ اس کے خلاف نہیں اس لئے کہ جب انگلیاں اور ہتھیلیاں پُر گوشت ہوں گی اسی وقت نرم بھی ہوں گی۔ بعضوں نے کہا نرمی جلد میں تھی اور سختی اور موٹاپا ہڈیوں میں تو آپ میں دونوں عمدہ صفتیں اللہ تعالےٰ نے رکھی تھیں

یعنی جسم نرم اور ملائم اور اسکے ساتھ جوڑوں میں زور اور قوت۔
شَثِنَتِ الْاَصَابِعُ۔ انگلیاں موٹی اور پُرگوشت اور سخت ہوگئیں۔

باب الشین مع الجیم

شَجَبٌ۔ ہلاکت، موت۔
شُجُوْبٌ۔ ہلاکت، رنج۔
شَجْبٌ۔ ہلاک کرنا، رنج دینا، مشغول کرنا، کھینچنا، ایسا تیر مارنا جس سے جانور کے ہاتھ پاؤں میں سے کچھ الگ ہوجائے پھر وہ چل نہ سکے۔
تَشَجُّبٌ۔ رنجیدہ ہونا۔
تَشَاجُبٌ۔ مل جانا، ایک میں ایک گھس جانا۔
شِجَابٌ۔ گھڑونچی۔
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی شَجْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْہُ الْمَاءَ وَتَوَضَّأَ: آنحضرتؐ ایک پرانی مشک کی طرف گئے اس میں سے پانی بہایا اور وضو کیا۔
شَجْبٌ۔ وہ مشک جو پرانی ہوگئی ہو اس کو شَنٌّ بھی کہتے ہیں۔
سِقَاءٌ شَاجِبٌ۔ سوکھی خراب مشک (شَجْبٌ یعنی ہلاکت سے ماخوذ ہے اس کی جمع شُجُبٌ اور شِجَابٌ آئی ہے)۔
فَاسْتَقَوْا مِنْ کُلِّ بِئْرٍ ثَلَاثَ شُجُبٍ۔ ہر کنویں سے تین مشکیں بھریں۔
کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِیْ اَشْجَابِہٖ ایک انصاری شخص آنحضرتؐ کے لئے اپنی پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا۔ (کیونکہ آپ کو ٹھنڈا پانی بہت پسند تھا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ شیریں اور سرد کو بہت دوست رکھتے تھے)۔
اَلْمَجَالِسُ ثَلٰثَةٌ فَسَالِمٌ وَّغَانِمٌ وَّشَاجِبٌ۔ صحبت میں بیٹھنے والے (یار لوگوں میں) تین طرح کے ہیں ایک تو وہ جو بچا رہا (گو ثواب نہیں کمایا پر گناہ سے محفوظ رہا غیبت بہتان جھوٹ میں شریک نہیں ہوا)، دوسرے وہ جس نے ثواب کمایا (ذکر الٰہی کیا دین کا علم سکھایا، اچھی بات کا حکم کیا بری بات سے منع کیا) تیسرے وہ جو تباہ ہوا (جھوٹ غیبت گناہ افترا فحش گوئی گالی گلوج میں مبتلا ہوا)۔
وَثَوْبُہٗ عَلَى الْمِشْجَبِ (جابرؓ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی) حالانکہ ان کے کپڑے گھڑونچی پر رکھے ہوئے تھے۔
مِشْجَب اور مِشْجَاب وہ ہے کہ لکڑیوں کے سرے ملا کر گھڑونچی کی طرح بنائیں ان پر کپڑے وغیرہ لٹکاتے ہیں پانی کی مشکیں بھی ٹھنڈا کرنے کے لئے اس پر لٹکاتے ہیں۔
شَجٌّ۔ زخمی کرنا، توڑنا، چیرنا جیسے تَشْجِیْجٌ ہے مُشَاجَّةٌ اور شِجَاجٌ۔ ایک کو ایک زخمی کرنا
شَجَّةٌ سر کا زخم۔
اَشَجُّ۔ جس کے سر پر زخم کا نشان ہو۔
شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ کُلًّا لَّكِ۔ تیرا سر زخمی کرے یا دوسرا کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے۔ (نہایہ میں ہے کہ اصل میں شَجٌّ سر سے خاص تھا یعنی سر پر مارنا، اس کو زخمی کرنا، توڑنا چیرنا پھر دوسرے اعضا کو بھی زخمی کرنے میں اس کا استعمال ہونے لگا)۔
شِجَاجٌ شَجَّةٌ کی جمع ہے یعنی سر کے زخموں کا بیان

فَشَجَّهٗ فِیْ رَاْسِہٖ۔ اس کے سر پر زخم لگایا۔

فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ فَشَجَّتْ فَبَالَتْ: انہوں نے اپنی اونٹنی بہتے پانی میں ڈال دی اس نے پانی پیا پھر پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا خطابی نے یوں روایت کیا۔ فَشَجَتْ: یعنے اونٹنی نے اپنے پاؤں کھولے پیشاب کرنے کے لئے یہ فَشَجٌ سے نکلا ہے تو فا اصلی ہوگی۔

اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَکَانَ یَشُجُّ عَلَیَّ مِسْکًا۔ آنحضرتؐ نے مجھ کو اپنے ساتھ (سواری پر) بٹھا لیا۔ میں نے نبوّت کی انگشتری کو دیکھ لیا (جو آپ کے مونڈھے پر تھی چھپرکٹ کی گھنڈی کی طرح) اور آپ مشک کی خوشبو جو آپ کے جسم سے آرہی تھی میں اس کو سونگھ رہا تھا۔ یہ شَجَّ الشَّرَابَ سے ماخوذ ہے یعنے شراب کو پانی کے ساتھ ملایا۔

شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَۃٍ (یہ ایک مصرعہ ہے کعب بن زہیر کے قصیدے کا جس کا ترجمہ شَبَمٌ میں گذر چکا ہے) اس میں سرد پانی نالے کے تراؤ کا ملا دیا گیا ہے۔

شَجَّۃٌ قَرَنِیَّۃٌ مِّلْحَۃٌ بَجْرٌ قَفْطًا۔ یہ ایک منتر ہے بخار کا جو حدیث میں وارد ہے اس کے معنی معلوم نہیں۔

شَجْرٌ۔ باندھ دینا، ہٹانا، روکنا، دھکیلنا، کھولنا، ستون لگانا، منجر پر ڈال دینا، کونچنا۔

شُجُوْرٌ۔ جھگڑا کرنا، اختلاف کرنا۔

شَجَرٌ۔ درخت۔

مُشَاجَرَۃٌ۔ درخت چرانا، جھگڑا کرنا، نزاع کرنا۔

اِشْجَارٌ۔ درخت اگانا۔

تَشَاجُرٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا، اختلاف کرنا۔

اِشْتِجَارٌ: ٹھڈی کے تلے ہاتھ رکھ کر کہنی پر ٹیکا دینا، آگے بڑھ جانا، جدا ہونا۔

اِیَّاکُمْ وَمَا شَجَرَ بَیْنَ اَصْحَابِیْ۔ میرے صحابہ میں جو اختلاف اور جھگڑا ہو تم اس سے بچے رہنا (اس کا ذکر تذکرہ نہ کرنا کسی جانب کو برا نہ کہنا بلکہ سکوت اور خاموشی اختیار کرنا اور ان کے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دینا)۔

یَشْتَجِرُوْنَ اِشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّاْسِ اس طرح لڑائیوں اور فتنوں میں گھس جائیں گے جیسے کی ہڈیاں ایک میں ایک گھسی ہوتی ہیں۔ (بعضوں نے کہا سر کی ہڈیوں کی طرح مختلف ہوں گے)۔

کُنْتُ اٰخِذًا بِحِکَامِ بَغْلَۃِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَجَرْتُہَا بِہَا حَتّٰی فَتَحَتْ فَاہَا۔ میں آنحضرتؐ کے خچر کی لگام پکڑے تھا میں اس کو لگام سے مار رہا تھا روکنے کے لئے یہاں تک کہ اس نے مونہہ کھول دیا۔ (یہ حضرت عباس کا قول ہے)

وَالْعَبَّاسُ یَشْجُرُہَا یا یَشْتَجِرُہَا بِلِجَامِہَا حضرت عباس اس کی لگام پر زور دے رہے تھے (اس کو روکنے لئے) نہایہ میں ہے کہ شَجْرٌ کہتے ہیں منہ کے اس مقام کو جو کھلتا ہے۔ بعضوں نے کہا ٹھڈی

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ شَجْرِیْ وَنَحْرِیْ۔ آنحضرتؐ نے میرے منہ اور دگدگی کے درمیان انتقال فرمایا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے آپ کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور انگلیوں میں تشبیک کر لی تھی

فَکَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یُّطْعِمُوْہَا اَوْ یَسْقُوْہَا شَجَرُوْا فَاہَا۔ جب اس کو کھلانا یا پلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی سے کھولتے

ایک روایت میں شحوا فاھا ہے یعنے اس کا منہ لکڑی سے کشادہ کرتے اس خیال سے کہ کہیں منہ بند نہ کرلے اور کھانا پانی اندر نہ جاسکے۔

تفقد فی طھارتک کذا وکذا والشاکل والشجر۔ طہارت (وضو) میں ان اعضاء کا خیال رکھ اور کنپٹی اور کان کے بیچ کا اور جہاں پر دونوں جبڑے ملتے ہیں عنفقہ کے نیچے (عنفقہ وہ مقام ہے جو نیچے کے جبڑے اور ٹھڈی کے بیچ میں ہوتا ہے)۔

فشجرناھم بالرماح ہم نے ان کو برچھوں سے کونچ ڈالا۔

فی شجار لہ۔ ایک کھلے ہودے میں (شجار اور مشجر چھوٹا ہودہ یا محافہ جو اوپر سے کھلا ہوا ہو اس پر سایہ نہ ہو)۔

الصخرۃ والشجرۃ من الجنۃ بیت المقدس صخرہ اور انگور کا درخت یہ دونوں بہشت سے آئے ہیں بعضوں نے کہا شجرہ سے وہ درخت مراد ہے جس کے نیچے بیعۃ الرضوان ہوئی تھی (یعنی حدیبیہ میں) کیونکہ اس درخت کے تلے بیعت کرنے والے سب بہشتی تھے)۔

حتی کنت فی الشجراء یہاں تک کہ میں درختوں کے جھنڈ میں ہوگیا۔

شجراء۔ جھنڈ درخت جیسے قصباء بانس بن۔

ونای بی الشجر۔ درختوں میں چراگاہ مجھ سے دور ہوگئی۔

قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشاجروا فی الطریق بسبعۃ اذرع۔ جب رستہ کی مقدار میں جھگڑا ہو (کوئی زیادہ بتلائے کوئی کم) تو آنحضرتؐ نے یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ رکھو (اتنے میں اونٹ گاڑی سب فراغت کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ کرمانی نے کہا یہ بڑے رستوں یعنے سڑکوں میں ہے جن پر اکثر رستہ چلتا رہتا ہے لیکن چھوٹی گلیوں میں جس پر اڑوسی پڑوسی اتفاق کریں اتنا رستہ مقرر کردیا جائے اور اپنے اپنے حصہ کے موافق اتنی زمین رستہ کے لئے نکال دیں)۔

واما الذی شجر بینی وبینک لیکن وہ بات جس میں مجھ کو اور تجھ کو نزاع اور اختلاف ہے۔

وشجرھم الناس برماحھم۔ لوگوں نے ان خارجیوں کو برچھوں پر رکھ لیا (سب کو کونچ ڈالا حضرت علی کے ساتھیوں میں سے اس دن صرف دو صاحب شہید ہوئے اور خارجیوں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے)۔

من اکل من ھذہ الشجرۃ۔ جو شخص اس درخت میں سے یعنے لہسن میں سے کھائے (وہ ہماری مسجدوں کے پاس نہ پھٹکے) نووی نے کہا اس میں ہر بدبودار چیز آگئی جیسے مولی پیاز وغیرہ اسی طرح اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہئے جو گندہ دہن ہو یا اس کو کوئی زخم لگا ہو جس میں سے بدبو آتی ہو۔ میں کہتا ہوں جو شخص سگار یا سگرٹ یا بیڑی پیتا ہو اور اسکے منہ سے بُو آرہی ہو اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہئے غرض جس بُو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو اس کا یہی حکم ہے فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ حکم عام ہے ہر مسجد کے لئے اور عیدگاہ اور علم اور وعظ اور ذکر الٰہی اور ولیمہ کے مجمع بھی یہی حکم رکھتے ہیں)۔

وہاں بھی ایسا شخص نہ آئے البتہ بازاروں اور میلوں میں ممانعت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے جب میں ۱۳۳۱ھ ہجری میں مدینہ طیبہ جانے لگا اس زمانہ میں میں کھانے کے بعد خوشبودار تمباکو کا حقہ پیا کرتا مگر چلتے وقت میں نے خیال کیا کہ آنحضرتؐ کے مزار مبارک پر اکثر جانا ہوگا اور شاید حقہ کی بو آپ کو ناگوار ہو اس لئے میں نے بمبئی پہنچتے ہی حقہ پینا یک قلم چھوڑ دیا حالانکہ بیس پچیس سال سے مجھ کو اس کی عادت تھی مگر حق تعالےٰ کی قدرت اور اسکے رسول کریم کی کرامت ملاحظہ فرمائیے کہ مطلقًا مجھ کو ایذا نہ ہوئی اور یہ کمبخت عادت اس نے مجھ سے بلا تکلیف چھڑا دی)۔

فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ أَوْلَى۔ اگر عورت کے ولی جھگڑا کریں (اور دونوں برابر کے ولی ہوں) تو بادشاہ یا حاکم جدھر ہو وہی اولی ہوگا اور عورت کا نکاح اس ولی کی پسند پر کر دیا جائے گا بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت کے ولی اس کو یوں ہی بٹھا رکھیں اور اس کا نکاح نہ ہونے دیں تو حاکم اس کا نکاح کر دے اور ان کی ولایت ساقط ہو جائے گی۔

أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ۔ وہ لوگ جنہوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے تلے آنحضرتؐ کے ساتھ ہو کر لڑ کر مر جانے کے لئے بیعت کی تھی اسی بیعت کو بیعۃ الرضوان کہتے ہیں ....

..... أَصْحَابُ السَّمُرَةِ۔ ببول (کیکر) کے درخت والوں سے بھی یہی لوگ مراد ہیں کیونکہ یہ کیکر ہی کا درخت تھا۔

اَلشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ۔ جس درخت پر قرآن میں لعنت ہوئی ہے یعنے تھوہڑ کا درخت جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی۔ امامیہ کی کتابوں میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا ابوحفص میں تم کو بتلاؤں بنی امیہ کے باب میں یہ آیت اتری ہے والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن تو حضرت عمر نے کہا تم جھوٹے ہو بنی امیہ تم سے اچھے ہیں اور تم سے زیادہ ناطہ جوڑنے والے ہیں۔

میں کہتا ہوں یہ روایت افترا ہے حضرت عمر پر، حضرت عمر حضرت علیؓ کی نسبت کبھی یہ کہنے والے نہیں کہ تم جھوٹے ہو اور نہ کبھی آپ بنی امیہ کو حضرت علی پر فضیلت دینے والے ہیں۔

اَلشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ رَسُولُ اللهِ وَفَرْعُهَا عَلِيٌّ وَعُنْصُرُ الشَّجَرَةِ فَاطِمَةُ وَثَمَرُهَا أَوْلَادُهَا وَأَغْصَانُهَا وَأَوْرَاقُهَا شِيعَتُهَا (امام محمد باقرؒ نے فرمایا) قرآن میں جو شجرہ طیبہ آیا ہے اس سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کی ڈالی حضرت علی ہیں اور اس کی جڑ حضرت فاطمہ ہیں اور اس کے پھل آپ کی اولاد ہیں اور اس کی شاخیں اور پتے آپ کے شیعہ ہیں۔

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ۔ قَالَ الْبَاقِرُ هُمْ بَنُو أُمَيَّةَ۔ شجرہ خبیثہ سے مراد بنی امیہ ہیں یہ امام محمد باقرؒ نے فرمایا۔

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ أَيْ فِيمَا تَعَاقَدَ عَلَيْهِ الْخَمْسَةُ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَهُمُ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَالِمٌ مَوْلَى حُذَيْفَةَ حَيْثُ قَالُوا إِنْ أَمَاتَ اللهُ مُحَمَّدًا لَا نَرُدُّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي بَنِي هَاشِمٍ۔ قرآن شریف میں جو آیت ہے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ پانچ شخصوں نے یعنی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمان

ابن عوف اور
اگر اللہ تعالےٰ
بنی ہاشم کو
مترجم ک
بھلا یہ پانچ
کونہ میں خصوص
غلام اور اس
وہ ایسے بڑے
تھے آنحضرتؐ
ان کو نہ ابوبکر
فرما گئے ہوتے
یہ لوگ ابوبکر
جھوٹ اور ا
جان نثار اور
سرزد ہو سک
بنی ہاشم سے
نہیں ہوتی البتہ
طرح قیاس
امامیہ کی اکثر
قیاس ہوتی
شَجُعَ۔
شَجَاعَ
تَشْجِيعٌ
تَشَجُّعٌ
شُجَاعٌ
يُجِيعُ
أَقْرَعَ۔ ان
زکوٰۃ نہ دیتا ہو)
شکل بن کر آئے

ابن عوف اور سالم مولیٰ حذیفہ نے کعبہ کے اندر عہد کیا کہ اگر اللہ تعالےٰ حضرت محمد کو اٹھالے تو ہم یہ امر یعنے خلافت بنی ہاشم کو نہیں دیں گے۔

مترجم کہتا ہے یہ سارا قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہو بھلا یہ پانچ شخص کیا ایسے مقتدر تھے کہ خلافت بنی ہاشم کو نہ دیں خصوصاً سالم کو دیکھئے وہ بیچارے حذیفہ کے غلام اور اس وقت بالکل بچے اور کم سن اور نابالغ تھے وہ ایسے بڑے مشوروں میں کیونکر شریک ہو سکتے تھے آنحضرتؐ کے صحابہ میں بڑی تعداد انصار کی تھی ان کو نہ ابوبکر سے کچھ غرض تھی نہ عمر سے اگر آنحضرت صراحت فرماگئے ہوتے کہ میرے بعد علی خلیفہ ہیں تو قیامت تک یہ لوگ ابوبکر صدیق کو قبول نہ کرتے۔ اللہ کی پناہ ایسے جھوٹ اور افترا سے۔ یہ پانچوں شخص آنحضرتؐ کے جاں نثار اور وفادار خادم تھے بھلا ان سے ایسی باتیں کب سرزد ہو سکتی تھیں اور لطف یہ کہ ان پانچوں کو بنی ہاشم سے عداوت ہونے کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی۔ البتہ اگر بنی امیہ ایسی صلاح کرتے تو ایک طرح قیاس میں بھی آتا۔ افسوس ہے کہ حضرات امامیہ کی اکثر روایتیں ایسی ہی بے اصل اور دور از قیاس ہوتی ہیں۔۔۔ اَصْلَحَهُمُ اللهُ تَعَالىٰ۔

شَجُعَ۔ بہادری میں غالب آنا۔

شَجَاعَةٌ بہادری، دلیری۔

تَشْجِيْعٌ۔ بہادر کرنا، کسی کا دل مضبوط کرنا، بہادر کہنا۔

تَشَجُّعٌ۔ بہادر ہونا۔

شُجَاعٌ بحرکات ثلثہ و رشین، بہادر۔

يَجِيْءُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ۔ ان میں سے اس شخص کا خزانہ (جس کی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو) قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر آئے گا۔ (شجاع نر سانپ۔ بعضوں نے کہا سانپ نر ہو یا مادہ)۔

اِلَّا بُعِثَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَعَفُهَا وَلِيْفُهَا اَشَاجِعَ تَنْهَشُهٗ۔ قیامت کے دن ان کی شاخیں اور پوست سانپوں کی شکل بناکر بھیجی جائیں گی وہ اس کو نوچیں گی (کاٹیں گی)۔

اَشَاجِعُ جمع ہے اَشْجَعُ کی بمعنی نر سانپ۔ بعضوں نے کہا اَشْجِعَةٌ کی جمع ہے وہ شُجَاعٌ کی جمع ہے بمعنی سانپ۔

عَارِيُ الْاَشَاجِعِ۔ انگلیوں کے جوڑ بن گوشت والے (یہ ابوبکر صدیقؓ کی صفت ہے۔ آپ کی انگلیاں دبلی پتلی تھیں پُر گوشت نہ تھیں)۔

شَجْنٌ۔ روک لینا، رنجیدہ کرنا۔

شَجَنٌ اور شُجُوْنٌ رنجیدہ ہونا۔

اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ ناطہ رحمان کی ایک شاخ ہے (یعنے رحمان سے رحم نکلا ہے جس کے معنی ناطہ کے ہیں یا رحمان سے اس طرح ملا ہوا ہے جیسے رگیں ایک دوسرے سے ملی ہوتی ہیں)

اَلْحَدِيْثُ ذُوْ شُجُوْنٍ۔ بات میں بہت شاخیں ہیں یعنے بات سے بات نکلتی ہو (یہ ایک مثل ہے عرب کی)۔

اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ۔ ناطہ عرش سے لٹکا ہوا ہے (ایک روایت میں ہے کہ پروردگار کی کمر کے دونوں جانب پکڑے ہوئے ہے۔ مطلب یہ ہو کہ ناطہ کو بہت قرب الٰہی حاصل ہے اس لئے ہر شخص کو اس کا خیال رکھنا چاہئے اور ناطہ والوں سے عمدہ سلوک اور احسان کرنا چاہئے جس ناطہ کا جوڑنا واجب ہے وہ وہ ناطہ ہے جو نکاح کو حرام کرتا ہے اس میں سب محارم آگئے اولاد، ماں باپ، بھائی، بہنیں، خالہ پھوپھی، چچا، دادا، نانا، ماموں۔ بعضوں نے کہا ہر ایک ناطہ مراد ہے اس میں سب وہ رشتہ دار داخل

ہر جو فرائض میں ذوی الارحام کہلاتے ہیں)۔

تَجُوْبُ بِیَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاۃٌ شَجَنٌ۔ مجھ کو ایک زوردار اونٹنی جس کے اعضا جڑے ہوتے ہیں (یعنی ٹھوس بدن کی) لے کر زمین کو قطع کر رہی ہے (یعنی مسافت طے کرا رہی ہے)۔

مَالِیْ شَجَنٌ وَّلَا سَکَنٌ غَیْرُکُمْ۔ مجھ کو تمہارے سوا نہ اور کسی کا رنج ہے نہ تمہارے سوا اور کہیں میرا ٹھکانا ہے (یہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے حضرت علی اور حسنین علیہم السلام سے کہا)۔

شَجْوٌ، رنج دینا، خوش کرنا، اختلاف ہونا۔

شَجًی۔ رنج۔

اِشْجَاءٌ۔ رنجیدہ کرنا۔

شَجِیُّ النَّشِیْجِ۔ ان کی آواز رنج دینے والی تھی۔ (یہ حضرت عائشہ نے ابوبکرؓ کی فضیلت بیان کی، آپ کی آواز ایسی دردناک تھی جب قرآن پڑھتے تو لوگ سنکر رو دیتے)۔

اِنَّ رُفْقَۃً مَاتَتْ بِالشَّجِیْ۔ کچھ رفیق شجی میں مر گئے۔ (شجی ایک منزل کا نام ہے مکہ کے رستے میں)۔

اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْوًا مِّنْ اَخِیْ ثِقَۃٍ۔ جب تو کسی اعتباری بھائی سے رنج کی بات یاد کرے۔

فَصَبَرْتُ وَفِی الْعَیْنِ قَذًی وَفِی الْحَلْقِ شَجًی۔ میں نے صبر کیا اس حالت میں کہ آنکھ میں کچرا (کوڑا)، اور حلق میں اٹکاؤ تھا (یعنی بطور قہر درویش برجان درویش میں خاموش رہا دل میں ناراضی بھری تھی)۔

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ یُقَالُ لَہُ الشَّجَاءُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو شجاء کہتے تھے (کذا فی مجمع البحرین اور یہ غلط ہے، اس گھوڑے کا نام سُحا تھا حائے حطی سے جس کا ذکر آگے آئے گا)۔

باب الشین مع الحاء

شَحْبٌ۔ پھاوڑے سے زمین چھیلنا۔

شُحُوْبٌ اور شُحُوْبَۃٌ۔ رنگ بدل جانا، یا بھوک یا بیماری یا سفر کی وجہ سے۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیَّ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَشْعَثَ شَاحِبٍ۔ جس کو میری طرف دیکھنا بھلا لگے اس کو چاہئے کسی پریشان حال رنگ بدلے ہوئے کو دیکھے۔

رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا شَاکِیًا۔ (سلمہ بن اکوع نے کہا) آنحضرتؐ نے مجھ کو رنگ بدلا ہوا بیمار دیکھا۔

یَلْقٰی شَیْطَانُ الْکَافِرِ شَیْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا۔ کافر کا شیطان (جو اسکے ساتھ رہتا ہے) مسلمان کے شیطان سے ملتا ہے تو اسکو رنگ بدلا ہوا (ضعیف اور ناتوان پاتا ہے)۔

لَا تَلْقَی الْمُؤْمِنَ اِلَّا شَاحِبًا۔ تو جب کبھی مومن کو دیکھے اس کو پریشان حال رنگ بدلا ہوا پائے گا (کیونکہ سچا مومن دنیا میں عیش نہیں کرتا بلکہ کم خوراکی اور عبادت اور ریاضت اور خوف عاقبت کی وجہ سے ہمیشہ رنگ بدلا ہوا رہتا ہے)۔

شُخْبٌ۔ دودھ کی دھار جو دوہنے کے وقت نکلتی ہے (کذا فی مجمع البحار اور یہ غلطی ہے صاحب مجمع کی دودھ کی دھار کو شُخْبٌ کہتے ہیں خائے معجمہ سے نہ کہ حائے حطی سے)۔

شِیْعَتُنَا الشَّاحِبُوْنَ۔ ہمارے گروہ والے وہ ہیں جن کا رنگ بدلا ہوا ہے۔

شَحْثٌ۔ تیز کرنا۔

شَحِیْثٌ۔ ایک سریانی لفظ ہے عجب لوگ

گمان کرتے تھے کہ اس سے قفل بغیر کنجی کے کھل جاتے ہیں۔

هَلُمِّی الْمُدْیَةَ فَاشْحَذِیْهَا بِحَجَرٍ۔ چھری لا اس کو ایک پتھر سے تیز کرلے بعضوں نے کہا صحیح فَاشْحَذِیْهَا ہے۔

شُحَاجٌ یا شَحِیْجٌ یا شَحَجَانٌ۔ خچر یا گدھے کا آواز کرنا بعضوں نے کہا کوّے کا بھی بعضوں نے کہا مطلق بلند آواز کرنا۔

دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰی قَاصًّا صَیَّاحًا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ کُلَّ شَحَّاجٍ۔ عبداللہ بن عمرؓ ایک مسجد میں گئے وہاں ایک واعظ قصہ خواں کو دیکھا (جو سچی جھوٹی ہر طرح کی روایتیں اور حکایتیں بیان کرتا ہے جیسے ہمارے زمانہ کے واعظ ہیں) خوب چلّا رہا تھا (بلند آواز سے بیان کر رہا تھا) انہوں نے کہا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چلّانے والے کو ناپسند کرتا ہے (گویا انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا اِنَّ اَنْکَرَ الاصوات لَصَوْتُ الحمیر)۔

شُحٌّ یا شَحٌّ یا شِحٌّ۔ بخیلی، حرص، لالچ۔

مُشَاحَّةٌ۔ مناقشہ، جھگڑا۔

تَشَاحَّ الْقَوْمُ۔ ہر ایک نے چاہا وہ مجھ کو ملے اس کی حرص کی۔

شَحَاحٌ۔ بخیل۔

مَاءٌ شَحَاحٌ۔ اُتھلا پانی جو گہرا نہ ہو۔

زَنْدٌ شَحَاحٌ۔ کُند چقمق جس میں سے آگ نہ نکلے۔

اِیَّاکُمْ وَالشُّحَّ۔ بخیلی سے بچے رہو بعضوں نے کہا شُحّ سخت بخیلی، بعضوں نے کہا بخیلی لالچ کے ساتھ بعضوں نے کہا بخیلی یہ ہے کہ آدمی مال میں بخیلی کرے اور شُحّ یہ ہے کہ مال میں بھی بخیلی کرے اور اچھی طرح سلوک کرنے میں بھی مثلاً مانگنے پر کوئی چیز نہ دے)۔

بَرِیٌّ مِّنَ الشُّحِّ مَنْ اَدَّی الزَّکٰوۃَ وَقَرَی الضَّیْفَ وَاَعْطٰی فِی النَّائِبَۃِ۔ جو شخص زکوٰۃ دے اور مہمان نوازی کرے اور مصیبت کے وقت سلوک کرے (مصیبت زدوں کی مدد کرے) وہ شح سے پاک ہوا (اُس کو شحیح نہیں کہیں گے)۔

اَنْ تَتَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ۔ تو اس وقت خیرات کرے جب تو تندرست ہو تجھ کو مال دولت کی چاہ ہو (دنیا میں زندہ رہنے کی توقع ہو مفلسی محتاجی کا ڈر ہو یہ نہیں کہ جب جان حلق میں آگئی مرنے کا یقین ہوگیا اس وقت لگے خیرات کرنے)۔

اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اِنِّیْ شَحِیْحٌ فَقَالَ اِنْ کَانَ شُحُّکَ لَا یَحْمِلُکَ عَلٰی اَنْ تَاْخُذَ مَا لَیْسَ لَکَ فَلَیْسَ بِشُحِّکَ بَاْسٌ۔ ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں بخیل ہوں انہوں نے کہا اگر تیری بخیلی تجھ سے یہ نہیں کراتی کہ تو دوسروں کا مال اُڑا لے (بلکہ اپنے ہی مال کی حفاظت کرتا ہے) تو تیری بخیلی میں کوئی قباحت نہیں۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَا اُعْطِیْ مَا اَقْدِرُ عَلٰی مَنْعِهٖ قَالَ ذَاكَ الْبُخْلُ وَالشُّحُّ اَنْ تَاْخُذَ مَالَ اَخِیْکَ بِغَیْرِ حَقِّهٖ۔ ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں جس مال کے روکنے پر قادر ہوں اسکو نہیں دیتا (یعنے بغیر مجبوری کے میں روپیہ خرچ نہیں کرتا جب ایسا لاچار ہو جاتا ہوں کہ بن خرچ کئے بن نہیں پڑتا اس وقت خرچ کرتا ہوں) انہوں نے کہا یہ بخیلی ہے اور شح یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا مال ناحق مار لے۔

اَلشُّحُّ مَنْعُ الزَّکٰوۃِ وَاِدْخَالُ الْحَرَامِ۔ شح یہ ہے کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے اور حرام حلال کی قید اٹھا دے (حرام روپیہ بھی لے لے جیسے رشوت اور ظلم کا)۔

وَیُلْقَی الشُّحُّ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگوں پر لالچ کا غلبہ ہوگا (ہر طرح سے مال جوڑنے کی فکر میں رہیں گے حلال طریقہ سے ہو یا حرام سے)۔

شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ وَّجُبْنٌ۔ مرد میں سب سے بدتر دو خصلتیں ہیں ایک تو حرص لالچ دوسرے نامردی بزدلی۔

لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔ لالچ اور ایمان دونوں کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتے۔

اَلشُّحُّ اَنْ تَرَی الْقَلِیْلَ سَرَفًا وَّمَا اَنْفَقْتَ تَلَفًا۔ شح یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی خرچ کرے تو اسکو اسراف سمجھے اور جو کچھ خرچ کرے سمجھے کہ وہ تلف ہو گیا (اس پر رنج کرے)۔ مجمع البحرین میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل تو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے اور شحیح چاہتا ہے کہ اپنے مال کے علاوہ دوسروں کے بھی مال مار لے جب وہ کسی کے پاس کوئی چیز دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ میں بھی اس کو حاصل کر لوں)۔

حلال طریق سے ہو یا حرام طریق سے اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کو دیا ہے اس پر قناعت نہیں کرتا۔

شَحْذٌ۔ تیز کرنا، ہنکا دینا، تیز چلانا، پوست نکالنا، یا پیچھے لگ کر مانگنا یعنے الحاح کے ساتھ۔

شَحَّاذٌ چڑچڑا فقیر جو بن لئے نہ ٹلے۔

..... شَحَّاثٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مِشْحَذٌ۔ سلّی جس پر لوہا تیز کریں۔

مِشْحَاذٌ۔ پہاڑ کی چوٹی، ٹیلہ، ہموار زمین۔

هَلُمِّي الْمُدْيَةَ وَاشْحَذِيهَا۔ چھری لا اور اس کو تیز کر لے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَدُوٍّ شَحَذَ لِي ظُبَةَ مُدْيَتِهِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس دشمن سے جو اپنی چھری کی دھار میرے لئے تیز کرے۔

شَحْرٌ۔ منہ کھولنا۔

شَحَّارٌ۔ کالی زمین، دھوئیں کی کالک جو دیگچی وغیرہ میں لگ جاتی ہے۔

شَخْزٌ۔ جماع کرنا۔

شَحَزٌ۔ ڈرنا، گھبرانا۔

شَخِيرٌ۔ آواز بلند کرنا کاٹتے وقت۔

شَحْشَحٌ۔ بہت بولنے والا، بڑا مقرر، بلیغ، بہادر، غیرت مند۔

شَحْشَحَ الصُّرَدُ۔ جھٹلے آواز کی۔

شَحْشَحَ الطَّائِرُ۔ پرندہ جلدی سے اڑ گیا۔

شَحْشَاحٌ۔ حریص، ایک کام کو ہمیشہ کرنے والا، غیرت مند۔

اِمْرَأَةٌ شَحْشَاحٌ۔ عورت جو قوت میں مردوں کے برابر ہو۔

مُشَحْشِحٌ۔ قلیل الخیر۔

إِنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْطُبُ فَقَالَ هٰذَا الْخَطِيبُ الشَّحْشَحُ۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو خطبہ سناتے وقت دیکھا تو کہا یہ بڑا بولنے والا خطیب ہے۔

قَطَاةٌ شَحْشَحٌ۔ پرندہ جلد اڑنے والا۔

نَاقَةٌ شَحْشَحَةٌ۔ تیز رو اونٹنی۔

شَحُصٌ یا شَحَصٌ یا شُحُصَاءُ یا شَحَاصَةٌ یا شَحَصَةٌ۔ وہ بکری جس میں دودھ نہ رہا ہو یا جس کو پیٹ نہ ہو یا جس پر نر نہ کودا ہو اس کی جمع أَشْحَاصٌ اور شِحَاصٌ اور شَحَصٌ اور شُحُصَاتٌ اور شَحَصٌ ہے۔

شَحُوصٌ۔ دبلی بکری۔

شَحْطٌ یا شَحَطٌ یا شُحُوطٌ یا مَشْحَطٌ دور ہونا، ذبح کرنا، اندازے سے بڑھ جانا، آگے نکل جانا، بھر دینا، ہگنا، ڈنک مارنا، پانی ملانا، کھینچنا، چوس لینا۔

تَشْحِيطٌ۔ خون میں لٹانا، لتھیڑ دینا۔

شُحِطَ بِالدَّمِ۔ خون میں لتھڑ گیا اس میں لوٹنے لگا۔

وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ۔ وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہے (اس میں تڑپ رہا ہے)۔

يُشْحَطُ الثَّمَنُ ثُمَّ يُعْتَقُ كُلُّهُ۔ جو شخص غلام میں سے ایک حصہ آزاد کرے تو اس کی پوری قیمت انتہائی لگائی جائے گی پھر پورا آزاد ہوگا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں شَحَطَ فُلَانٌ السَّوْمَ فلاں شخص نے نرخ انتہا کو چڑھا دیا (بہت قیمت لگا دی) بعضوں نے کہا يُشْحَطُ الثَّمَنُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کی قیمت جوڑی جائے گی یہ شَحَطْتُ الْإِنَاءَ سے ماخوذ ہے یعنے میں نے برتن بھر دیا)۔

مَنْ جَلَسَ بَيْنَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ وَالْإِقَامَةِ كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ جو شخص مغرب کی اذان اور اقامت کے بیچ میں

بیٹھ جائے اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا اس کو جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

شَحْمٌ۔ چربی، چربی کھلانا۔

شَحَمٌ۔ چربی دار ہونا جیسے شَحَامَةٌ ہے۔

تَشْحِیْمٌ۔ چربی کھلانا۔

شَاحِمٌ۔ چربی بیچنے والا جیسے شَحَّامٌ ہے اور لَحَّامٌ یعنے گوشت بیچنے والا۔

مَا کُلُّ بَیْضَاءَ شَحْمَةً وَلَا کُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةً۔ ہر ایک سفید چیز چربی نہیں ہے اور نہ ہر کالی چیز کھجور ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ یَبْلُغُ الْعَرَقُ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ۔ بعضے لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں کی لو تک پہنچے گا۔

شَحْمَة۔ کان کا وہ مقام جہاں بالی پہنانے کے لئے چھید کرتے ہیں یعنی لو۔

اِنَّهٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ۔ آنحضرتؐ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھاتے۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَکَلُوْا اَثْمَانَهَا: اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربیاں (گردے اور آنتوں اور معدے کی) حرام ہوئیں تو انہوں نے کیا کیا ان کو بیچا ان کی قیمت کھائی (نہایہ میں ہے کہ یہودیوں پر حرام یہی چربیاں ہوئیں تھیں لیکن پشت اور سرین کی چربی حرام نہیں ہوئی تھی)۔

کُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهٖ فَاِنَّهٗ دِبَاغُ الْمِعْدَةِ انار کو اس کی چربی سمیت کھاؤ۔ (یعنی وہ سفیدی جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہے) کیونکہ اس سے معدے کی صفائی ہوتی ہے (وہ معدے کو ایسا صاف کرتی ہے جیسے چمڑا دباغت سے صاف ہوجاتا ہے۔

لَحِیْمٌ شَحِیْمٌ۔ موٹا تازہ چربی دار۔

کَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ۔ ان کے پیٹ بڑے چربی دار ہوں گے۔

شَحْنٌ۔ بھر دینا، دور کرنا، ہانک دینا۔

شَحْنٌ۔ حسد کرنا۔

مُشَاحَنَةٌ۔ بغض رکھنا۔

اِشْحَانٌ۔ بھر دینا، نیام میں کرنا، نیام سے نکالنا، تیاری کرنا، رونے کے لئے مستعد ہونا۔

مَشْحُوْنٌ اور شَاحِنٌ: بھرا ہوا جیسے کَاتِمٌ اور مَکْتُوْمٌ چھپا ہوا۔

شَحْنَاءُ۔ عداوت، دشمنی۔

یَغْفِرُ اللّٰهُ لِکُلِّ عَبْدٍ مَا خَلَا مُشْرِکًا اَوْ مُشَاحِنًا۔ اللہ تعالٰے ہر بندے کو بخش دے گا سوائے مشرک اور مشاحن کے۔ مشاحن دشمنی رکھنے والا (امام اوزاعی نے کہا مشاحن سے مراد یہاں وہ بدعتی ہے جو جماعت مسلمین سے ایک بدعت نکال کر علیحدہ ہوجائے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنائے)۔

اِلَّا رَجُلًا کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ۔ مگر اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جو اپنے مسلمان بھائی سے دشمنی رکھتا ہو (یعنے ناحق نفسانیت یا حسد کی راہ سے نہ یہ کہ دین کی وجہ سے)۔

یَطَّلِعُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ اِلَّا لَهُمَا۔ اللہ تعالٰے شعبان کی پندرھویں شب کو اپنے بندوں کو جھانک کر دیکھتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر ان دو شخصوں کو (یعنے مشرکوں اور مشاحنوں کو)

وَلَیَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ۔ وہ دشمنی اور عداوت کو دلوں سے دور کر دیں گے (یعنے حضرت عیسٰی جب قیامت کے قریب اتریں گے وجہ یہ ہوگی

کہ اس وقت سب لوگوں کا ایک ہی دین ہو جائے گا۔ بڑی عداوت دینی اختلافات سے پیدا ہوتی ہے وہ جاتی رہے گی)۔

شَحَنَتِ السَّفِیْنَۃَ۔ کشتی بھر دی۔

شَحْوٌ۔ منہ کھول دینا، منہ کھل جانا۔

اِشْحَاءٌ۔ منہ کھولنا۔

تَشَحِّیْ۔ زبان درازی۔

شَحْوَاءُ۔ کشادہ کنواں۔

شَحْوَۃٌ۔ ایک بار ایک قدم۔

وَاللّٰہِ لَتَشْحُوَنَّ فِیْھَا شَحْوًا لَا یُدْرِکُکَ الرَّجُلُ السَّرِیْعُ (حضرت علیؓ نے عمارؓ سے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا) قسم خدا کی تم تو اس میں ایسے بڑے بڑے قدم رکھو گے کہ جلدی دوڑنے والا مرد بھی تم کو نہ پا سکے گا۔

وَیَکُوْنُ فِیْھَا فَتًی مِّنْ قُرَیْشٍ یَشْحُوْ فِیْھَا شَحْوًا کَثِیْرًا (کعب نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور کہا) قریش کا ایک جوان اس میں بہت بڑے بڑے قدم رکھے گا۔ (خوب پیش قدمی کرے گا)۔

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ یُقَالُ لَہُ الشَّحَاءُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو شحاء کہتے تھے (کیونکہ وہ بڑے بڑے قدم رکھتا تھا)۔

باب الشین مع الخاء

شَخْبٌ یا مَشْخَبٌ۔ دودھ دوہنا، دودھ بہنا۔

شِخَابٌ۔ دوہا ہوا دودھ۔

شُخْبٌ۔ دودھ جو دوہا جائے۔

شُخْبٌ فِی الْاِنَاءِ وَشُخْبٌ فِی الْاَرْضِ۔ دودھ کی دھار ایک بار برتن میں پڑتی ہے، ایک بار زمین پر گرتی ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

یُبْعَثُ الشَّھِیْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجُرْحُہٗ یَشْخُبُ دَمًا۔ شہید قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا زخم خون بہا رہا ہوگا۔ (گویا ابھی تازہ زخمی ہوا ہے)۔

اِنَّ الْمَقْتُوْلَ یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَشْخُبُ اَوْدَاجُہٗ دَمًا۔ جو شخص (ظلم سے) مارا جائے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن کی رگوں میں سے خون بہہ رہا ہوگا۔

فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَاجِمَہٗ فَشَخَبَتْ یَدَاہُ حَتّٰی مَاتَ۔ اس نے تیر کے پیکان لئے اس سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔ اسکے دونوں ہاتھوں سے خون بہتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ مرگیا (اپنے تئیں آپ مار لیا۔ زخموں کی ایذا پر صبر نہ کر سکا)۔

یَشْخُبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ حوض کوثر میں بہشت کے دو پرنالے پانی ڈال رہے ہیں۔

تَشَخَّبَ الْاَصَابِعُ۔ انگلیاں بند ہو گئیں۔

فَلَمَّا انْقَطَعَ شُخْبُ الْبَوْلِ۔ جب پیشاب کی دھار رک گئی (اصل میں شُخْبٌ کہتے ہیں دودھ کی دھار کو جو بار بار تھن کے دبانے اور نچوڑنے سے نکلتی ہے اس کی جمع شِخَابٌ آئی ہے)۔

شَخْتٌ یا شَخِتٌ۔ دبلا پتلا۔

شُخُوْتَۃٌ۔ دبلا ہونا۔

شَخَتَہٗ۔ اسکو جلدی سے ذبح کر ڈالا۔

شَخَّتَہٗ اِلَیْہِ۔ اسکے پاس روانہ کر دیا۔

شِخِّیْتٌ۔ چمکتا ہوا غبار۔

اِنِّیْ اَرَاکَ ضَئِیْلًا شَخِیْتًا۔ میں دیکھتا ہوں تو بالکل دبلا پتلا نحیف اور ضعیف ہے۔

شَخٌّ۔ پیشاب کرنا، دودھ کا آواز دینا دوہتے وقت خرانٹے لگانا۔

شَخَّاخٌ۔ جو بستر میں پیشاب کر دے۔

شَخَاخٌ۔ پیشاب ۔

مِشَخَّةٌ۔ ازار میں سوراخ جس میں سے پیشاب کریں۔

شَخِیرٌ۔ گدھے یا گھوڑے کا آواز کرنا حلق سے یا ناک سے آواز نکالنا، خراٹے لینا۔

شَخْزٌ۔ بیقرار کرنا، تکلیف میں ڈالنا، کونچنا، پھوڑنا، لڑکوں میں دشمنی ڈالنا۔

شَخْصٌ۔ اضطراب کرنا، اختلاف کرنا، جماہی کے وقت منہ کھولنا۔

اِشْخَاسٌ۔ غیبت کرنا۔

تَشَاخُسٌ۔ مختلف ہونا، جھک جانا، گر جانا، پھوٹ جانا۔

شَخْشَخَةٌ۔ لکڑی کی طرح لمبا ہونا، ہتھیار کی آواز یا کاغذ کی جیسے خَشْخَشَةٌ ہے۔

شَخْصٌ۔ انسان کی صورت جو دور سے دکھائی دے، ذات جسم، مرد ہو یا عورت۔

شُخُوصٌ۔ اونچا ہونا، نظر جمانا، آنکھ اٹھانا، حیران ہو جانا، بلندی پر جانا، ورم کرنا، طلوع ہونا۔

شُخِصَ بِهٖ۔ رنج کی خبر آئی جس سے پریشان ہو گیا۔

شَخَاصَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَشْخِیصٌ۔ معین کرنا، تمیز کرنا، دریافت کرنا۔

اِشْخَاصٌ۔ بیقرار کرنا، چلنے کا وقت آجانا، غیبت اور اوپر اٹھانا، تیر کا نشانے کے پار نکل جانا۔

تَشَخُّصٌ۔ تعین اور ہر ایک چیز کی خاص صورت ہونا۔

مُتَشَاخِصٌ۔ مختلف اور متفاوت۔

اِذَا شَخَصَ بَصَرُهٗ۔ جب میت کی آنکھ ایک طرف لگ جائے، پلکیں اوپر کو اٹھ جائیں۔

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ۔ جب آنکھ کی ٹکٹکی بندھ جائے (کھلی کی کھلی ایک طرف لگ جائے)۔

شُخُوصُ الْمُسَافِرِ۔ مسافر کی روانگی۔

فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ۔ آنکھ اوپر اٹھائی۔

لَمْ یُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ یُصَوِّبْهُ۔ نہ اپنے سر کو اوپر اٹھایا نہ اس کو جھکایا۔

بَابُ الْاِشْخَاصِ۔ باب بیان میں مدیون کو حاضر کرنے کے یعنے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے۔

فَشَخِصَ بِیْ۔ میں بیقرار ہو گیا۔

اِنَّمَا یَقْصُرُ الصَّلٰوةَ مَنْ کَانَ شَاخِصًا اَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ۔ نماز میں وہ شخص قصر کرے جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو۔

فَلَمْ یَزَلْ شَاخِصًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ برابر اللہ کی راہ میں سفر کرتے رہے۔

لَا شَخْصَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے ــــ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور نہایہ میں ہے کہ شخص ہر جسم کو کہتے ہیں جس میں ارتفاع اور ظہور ہو اور اللہ تعالیٰ کو شخص بمعنی ذات کہیں گے)۔

ایک روایت میں لَا شَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ ہے یعنے اللہ سے زیادہ کوئی موجود غیرت دار نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کو اللہ سے زیادہ غیرت دار بننا سزاوار نہیں ہے)۔

سَیَاْتِیْكَ مَنْ لَا یَنْظُرُ فِیْ کِتَابِكَ وَ یُخْرِجُكَ مِنْ دَارِكَ شَاخِصًا۔ تیرے پاس عنقریب وہ چیز آئے گی جو تیری کتاب کو نہیں دیکھے گی اور تجھ کو

مسافر بنا کر تیرے گھر سے نکالے گی (یعنے موت)۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ شَخَصَتِ الْاَبْصَارُ۔ یا اللہ تیری ہی طرف نگاہیں لگی ہوتی ہیں (سب تیرے فضل و کرم اور رحمت کے منتظر ہیں)۔

اِقَامَةُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ شُخُوْصِ الْجَاھِلِ۔ عاقل کا ایک جگہ بیٹھا رہنا، جاہل کے چلنے پھرنے، سفر کرتے رہنے سے افضل ہے۔

شَخِیْصٌ۔ جسیم، موٹا۔

شَخَصَ الْمُسَافِرُ۔ مسافر روانہ ہوگیا۔

باب الشین مع الدال

شَدَحٌ۔ موٹا ہونا۔

اِنْشِدَاحٌ۔ چت لیٹنا، پاؤں کشادہ کرکے۔

شَادِحٌ بمعنی وَاسِعٌ ہے۔

شُدْحَةٌ۔ گنجایش بمعنی سَعَةٌ اور مَنْدُوْحَةٌ ہے

مَشْدَحٌ۔ فرج۔

اَشْدَحٌ۔ کشادہ۔

مُشَدَّحٌ۔ گنجایش۔

شَدْخٌ۔ توڑنا یا تر چیز کا توڑنا یا جوف دار چیز کا توڑنا جیسے خربوزہ، تربوز وغیرہ (محیط میں ہے کہ شَدْخٌ کا استعمال اکثر تر چیز کے توڑنے میں کرتے ہیں جیسے کَسْرٌ کا خشک چیز کے توڑنے میں اور خربوزہ توڑنے کو فَضْخٌ اور حنظل توڑنے کو نَقْفٌ کہتے ہیں)۔

شَدَخَ الرَّجُلُ۔ میانہ روی سے جھک گیا۔

شَدَخَ فُلَانًا اسکے مُشَدَّخ یعنے منتہائے گردن پر مارا۔

شَدْخٌ۔ ناتمام بچہ۔

شَدْخَةٌ۔ ایک بار توڑنا۔

اَشْدَخُ۔ شیر اور اس کا مونث شَدْخَاءُ ہے۔

فَشَدَخُوْهُ بِالْحِجَارَةِ۔ اس کو پتھروں سے توڑا (نہایہ میں ہے کہ شَدْخٌ جوف دار چیز کے توڑنے کو کہتے ہیں جیسے شَدَخْتُ رَأْسَهٗ فَانْشَدَخَ میں نے اس کا سر توڑا پھر وہ ٹوٹ گیا)۔

اِذَا کَانَ شَدْخًا اَوْ مُضْغَةً فَادْفِنْهُ فِیْ بَیْتِكَ۔ کچا بچہ جب ناتمام ہو یا گوشت کا لوتھڑا ہو تو اس کو اپنے گھر میں گاڑ دے۔

فَیَشْدَخُ بِهٖ۔ اس سے اس کا سر توڑتا ہے۔

وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَأْسُهٗ۔ جس کو میں نے دیکھا اس کا سر توڑا جاتا تھا۔

فِیْ شَدْخِ بَیْضَةِ نَعَامٍ۔ شترمرغ کا انڈا پھوڑنے میں۔

شَدٌّ۔ دوڑنا، بلند ہونا، مضبوط کرنا، باندھنا، زور دینا۔

شَدَّةٌ۔ حملہ کرنا۔

تَشْدِیْدٌ۔ سختی کرنا، تنگی کرنا۔

مُشَادَّةٌ۔ سختی کرنا۔

اِشْتِدَادٌ۔ دوڑنا، زور پکڑنا، بڑھنا، غلبہ کرنا۔

شَدَّةٌ۔ ایک بار حملہ کرنا۔

یَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰی مُضْعِفِهِمْ۔ جہاد میں جس شخص کے جانور زوردار ہوں (زبردست) وہ اس کے برابر ہوگا جس کے جانور ناتوان اور کمزور ہوں یعنے دونوں کو لوٹ میں سے برابر حصہ ملے گا۔

لَا تَبِیْعُوا الْحَبَّ حَتّٰی یَشْتَدَّ۔ دانوں کو (جیسے گیہوں، جو، جوار، چاول وغیرہ ہیں) اس وقت تک مت بیچو جب تک وہ زوردار نہ ہو جائیں (ان کی سلامتی کا یقین نہ ہو جائے۔ یہ حکم اس واسطے دیا کہ اگر زمین سے اگتے ہی کوئی بیچ ڈالے تو احتمال ہے کہ

غلّہ پر کوئی آفت آجائے پیداوار نہ ہو اس صورت میں خریدار پر ظلم ہوگا اس کا روپیہ برباد ہوگا یہی حکم ہر میوے میں بھی ہے جب تک وہ پختہ نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ رہنے کا یقین نہ ہو جائے اس کی بیع ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے)۔

مَنْ يُّشَادُّ الدِّيْنَ يَغْلِبُهٗ - جو شخص دین سے مقابلہ کرے گا اور زور ڈالے گا تو دین اس پر غالب آئے گا (آخر وہ مغلوب ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ اپنی طاقت اور قوت دیکھ کر عبادت کرنا چاہئے تاکہ ساری عمر نبھ جائے اور بہت سختی کرنا اور عبادات اور ریاضاتِ شاقّہ اختیار کرنا خوب نہیں ہے کیونکہ ان کو نباہ نہ سکے گا چند روز میں عاجز ہو کر چھوڑ دے گا۔ ایک روایت میں یوں ہے، لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ معنی وہی ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اس حدیث کے مانند ہے ان ہٰذا الدین متین فاوغل فیہ برفق یہ دین بڑا استوار اور مضبوط ہے اس میں نرمی کے ساتھ چل (یعنی اعتدال کے ساتھ)۔

اَلَا تَشُدُّ فَنَشُدُّ مَعَكَ ۔ تم دشمن پر حملہ نہیں کرتے ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں گے۔

ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ پھر اس پر حملہ کیا گذشتہ کل کے دن کی طرح وہ نیست و نابود ہو گیا (یعنی اس کو قتل کر ڈالا دنیا سے رخصت کیا)۔

اَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ ۔ شب بیدار رہے اور ازار مضبوط باندھی (یعنی عورتوں سے علیحدگی اختیار کی یا عمل میں کوشش اور مستعدی کی یا دونوں باتیں)۔

كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ گھوڑے کی دوڑ کی طرح پھر آدمی کی دوڑ کی طرح۔

لَا تَقْطَعُ الْوَادِيَ اِلَّا شَدًّا ۔ جو نالہ میلین اخضرین کے درمیان ہے (یعنی صفا اور مروہ کے بیچ میں) اسکو دوڑ کر قطع کرنا چاہئے۔

كُنْتُ اَتَشَدَّدُ فَيُجْلَدُ بِيْ ۔ میں حملہ کرنا چاہتا تھا پھر مجھ کو نیند آجاتی میں پڑ جاتا۔

هٰذَا اَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّيْ زِيَمْ ۔ (حجّاج بن یوسف ظالم مشہور نے کہا) اے زِیَم (یہ اسکے گھوڑے یا اونٹنی کا نام تھا) یہ لڑائی کا وقت ہے دوڑ۔

رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ (یعنی احد) میں دوڑ رہی تھیں (بخاری کی روایت میں يَشْتَدَّنَ ہے اور یہ عربیت کے قواعد کے لحاظ سے فصیح نہیں ہے کیونکہ حرف ثانی جب ساکن ہو اس وقت فک ادغام کرنا چاہئے۔ مگر بعضے عربوں کا محاورہ یوں بھی ہے وہ رَدَدْتُ اور رَدَدْتَ اور رَدَدْنَ کو رَدَّتُ اور رَدَّتَ اور رَدَّنَ بولتے ہیں۔ ایک روایت میں يُسْنِدْنَ ہے یعنے پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں)۔

بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ ۔ جب دن چڑھ گیا۔

شَدَّ النَّهَارِ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ ۔ یعنے دن چڑھے لمبی پوری عمر کی اونٹنی کے دونوں بازو

يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ ۔ وہ پیشاب میں بڑی سختی اور احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ شیشی میں پیشاب کرتے ایسا نہ ہو اس کی چھینٹیں اُڑ کر پڑیں۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ ۔ مجھ کو تو یہ پسند ہے کہ تمہارے صاحب یعنی ابو موسیٰ پیشاب میں اتنی سختی نہ کرتے (کیونکہ یہ خلاف سنّت ہے۔ آنحضرت کبھی کھڑے کھڑے بھی پیشاب کر لیتے حالانکہ اس میں چھینٹ اڑنے کا بہت ڈر ہوتا ہے)۔

فَشَدَّ عَلِيٌّ بِقَطْعِ الصَّلٰوةِ۔ حضرت علیؓ نے نماز توڑ کر حملہ کیا۔

اَشَدِّ مَا تَجِدُوْنَ۔ بہت سخت سردی جو تم پاتے ہو۔

اَشَدُّ بَصِيْرَةً۔ اب تو میں خوب سمجھ گیا کہ تو دجال ہے۔

لَحَمْلُكِ النَّوٰى اَشَدُّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهٗ (زبیرؓ نے اپنی بی بی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا، تو جو گٹھلیاں لادے ہوئے لا رہی تھی یہ اس سے زیادہ سخت ہے یعنے آنحضرتؐ کے ساتھ سوار ہو جانے سے .... (آنحضرتؐ کے ساتھ سوار ہو جانے میں مجھ کو کوئی غیرت نہیں آتی جتنی اس میں آئی کہ تو آپ کے سامنے گٹھلیوں کا گٹھر لادے ہوئے نکلی کیونکہ آپ کہیں گے زبیر ایسا بخیل ہے کہ اپنی بیوی سے ایسے رکیک اور محنت کے کام کراتا ہے)۔

قَالَ شَدِيْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عبدالعزیزؒ نے شعبہ کے جواب میں سخت غصہ ہو کر کہا ہاں آنحضرتؐ ہی سے مروی ہے (میں اپنے دل سے تھوڑی کہتا ہوں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ۔ سب سے زیادہ سخت عذاب (قیامت میں) ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورت بناتے ہیں (بت تراشی کرتے ہیں یا جاندار کی تصویر کھینچتے ہیں۔ نوویؒ نے کہا اگر جاندار کی مورت اس لئے بنائے یا بت اس لئے تراشے کہ لوگ اس کی پوجا کریں تب تو وہ کافر ہو گیا اور اگر صرف جاندار کی شبیہہ دکھانا منظور ہو تو وہ فاسق ہے کافر نہیں ہے ــــ میں کہتا ہوں اس حدیث سے اور اسکے بعد کی حدیث سے جاندار کی ہر طرح کی مورت کی حرمت معلوم ہوتی ہے خواہ مجسم ہو یا عکسی یا نقشی اور بعضوں نے عکسی یا نقشی میں اختلاف کیا ہے اسی طرح اگر جاندار کے صرف چہرے کی یا اتنے دھڑ کی ہو جس سے وہ جی نہیں سکتا۔ تو اسکو بعضوں نے جائز رکھا ہے)۔

اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا (طیبی نے کہا اگر تصویر بہ قصد عبادت اور پرستش بنائی جائے تب تو کفر ہے اسی طرح اگر بہ قصد مشابہت خلق اللہ بنائی جائے ورنہ فسق ہے اور درخت مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا اس کا پیشہ کرنا حرام نہیں ہے، اور مجاہد نے اسکو بھی حرام کہا ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے فلیخلقوا حبۃ او شعیرۃ یعنی ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ۔ سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے (ان پر سخت بلائیں اور مصیبتیں ڈالی جاتی ہیں جو دوسروں پر نہیں ڈالی جاتیں بقول شخصے نزدیکان رابیش بود حیرانی)۔

اَلْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ جو افضل ہے ان پیغمبروں میں اس پر اور سخت بلا آتی ہے پھر جو اس سے افضل ہے اس پر اور زیادہ سخت۔

حَتّٰى اشْتَدَّ النَّاسُ الْجِدَّ۔ یہاں تک کہ لوگوں نے بہت سخت تیزی شروع کی (یعنے جلد چلنا جہاد میں)۔

فَيَشْتَدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔ یہ قسم وحی کی آپ پر بہت سخت ہوتی تھی۔

خَرَجَ يَشْتَدُّ۔ نکل کر دوڑنے لگا۔

لَا يُسْبَقُ شَدًّا۔ دوڑنے میں پیچھے نہیں رہتے تھے بلکہ سب سے آگے نکل جاتے۔

اِنَّ شَانَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ۔ ہجرت بہت مشکل کام ہے (کیونکہ اس میں اپنا ملک اور وطن دولت عزیز واقربا رسب کو چھوڑنا پڑتا ہے اسلئے شاید تجھ سے نہ ہوسکے اور اس وجہ سے تو اسلام سے پھر جائے تو بہتر یہی ہے کہ اپنے ہی ملک میں رہ کر اسلام کے ارکان بجالائے)۔

مترجم کہتا ہے اوائل اسلام میں جب مسلمانوں کا شمار بہت کم تھا اور تمام اطراف میں کفار ہی پھیلے ہوئے تھے ہجرت فرض تھی جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو اپنا وطن ترک کرکے مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آجانا اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہوجانا ضروری تھا پھر جب مکہ معظمہ فتح ہوگیا اور جابجا اسلام کا چرچا ہوگیا مسلمانوں کی تعداد بہت ہوگئی اور کافر اس قابل نہیں رہے کہ مسلمانوں کو ارکان اسلام کے ادا کرنے سے مانع ہوں تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی۔ جب سے اب تک ہجرت مستحب رہ گئی لیکن ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے اور دارالاسلام اور دارالکفر کی تعریف میں فقہاء اور علماء کا اختلاف ہے اگر دارالاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمانوں کا ایک شرعی امام ہو اور حدود اور احکام شرعیہ سب کے سب آزادی کے ساتھ جاری ہوں تو ہندوستان کیا حرمین شریفین بھی دارالاسلام نہیں رہتے صرف چند ممالک عسیر اور نجد اور بعضے پہاڑ جہاں بالکل احکام شرعیہ جاری ہیں دارالاسلام قرار پاتے ہیں۔ اگر دارالاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ ارکان اسلام بجا لاسکتے ہوں اور امور مذہبی میں کوئی مداخلت نہ ہو تو قریبًا تمام دنیا بلکہ انگلستان اور فرانس اور جرمنی اور جاپان وغیرہ بھی دارالاسلام کا حکم رکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس زمانہ کی مشکلات کی وجہ سے اور مسلمانوں کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے اس کے لحاظ سے دارالاسلام کے یہی معنی رکھنا مناسب ہے اور جب تک امام مہدی علیہ وعلیٰ آبائہ السلام ظاہر نہ ہوں یا کوئی امام شرعی مسلمانوں کا بحسب قواعد شرع قائم نہ ہو اس وقت تک ہجرت کی فرضیت کا حکم نہیں دیا جاسکتا، واللہ اعلم۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ کجاوے نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بہ قصد تقرب اور ثواب انہی تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا درست ہے پھر اگر کسی شخص نے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد یا قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی نذر مانی تو وہ نذر صحیح نہ ہوگی نہ اس کا پورا کرنا واجب ہوگا کیونکہ وہ نذر معصیت ہے۔ نووی نے کہا اولیاء اللہ اور صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے اور اسی طرح دوسرے متبرک مقامات کی زیارت کے لئے سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے کوئی اس کو حرام کہتا ہے کوئی جائز کہتا ہے)۔

لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدُ اللّٰهُ۔ اپنی جانوں پر سختی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے۔

کَانُوْا يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَ يَضْحَكُوْنَ۔ وہ نشانوں کے بیچ میں دوڑتے اور ہنستے۔ (یعنی تیر مارنے کے نشانات کے درمیان۔ مطلب یہ ہے کہ دن کو کھیل کود اور ہنسی بھی کرتے رات کو عبادت میں مصروف رہتے راہب ہوجاتے)۔

يَشْتَدُّ اِثْرَ رَاحِلٍ۔ اونٹ کے پیچھے دوڑتا (تاکہ اس پر سوار ہوجائے بوجھ لادے)۔

فَيَشُدُّ اللهُ قُلُوبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ۔ اللہ تعالٰے ذمّی کافروں کا دل مضبوط کردے۔

يَبْلُغَ اَشُدَّهُ۔ اپنے زور تک پہنچے۔ (یعنے زور اور قوت کے زمانہ تک، یہ پندرہ برس کی عمر سے چالیس برس تک کی عمر کا زمانہ ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اٹھارہ برس سے تیس برس تک کا زمانہ ہے، امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا ہی مروی ہے)۔

اِنْقِطَاعُ يُتْمِ الْيَتِيمِ بِالْاِحْتِلَامِ وَهُوَ اَشُدُّهُ۔ یتیم کی یتیمی احتلام سے ختم ہو جاتی ہے (جب اسکو احتلام ہونے لگا تو وہ بالغ ہو گیا اب اس کو یتیم نہیں کہیں گے، اور یہی اس کی اَشُدّ یعنے زور اور قوت ہے)۔

يُشَدِّدُهُ فِي قُلُوبِ شِيعَتِكُمْ۔ تمہارے گروہ والوں کے دلوں میں اس کو جمادے گا (ایک روایت میں يُسَدِّدُهُ ہے سین مہملہ سے یعنے مضبوط کردے گا۔ مجمع البحرین میں ہے لا تشد الرحال الا علیٰ ثلثۃ مساجد، اس میں مستثنیٰ منہ مسجد ہے یعنے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ وہ سب فضیلت میں برابر ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی زندہ ولی یا صالح شخص یا مُردہ ولی کی قبر کی زیارت کے لئے یا طلبِ علم یا تجارت کے لئے بھی سفر کرنا منع ہے)۔

مَیں کہتا ہوں علمائے اہل سنت میں سے ایک جماعتِ کثیر اس کے جواز کی طرف گئی ہے اور حدیث کو مساجد سے خاص کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

شَدَّاد۔ بن عاد مشہور کافر بادشاہ تھا اللہ نے اس کو لمبی عمر دے کر مہلت دی تھی۔

شَدْفٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالنا۔

اِشْدَافٌ۔ تاریک ہونا۔

شَدَفٌ شخص، اس کی جمع شُدُوفٌ۔

شَدِفٌ لمبا، بڑا، جلد کودنے والا۔

شُدْفَةٌ۔ قطعہ۔

يَرْمُونَ عَنْ شُدُفٍ۔ ٹیڑھی کمان سے تیر مارتے ہیں (یہ جمع ہے شَدْفَاءُ کی یعنی فارسی کمان جو ٹیڑھی ہوتی ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا اکثر روایتوں میں عَنْ سُدُفٍ ہے سین مہملہ سے اور اس کا کچھ معنی نہیں)۔

شَدَقٌ۔ کلّہ کشادہ اور وسیع ہونا (اصل میں شِدْقٌ ہے گلپھڑے کے معنی ہیں)۔

تَشَدُّقٌ۔ زبان آوری، زور اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرنا۔

شِدْقَان۔ دونوں گلپھڑے اور وادی کے دونوں کنارے۔

اَشْدَق بڑا تقریر کرنے والا فصیح البیان، اس کا مؤنث شَدْقَاءُ ہے۔

يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتَتِمُهُ بِاَشْدَاقِهٖ۔ آنحضرتؐ منہ کے کناروں سے کلام شروع کرتے اور انہی پر ختم کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپ کا دہن مبارک کشادہ تھا اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے)۔

اَبْغَضُكُمْ اِلَيَّ الثَّرْثَارُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ مجھ کو تم لوگوں میں بہت ناپسند وہ ہیں جو بہت باتیں کرنے والے زبان دراز ہیں (بکی بن سونچے سمجھے جو چاہیں بک دیتے ہیں اپنا حلق تھکاتے ہیں دوسروں کا مغز پکاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا متشدقون سے ٹھٹا اور مسخری کرنے والے مراد ہیں)۔

حَمْرَاءُ الشِّدْقَيْنِ۔ دونوں سرخ گلپھڑے والی عورت (جس کے منہ میں دانت نہ رہا ہو یعنے بالکل بوڑھی تو دانتوں کی سفیدی جاکر گلپھڑوں کی لالی نمود

ہوتی ہے یہ حضرت عائشہ نے حضرت خدیجہ کی نسبت
بیان کیا اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ایک بڑھیا مرگئی
اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر یعنی جوان عورت آپ کو دی یہ
اپنی طرف اشارہ کیا۔ عورتوں میں یہ رشک اور غیرت
جبلی اور خلقی ہوتی ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے ان کو
جھڑکا نہیں۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ حضرت عائشہ کا
صغرسنی کا زمانہ تھا اس وقت کا ہے ایسے ہی حضرت عائشہ
کا غصہ آنحضرتؐ پر یہ بھی رشک میں داخل ہے جو
عورتوں کو معاف ہے ورنہ دوسروں کے لئے تو کبیرہ گناہ
ہے اسی لئے بعضوں نے کہا ہے اگر عورت غیرت اور رشک
کی وجہ سے اپنی سوکن کو تہمت لگاتے تو اس پر حد نہ
پڑے گی۔ ایک حدیث میں ہے رشک کرنے والی عورت
وادی کے اوپر کا حصہ نیچے کے حصے سے نہیں پہچانتی۔
یعنے رشک کے جوش میں اس کی عقل گم ہوجاتی ہے۔
جیسے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی باری
میں ایک دوسری بی بی نے آنحضرتؐ کے لئے کھانا بھیجا
انہوں نے وہ پیالہ کھانے کا اس آدمی کے ہاتھ سے
جو لایا تھا لیکر زمین پر پٹخ دیا پیالہ پھوٹ گیا اور کھانا
سب زمین پر گر گیا آنحضرتؐ نے وہ کھانا زمین سے
اٹھایا اور صحابہ سے فرمایا تمہاری ماں کو غیرت آگئی)۔

مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ أَشْدَقِكُمْ تم نے کس سے یہ حدیث سنی کہا ابن عباس سے، کہا تم سب میں بڑے کلے والے سے (یعنے بڑے مقرر اور فصیح الکلام سے)۔

فَلَوَى شِدْقَهُ۔ اپنے منہ کے کنارے کو موڑا۔ (شِدْق بہ فتحہ و کسرۂ شین دونوں طرح آیا ہے)۔

شَدْهٌ۔ توڑنا، دہشت دلانا۔

شُدَاهٌ۔ حیرت اور دہشت (جیسے شَدْهٌ اور شُدْهٌ اور شَدَهٌ ہے)۔

مَشَادِه۔ مشاغل۔

مَشْدُوهٌ۔ مشغول۔

شَدْوٌ۔ جانوروں کا چلانا ان کو گانا سنا کر یعنی حُدَاءٌ بہ ضمہ اور کسرۂ حاء۔

شَدَا۔ گایا۔

شَادِي۔ گانے والا۔

اَلشَّدَا۔ قوت کا باقی حصہ، کنارہ، گرمی، خارشت۔

شَدْوٌ۔ تھوڑا، قلیل۔

باب الشین مع الذال

شَذْبٌ۔ چھیلنا، کاٹنا، چھانٹنا۔

تَشْذِيبٌ۔ کاٹنا، ہانک دینا، درست کرنا، بانٹنا، پھاڑنا۔

شَاذِب۔ اپنے وطن سے جدا، ناامید، تنہا۔

شَذَبٌ۔ درخت کے ٹکڑے یا چھال، گھر کا سامان لکڑیاں۔

شَذِبٌ۔ کھلی رگوں والا۔

شَوْذَبٌ۔ لمبا، خوش خلق۔

أَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ۔ آنحضرتؐ لمبے تڑنگے سے کم تھے (قد و قامت میں، مطلب یہ ہے کہ آپ متوسط القامت تھے نہ بونے نہ تاڑ کی طرح لمبے اصل میں مُشَذَّب۔ وہ کھجور کا درخت جس کی ڈالیاں کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔

شَذَّ بِهِمْ عَنَّا تَخَرُّمُ الْآجَالِ۔ ان کو ہم سے میعادوں کے گذرنے نے جدا کر دیا۔ (یعنے ہر ایک کی زندگی کی جو میعاد مقرر تھی جب وہ گذر گئی تو ہم سے جدا ہو گئے)۔

شَذَّ۔ جماعت سے الگ ہو جانا، نکل جانا۔

شُذُوذٌ۔ نادر ہونا، اکیلا ہونا۔

شَاذٌّ۔ نادر، خلاف قیاس۔
تَشْذِیْذٌ اور اِشْذَاذٌ۔ الگ کر دینا، جماعت سے نکال دینا۔
ثُمَّ اُتْبِعَ شُذَّانُ الْقَوْمِ صَخْرًا مَّنْضُوْدًا پھر ان میں کے کچھ شاذ لوگ جو جماعت سے الگ ہوگئے تھے ان پر ٹھوس پتھر پیچھے لگے (وہ جہاں تھے وہیں مارے گئے)۔ شُذَّاذٌ جمع ہے شَاذٌّ کی جیسے شُبَّانٌ جمع ہے شَابٌّ کی اور شَوَاذٌّ بھی آئی ہے۔
لَا یَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً۔ وہ کسی شخص کو ان میں سے جو جتھے سے پھوٹ گیا ہوتا یا جدا ہوگیا ہوتا نہ چھوڑتا (سب کو مار ڈالا۔ بعضوں نے کہا شَاذَّة تو وہ جو ان کی جماعت میں تھا پھر الگ ہوگیا اور فَاذَّة وہ جو جماعت میں شریک ہی نہیں ہوا تھا لیکن اکا مل گیا۔ یہ مارنے والا شخص قُزْمَان تھا جو منافق تھا اپنی بہادری دکھانے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے لڑا۔ اخیر میں زخموں کی تاب نہ لاکر خودکشی کرلی)۔
مَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ۔ جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے (جو حق پر ہو) الگ ہوجائے وہ اکیلا رہ کر دوزخ میں گیا (اس کی سزا دوزخ ہے) سواد اعظم سے الگ ہوجانے پر (سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے جو حق پر ہو اگرچہ اس کی تعداد قلیل ہو۔ بعضوں نے کہا صحابہ کا گروہ مراد ہے)۔
اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الشَّاةِ یَاْخُذُ الشَّاذَّةَ الْقَاصِیَةَ النَّاحِیَةَ۔ شیطان آدمیوں کا بھیڑیا ہے بکریوں کے بھیڑیئے کی طرح وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو منڈے سے الگ ہوگئی ہو دور پڑگئی ہو، ایک کونے میں رہ گئی ہو۔ (اسی طرح شیطان بھی اس کو پھانس لیتا ہے جو خود رائی کرکے مسلمانوں کی بڑی جماعت یعنے صحابہ اور تابعین کے گروہ سے الگ ہوگیا ہو)۔
اَلشَّاذُّ عَنْكَ یَا عَلِیُّ فِی النَّارِ۔ اے علی جو تم کو چھوڑ کر الگ ہوجائے وہ دوزخ میں جائے گا۔ (یعنے جو دشمن اہل بیت ہو حضرت علی کو برا سمجھے ان کے گروہ سے الگ ہوکر خارجی یا ناصبی بن جائے)۔
وَاتْرُكِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْهُوْرٍ اس حدیث کو چھوڑ دے جو شاذ ہو مشہور نہ ہو۔
اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ كُلَّ شَاذٍّ عَنِ الطَّرِیْقِ مجھ کو حکم ہوا کہ میں ہر ایک شخص کو جو رستہ سے الگ ہوگیا ہو چھوڑ دوں۔
شَاذَرْوَان۔ وہ ٹکڑا دیوار کے پایہ کا جو عرض میں چھوڑ دیتے ہیں (اس کو تَازِیْر بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اِزار کی طرح دیوار کے چاروں طرف محیط ہوتا ہے)۔
شَذَرٌ۔ سونے کے ٹکڑے یا نگینے یا چھوٹے موتی (اس کی جمع شُذُوْرٌ ہے)۔
تَشَذُّرٌ۔ جنگ کے لئے تیار ہونا، جلدی کرنا، غصے ہونا، خوشی سے سر ہلانا، جھکنا، حرکت کرنا گھوڑے پر پیچھے سے سوار ہونا۔
اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَ مَذَرَ یا شِذَرَ مِذَرَ۔ حضرت عمر نے شرک کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (اسکے پرخچے اڑا دیئے توحید اور اسلام کا ڈنکا دنیا کے بڑے حصوں میں بجا دیا۔ سبحان اللہ جس نے اسلام اور مسلمانوں پر اتنا بڑا احسان کیا ہو اس کو کس منہ سے بعضے نادان احسان فراموش برا کہتے ہیں حق تعالے سے نہیں شرماتے)۔
اَرَی كَتِیْبَةً حَرْشَفٍ كَاَنَّهُمْ قَدْ تَشَذَّرُوْا لِلْحَمْلَةِ۔ میں پیدل فوج کو دیکھتا ہوں

گویا وہ حملہ کرنے کی تیاری کر چکے ہیں۔
بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ تَشَذَّرَ لِیْ بِہٖ۔ مجھ کو امیر المومنین کی طرف سے ایک اُڑتی اڑتی بات پہنچی ہے جس میں مجھ کو دھمکایا تھا۔ (ایک روایت میں تَشَزَّرَ ہے زای معجمہ سے، معنی یہ ہوگا جو غصہ کی نگاہ سے کہی گئی تھی۔ کہتے ہیں نَظْرٌ شَزْرٌ یعنے غصہ کی نگاہ، چشم نمائی)۔
شَذْفٌ۔ پہنچنا، حاصل کرنا۔
شَذَامٌ۔ نمک، بچھو یا زنبور کا ڈنک۔
شَیْذُمَان۔ بھیڑیا۔
شَیْذُمَانَۃ۔ جوان تیز رو اونٹنی۔
شَذْوٌ۔ ایذا دینا، تکلیف دینا، مُشک کی خوشبو لگانا۔
اِشْذَاءٌ۔ ایذا دینا، پھیر دینا، ہٹا دینا۔
شَذْوٌ۔ مُشک یا مُشک کی خوشبو۔
شَذَا۔ ایک درخت ہے، جس کی شاخوں سے مسواکیں بناتے ہیں، خارشت، نمک، ایذا، شر وغیرہ۔
اَوْصَیْتُھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ مِّنْ کَفِّ الْاَذٰی وَصَرْفِ الشَّذَا۔ میں نے ان باتوں کی ان کو وصیت کی جو اُن پر واجب تھیں یعنی ایذا دہی سے باز رہنا اور شر اور برائی کو پھیر دینا، ہٹا دینا۔

باب الشین مع الراء

شَرْبٌ۔ سمجھنا۔
شَرَبٌ پیاسا ہونا، سیراب ہونا۔
شَرِبَ بِہٖ۔ اس پر جھوٹ باندھا۔
شُرْبٌ۔ (بحرکات ثلثہ) پینا۔
تَشْرِیْبٌ۔ کھلا پلا دینا۔

مُشَارَبَۃٌ۔ ساتھ مل کر پینا۔
اِشْرَابٌ۔ پلانا، پیاسا ہونا، پینے کا وقت آنا۔
اَشْرَبَنِیْ مَالَمْ اَشْرَبْ۔ مجھ پر جھوٹ باندھا
اُشْرِبَ فُلَانٌ حُبَّ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کے دل میں فلاں کی محبت رچ گئی۔
اَبْیَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَۃً۔ آنحضرتؐ سفید رنگ سرخی آمیز تھے۔ (سفیدی میں سرخی ملی ہوئی)۔
وَقَدْ شُرِّبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ۔ کھیت میں آٹا پلا دیا گیا تھا یعنے غلہ تیار تھا، پختگی کے قریب تھا۔ (ایک روایت میں شَرِبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ ہے، معنی وہی ہیں)۔
لَقَدْ سَمِعْتُمُوْہُ وَاُشْرِبَتْہُ قُلُوْبُکُمْ (حضرت عائشہؓ نے تہمت کی حدیث میں فرمایا) تم لوگوں نے تو یہ بات سن لی اور تمہارے دلوں میں رچ گئی۔
وَاُشْرِبَ قَلْبُہُ الْاِشْفَاقَ۔ اسکے دل میں ڈر رچ گیا۔
اِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ۔ ایام تشریق کھانے اور پینے (اور جماع کرنے) کے دن ہیں (ان میں روزہ رکھنا حرام ہے)۔
مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ۔ جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اس کو آخرت میں شراب نہ ملے گی۔ (یعنے بہشت میں نہ جائے گا اور وہاں کی شراب سے محروم رہے گا، مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پئے وہ تو کافر ہے)۔
وَھُوَ فِیْ ھٰذَا الْبَیْتِ فِیْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ حمزہ اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب اُڑا رہے ہیں۔

اَلشَّرْبُ الْكِرَامُ۔ شراب پینے والے سخی اور کریم النفس۔

جُرْعَةُ شَرُوْبٍ اَنْفَعُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ۔ ایک گھونٹ پانی کا جس کو ضرورت کے وقت پیتے ہیں اس شربت سے بہتر ہے جو وبا لائے، ہلاک کرے۔ (یہ ایک مثل ہے)۔

اِذْهَبْ اِلٰى شَرَبَةٍ مِّنَ الشَّرَبَاتِ فَادْلُكْ رَأْسَكَ حَتّٰى تُنَقِّيَهُ۔ حوضوں میں سے کسی حوض پر جا اور وہاں اپنا سر مل کر صاف کر۔

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَلَ اِلَى الرَّبِيْعِ فَتَطَهَّرَ وَاَقْبَلَ اِلَى الشَّرَبَةِ۔ آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے تو پہلے نہر کی طرف مڑے (یعنی نالی کی طرف جو باغ میں ہوتی ہے) وہاں طہارت کی اور حوض کی طرف آئے۔

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرَبَةٌ وَّاحِدَةٌ پھر میں نے اوپر سے اس کو دیکھا گویا وہ پانی ہی پانی تھا جدھر سے چاہو پی لو (مطلب یہ کہ پانی اس میں بہت ہو گیا تھا۔ ایک روایت میں شَرْيَةٌ ہے یائے تحتانیہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَحَاطَ عَلٰى مَشْرَبَةٍ وہ شخص ملعون ہے ملعون ہے جو کسی گھاٹ کا پانی روکے (یعنے جہاں لوگ پانی پیتے ہوں ان کو نہ پینے دے)۔

كَانَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ۔ آپ اپنے ایک بالاخانے میں تھے۔

مَشْرُبَةٌ بہ فتحہ را اور بضمہ را، بمعنی غرفہ، بعضوں نے کہا بہ فتحہ را، مودی خانہ (یعنی جہاں اناج غلہ وغیرہ رہتا ہے)۔

اَنْ تُؤْتٰى مَشْرَبَتُهٗ۔ کوئی اس کے مودی خانہ پر آئے (اور قفل توڑ کر مال نکال لے) جانور کے تھن کو مودی خانہ سے تشبیہ دی اور اس میں جو دودھ ہوتا ہے اسکو مودی خانہ کے مال و اسباب غلہ وغیرہ سے)۔

فَيُنَادِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادٍ فَيَشْرَئِبُّوْنَ لِصَوْتِهٖ قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکاریگا لوگ اس کی آواز کی طرف سر اٹھائیں گے (اسکے دیکھنے کو کہ کون پکارتا ہے)۔

وَاشْرَاَبَّ النِّفَاقُ۔ اور نفاق بلند ہو جائیگا (خلوص مغلوب ہو جائے گا مخلص لوگ کم ہوں گے اور منافق بہت)۔

اِذَا وُضِعَ اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ يَشْرَبْهَا چوہے کا قاعدہ ہے اس کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھو تو نہیں پیتا (گائے بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ چوہا بنی اسرائیل کے ان لوگوں کی اولاد ہے جو مسخ ہو گئے تھے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ حرام تھا توراۃ شریف میں اس کی حرمت مذکور ہے)۔

وَيُشْرَبُ الْخَمْرُ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ شراب خوری کثرت سے ہوگی (خیر نصاریٰ کے نزدیک تو شراب حرام نہیں وہ اگر کثرت سے بھی پئیں تو کچھ تعجب نہیں پر تعجب تو یہ ہے کہ نصاریٰ شراب خوری کے برے نتائج سے واقف ہو کر اسکو چھوڑتے جاتے ہیں۔ حال کی جنگ میں روس کے بادشاہ نے اپنے تمام ممالک میں شراب بنانے اور پینے کی ممانعت کر دی اور کروڑوں روپے کے خسارے کا کچھ خیال نہ کیا۔ مگر مسلمان جن کے مذہب میں شراب قطعًا حرام ہے وہ اس کو کثرت سے پینے لگے ہیں خصوصًا امرا اور رؤسا اور نوابوں میں تو فیصدی پانچ مسلمان

بھی ایسے نہیں نکلتے جو شراب نہ پیتے ہوں لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ۔ ایک نصرانی مجھ سے کہنے لگا کہ تم جب میز پر کھاتے ہو تو شراب کا استعمال کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا شراب ہمارے دین میں بالکل حرام ہے خود قرآن شریف میں اسکی حرمت موجود ہے اس نے کہا واہ میں تو قسطنطنیہ اور مصر میں مدتوں رہا ہوں اور بہت سے مسلمان اُمرا کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا ہے وہ سب بلا نکیر شراب پیتے تھے تم غلط کہتے ہو اگر قرآن میں اسکی حرمت ہوتی تو وہ کیوں پیتے۔ اب میں کیا جواب دیتا غصہ پی کر خاموش ہو رہا۔ اسی طرح ایک ہندو مجھ سے کہنے لگا کہ اسلام میں بھی سوانگ بنانا شیر ریچھ بھیڑیئے بننا درست ہے دیکھو حیدرآباد مدراس بنگلور دکن کے اکثر شہروں میں مسلمان محرم میں شیر ریچھ بھیڑیئے بنتے ہیں اگر یہ امر ناجائز ہوتا تو اتنے بہت سے مسلمان اس کو کیوں کرتے۔ میں نے اس کو ہر چند سمجھایا کہ اسلام میں یہ سب امور منع اور حرام ہیں مگر اس کو یقین نہ آیا اس نے کہا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ اسلام میں تہذیب اور متانت کے خلاف کوئی کام نہیں محض غلط ہے مسلمان اور ہندو دونوں اِن امور میں یکساں ہیں اور کسی کو دوسرے پر کوئی تفوق نہیں۔ افسوس ان مسلمانوں نے اسلام کی عزت اور عظمت کھوا دی)۔

نَهٰى عَنِ الْجُلُوْسِ عَلٰى مَائِدَةٍ يُّشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔ آپ نے اس دسترخوان (یا میز) پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا جس پر شراب پی جائے۔ (یعنے دوسرے لوگ پئیں گو یہ خود نہ پیئے۔ کیونکہ شرابخوروں کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونا گویا ان کے فعل سے راضی ہونا ہے اور احتمال ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی یہ بھی

شراب پینا شروع کر دے)۔

بَابُ الشِّرْبِ بکسرۂ شین یعنے اس باب میں پانی پینے کے حقوق کا بیان ہے (اصل میں شِرْب پانی کے حصے کو کہتے ہیں)۔

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا۔ کچھ لوگ میری امت کے شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر اور کچھ رکھیں گے (جیسے عرقِ مفرّح، نبیذ مقوی، شراب الصالحین وغیرہ۔ تاڑی اور سیندھی اور جو شراب نشہ کرے اس کا قلیل کثیر ازروئے احادیث صحیحہ سب حرام ہے)۔

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔ کھڑے ہو کر پانی یا شربت یا دودھ پینے سے آپ نے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا بعضوں نے کہا آپ نے ہجوم کی وجہ سے ایسا کیا بیٹھنے کی جگہ نہ پائی بعضوں نے زمزم کے پانی کو اس ممانعت سے مستثنیٰ رکھا ہے)۔

لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا۔ غٹ غٹ کر کے پانی کو ایک ہی بار میں نہ پی جاؤ (بلکہ تھوڑا تھوڑا تین سانسوں میں پیو اور ہر بار سانس لینے میں برتن کو منہ سے الگ رکھو)۔

يُشْرِبُ الشَّعْرَ بِالْمَاءِ۔ بالوں کو پانی پلاتے (ان کو تر کرتے)۔

اُشْرِبَهَا۔ اس کی محبت اس کے دل میں رچ گئی۔

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا۔ آنحضرتؐ

نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں نے پیا آپ نے پھر فرمایا پیو۔ وہ کہتے ہیں میں برابر پیتا جاتا تھا اور آپ یہی فرماتے جاتے تھے اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو جگہ ہی نہیں ہے کہاں اتاروں ۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شکم سیر ہو کر کھانا یا پینا درست ہے اور دوسری حدیثوں میں جو شکم سیری کی مذمت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ شکم سیری کی عادت نہ کرے ورنہ عبادت میں سستی پیدا ہوگی اور صحت کو مضر ہے کم خواری کے برابر دنیا میں کوئی دوا نہیں ہے کم کھانے والا تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی صحت اچھی رہتی ہے اور مزاج خوش اور بشاش اور محنت اور کام کاج کے لئے چست اور چالاک رہتا ہے۔

مترجم کہتا ہے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ایک حکمت کا راز بتلائے دیتا ہوں اگر وہ اس پر چلیں گے تو حق تعالےٰ سے امید ہے کہ ہمیشہ صحیح اور سالم رہیں گے اور ان کے عمر و حیات میں برکت ہوگی وہ کیا ہے کم کھانا اور ہمیشہ جسمانی محنت کی عادت رکھنا اور سادی غذا کھانا یعنی روٹی ایک سالن یا خشکہ اور ایک سالن اگر شیریں غذا کو طبیعت چاہے تو اسی پر اکتفا کرو بعد غذا کے ترمیوں اور ترکاریوں میں سے بھی کچھ کھا لیا کرو اگر پلاؤ سامنے آئے تو صرف اسی کو کھاؤ (مگر یہ ہرگز نہ کرو کہ مختلف غذائیں مختلف مزاج کی کھاؤ یا سنگین اور ثقیل غذائیں کھا کر معدے کو ضعیف اور ناتواں کرلو اگر ایسا کروگے تو جوانی میں تو گزر ہو جائے گی لیکن بڑھاپے میں ایک پھلکہ بھی ہضم ہونا دشوار ہوگا کبھی کبھی چھاچ (مٹھا) ضرور پیا کرو اس سے معدے کو بیحد تقویت ہوتی ہے۔

نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ قَائِمًا قُلْتُ فَالْاَكْلُ قَالَ الْاَكْلُ اَشَدُّ آپ نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا میں نے کہا کھڑے کھڑے کھانا کیسا ہے۔ فرمایا کھانا تو اور زیادہ برا ہے۔

يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ (آواز آئے گی) اے بہشتیو! وہ سر اٹھا کر اوپر دیکھیں گے (کہ کون پکارتا ہے)۔

مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا۔ جو شخص اس میں سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهٗ شِرْبٌ مَّعَ الْقَوْمِ فِيْ قَنَاتِهِمْ۔ ایک شخص کا لوگوں کے ساتھ قناۃ میں پانی کا حصہ ہو (قناۃ وہ کنوئیں جو ایک کے بعد ایک اس طرح کھودتے ہیں کہ پانی اوپر آجائے اور زمین پر بہنے لگے)۔

شَارِبٌ۔ مونچھ (اسکی جمع شَوَارِبُ ہے)۔

اَعْفُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ۔ داڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھوں کو (مونڈو یا خوب کترو) میٹ دو۔

اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ يَشْرَبُ الْمَاءَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ قَائِمًا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الْحُسَيْنِ وَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ رَاَيْتُ جَدَّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعَ هٰكَذَا۔ امیر المومنین (علی بن ابی طالب) کھڑے کھڑے پانی پیتے تھے اور ایک بار آپ نے وضو کیا پھر وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے کھڑے پیا اسکے بعد امام حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا بیٹا میں نے تمہارے نانا کو جو اللہ کے رسول تھے ایسا ہی کرتے دیکھا۔

كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَا وَاَبِيْ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ مِّنْ خَزَفٍ فِيْهِ مَاءٌ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ نَاوَلَنِيْهِ فَشَرِبْتُ مِنْهُ وَاَنَا قَائِمٌ۔ (عمرو بن ابی المقدام نے کہا) میں امام محمد باقر

کے پاس تھا میرے والد بھی تھے اتنے میں ایک مٹی کا پیالہ لایا گیا جس میں پانی تھا آپ نے کھڑے کھڑے اس میں سے پیا پھر وہ پیالہ مجھ کو دیا میں نے بھی کھڑے کھڑے پیا۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ الشُّرْبُ قَائِمًا اَقْوٰی لَکَ وَاَصَحُّ۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کھڑے کھڑے پینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور صحت کی ترقی ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ دن کے وقت سے خاص ہے اور ممانعت کی حدیث رات کے وقت سے اور دلیل اس کی یہ روایت ہے:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِیَامٍ بِاللَّیْلِ یُوْرِثُ الْمَاءَ الْاَصْفَرَ۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا رات کو کھڑے ہوکر پانی پینا پیٹ میں (زرد) پانی پیدا کرتا ہے۔

مَشْرَبَۃُ اُمِّ اِبْرَاهِیْمَ۔ حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں کا غرفہ (یعنے جہاں وہ پیدا ہوئے تھے۔ ان کی ماں ماریہ قبطیہ تھیں)۔

اِشْرَابٌ۔ ایک رنگ کا دوسرے رنگ میں ملانا (اُشْرِبَ) ایک رنگ دوسرے رنگ کو پلایا گیا۔

شَرَابِیْ۔ شربت فروش۔

شَرْبَۃٌ۔ ایک گھونٹ۔

شُرَبَۃٌ۔ بڑا پینے والا جیسے شَرَّابٌ ہے، شَرُوْبٌ اور شِرِّیْبٌ۔

شَرَجٌ۔ جھوٹ بولنا، اکٹھا کرنا، ملانا، شریک کرنا۔

تَشْرِیْجٌ۔ دور دور ٹانکے لگا کر سینا۔

مُشَارَجَۃٌ۔ مشابہت۔

تَشَارُج۔ تشابہ۔

شَرَجٌ۔ فرقہ، گروہ اور دُبر اور اُنثیین کے درمیان کا مقام۔

فَتَنَحَّی السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَہٗ فِیْ شَرْجَۃٍ مِّنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ۔ پھر ابر ہٹ گیا اور اپنا پانی ایک نالے میں چھوڑ دیا ان نالیوں میں سے (شِرَاج جمع ہے شَرْجَۃ کی، پانی کی وہ نالی جو کالے پتھریلے میدان سے آتی ہے نرم زمین کی طرف)۔

خَاصَمَ رَجُلًا فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّۃِ حضرت زبیرؓ نے ایک شخص سے حرّہ کی نالی میں جھگڑا کیا (حرّہ وہ کالی پتھریلی زمین جو مدینہ کے پاس ہے۔ یہ شخص حاطب بن ابی بلتعہ تھا یا ثعلبہ بن حاطب یہ انصاری تھا صحابہ میں سے نہ کہ منافق مگر غصے میں جہالت کی راہ سے اس کے منہ سے ایک بے ادبی کا کلمہ نکل گیا کہ آپ نے اس فیصلہ میں زبیر کی رعایت کی چونکہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے)۔

فِیْ شُرَیْجٍ مِّنَ الْحَرَّۃِ۔ حرّہ کی ایک چھوٹی نالی میں۔

اِنَّ اَهْلَ الْمَدِیْنَۃِ اقْتَتَلُوْا وَمَوَالِیْ مُعَاوِیَۃَ عَلٰی شَرْجٍ مِّنْ شِرَاجِ الْحَرَّۃِ مدینہ والوں اور معاویہ کے غلاموں میں حرّہ کی ایک نالی پر لڑائی ہوگئی۔

شَرْجُ الْعَجُوْزِ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے قریب ہے۔

فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ شَرْجَیْنِ یَعْنِیْ نِصْفَیْنِ نِصْفٌ صِیَامٌ وَنِصْفٌ مَفَاطِیْرُ آخر آنحضرتؐ نے ہم کو روزہ افطار کر ڈالنے کا حکم دیا اب لوگوں کے دو حصے ہوگئے آدھے تو روزہ دار تھے اور آدھے بے روزہ۔

فَلَا رَأْیُهُمْ رَأْیِیْ وَلَا شَرْجُهُمْ شَرْجِیْ نہ ان کی رائے وہ تھی جو میری رائے تھی نہ ان کی

طبیعت اور وضع اور شکل وہ تھی جو میری تھی ۔

وَكَانَ نِسْوَةٌ يَأْتِينَهَا مُشَارِجَاتٍ لَّهَا کچھ عورتیں جو اس کی ہم سن اور ہم عمر تھیں اسکے پاس آیا کرتیں (عرب لوگ کہتے ہیں هٰذَا شَرْجُ هٰذَا یا شَرِيجُهُ یا مُشَارِجُهُ یعنے یہ اس کا جوڑ ہے سن اور عمر میں یا اس کی شکل میں) ۔

أَنَا شَرِيجُ الْحَجَّاجِ ۔ میں حجاج بن یوسف کا ہم عمر ہوں۔

فَأَدْخَلْتُ ثِيَابَ صَوْنِي الْعَيْبَةَ فَأَشْرَجْتُهَا میں نے اپنے تھیلے کے کپڑے ایک گٹھڑی میں ڈالے اس کو تسموں سے باندھا۔

يَغْسِلُ مَا ظَهَرَ عَلَى الشَّرَجِ ۔ جو نجاست گانڈ کے حلقہ پر ظاہر ہو (اوپر آجائے) اس کو دھوئے۔

شَرِيجَةٌ ۔ بٹی جو کھجور کے پتوں وغیرہ سے بناتے ہیں اس میں میوے جیسے خربزے وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں اسکی جمع شَرَائِجُ آئی ہے۔

فَجَعَلَا عَلَيْهِ عَتَبًا وَشَرِيجًا ۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کعبے کے دروازے پر سائبان اور شریج بنایا (شریج وہ چھتہ جو سرکیاں ملا کر دوکانوں پر ڈالا جاتا ہے) ۔

شَيْرَج ۔ تلی کا تیل ۔

شَرْجَبٌ ۔ لمبی ذات والا گھوڑا ۔

فَعَارَضَنَا رَجُلٌ شَرْجَبٌ ۔ ہمارے سامنے ایک لمبا تڑنگا شخص آیا۔

شُرْجُبَانٌ ۔ بیگن کی طرح ایک درخت ہے اس سے چمڑے کی دباغت کرتے ہیں۔

شَرْحٌ ۔ کھولنا، بیان کرنا، تفسیر کرنا، کاٹنا، سمجھنا، چت لٹا کر جماع کرنا، ازالہ بکارت کرنا، خوش ہونا، اعتقاد رکھنا۔

تَشْرِيحٌ ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، میت کے اعضاء کاٹنا اندرونی ترکیب معلوم کرنے کے لئے ۔

اِنْشِرَاحٌ ۔ کشادہ ہونا، خوشی سے کوئی بات قبول کرنا۔

شَرْحَةٌ ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا ۔

شُرَيْحُ الْمَرْأَةِ یا مَشْرَحُ الْمَرْأَةِ ۔ عورت کی فرج ۔

كَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا ۔ قریش کے اس قبیلے کے لوگ عورتوں کو چت لٹا کر ان سے جماع کرتے ہیں۔

أَكَانَ الْأَنْبِيَاءُ يَشْرَحُونَ إِلَى الدُّنْيَا وَالنِّسَاءِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ لِلّٰهِ تَرَائِكَ فِي خَلْقِهِ ۔ عطاء نے امام حسن بصریؒ سے پوچھا کیا پیغمبروں کو بھی دنیا اور عورتوں سے دلچسپی ہوتی ہے انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں چند باتیں چھوڑ دی ہیں (گو وہ کتنا ہی بلند مرتبہ رکھتے ہوں مگر بشریت کی بعضی باتیں جیسے آرزو، غفلت وغیرہ ان میں بھی ہوتی ہیں)۔

شَرْخٌ ۔ بچہ جو جوانی کے قریب ہو لیکن جوان نہ ہوا ہو اور مصدر بھی ہے یعنے بچے کا اس عمر کو پہنچنا یا جوانی کو پہنچنا۔

شُرُوخٌ ۔ لکڑی سے مارنا ۔

اُقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ ۔ مشرکوں میں جو عمر والے ہوں ان کو تو مار ڈالو (کیونکہ ان کی راہ پر آنے کی امید نہیں ان کے دلوں میں شرک جم گئی ہے) اور بچوں کو جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں زندہ رکھو (ان کی ہدایت کی امید ہے) نہایہ میں ہے کہ عمر والوں سے بہت بوڑھے مراد نہیں ہیں اور بعضوں نے کہا بوڑھے ہی مراد ہیں کیونکہ

کاج اور خدمت کے لائق ہی نہیں ہوتے اسلئے ان کا مار ڈالنا بہتر ہے جس کم جہاں پاک اور شرخ سے مراد نوجوان اور قوی بچے ہیں ان سے کام کاج لیا جا سکتا ہے)۔

شَرْخُ الشَّبَابِ۔ جوانی کا شروع اس کی تازگی بہار، اور اس کا اطلاق ایک اور دو اور جمع سب پر ہوتا ہے (بعضوں نے کہا وہ شارخ کی جمع ہے جیسے شَرْبٌ شَارِبٌ کی)۔

لَعَلَّكَ تَرْجِعُ بَيْنَ شَرْخَيِ الرَّحْلِ۔ عبداللہ بن رواحہ نے غزوہ موتہ میں اپنے بھتیجے سے کہا شاید تو زین کے دونوں کونوں کے بیچ میں بیٹھ کر مدینہ کو لوٹے گا یعنی میں تو لوٹتا معلوم نہیں ہوتا تو اکیلا آرام سے کاٹھی پر بیٹھ کر جائیو ایسا ہی ہوا عبداللہ بن رواحہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے، رضی اللہ عنہ)۔

جَاءَ وَهُوَ بَيْنَ الشَّرْخَيْنِ۔ وہ پالان کے دونوں کونوں کے درمیان (اونٹ پر بیٹھا ہوا) آیا۔

لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرْخٍ۔ ان کے کچھ جانور شبکہ شرخ میں ہیں (یہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)

شَرْدٌ۔ بارش کا وہ پانی جس کو ہوا مکان کے اندر لے جائے۔

شُرُودٌ اور شُرَادٌ اور شِرَادٌ۔ بھاگ جانا، دینا۔

تَشْرِيدٌ۔ ہانک دینا، چلا دینا، جماؤ توڑ دینا، مشتہر کر دینا، کسی کے عیب سنانا۔

إِشْرَادٌ۔ طرید اور نکالا ہوا بنانا۔

شَارِدٌ۔ بھاگ جانے والا اس کی جمع شَرَدٌ ہے خَادِمٌ کی جمع خَدَمٌ ہے۔

عَيْنُهَا شَارِدَةٌ۔ اس عورت کی آنکھ خاوند کے اور دوسرے پر لگی ہے۔

شَوَارِدُ اللُّغَةِ۔ زبان کے غریب اور نادر الفاظ۔

لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ أَجْمَعُونَ أَكْتَعُونَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللهِ۔ تم سب (مسلمان جو کلمہ گو ہیں گو کتنے ہی گنہگار ہوں) بہشت میں جاؤ گے سب کے سب جاؤ گے پر وہ شخص نہیں جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر ہو گیا مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو گیا۔ یہ شَرَدَ الْبَعِيرُ سے ماخوذ ہے یعنے اونٹ بھاگ نکلا (دوسرے اونٹوں سے الگ ہو گیا)۔

مَا فَعَلَ شِرَادُكَ۔ تیرے بھاگنے کا کیا قصہ ہے یا تیرا بھاگا ہوا اب کیسا ہے یہ آنحضرتؐ نے خوات ابن جبیر انصاری سے فرمایا۔ ہوا یہ تھا کہ عکاظ کے بازار میں ایک عورت گھی کی دو مشکیں لئے ہوئے آئی خوات اس کو اپنے مکان میں لے گئے اور ایک مشک کھولکر اس کا گھی چکھا اور عورت کے ہاتھ میں دے دی پھر دوسری مشک کھولکر اس کا گھی چکھا اور عورت کے دوسرے ہاتھ میں دے دی وہ بے چاری دونوں ہاتھوں سے دونوں مشکوں کے منہ اس ڈر سے تھامے رہی کہ کہیں گھی بہہ نہ جائے۔ خوات نے ایسی حالت میں اس سے جماع کیا پھر وہاں سے بھاگ نکلے ایسا نہ ہو کوئی پیچھا کرے۔ اس روز سے عرب میں یہ مثل ہو گئی ہے.........

......أَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْيَيْنِ یعنے وہ گھی کی دو مشکوں والی سے بھی زیادہ مشغول ہے۔ (جوہری نے ایسا ہی کہا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ غلط ہے اور اس کا قصہ خود خوات سے یوں منقول ہے کہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ مر الظہران میں اترا اور اپنے ڈیرے سے باہر نکلا۔ میں نے دیکھا کچھ عورتیں آپس میں باتیں کر رہی ہیں وہ مجھ کو بھلی لگیں۔ میں نے اپنی گٹھری سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکالا اور ان کے پاس جا بیٹھا اتنے میں آنحضرتؐ ادھر سے گذرے۔ میں ڈر گیا اور

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ نکلا ہے میں اس کو قید کرنے کی فکر میں ہوں۔ آپؐ یہ سن کر آگے بڑھ گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا آپ نے اپنی چادر مجھ پر ڈال دی اور اراک کی جھاڑی میں چلے گئے حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا پھر تشریف لائے اور فرمایا ابوعبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے پھر ہم سب لوگوں نے وہاں سے کوچ کیا جب آپ مجھ سے ملتے تو یہی فرماتے السلام علیکم اباعبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے یہاں تک کہ میں جلدی جلدی مدینہ میں آگیا اور مسجد نبوی سے الگ رہا اسی طرح آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھنے سے بھی جب ایک مدت اسی طرح گذری تو میں اس وقت کو تاک کر جب مسجد خالی ہوتی تھی (کوئی نمازی اس میں نہ تھا) مسجد میں گیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں آنحضرتؐ بھی اپنے کسی حجرے سے برآمد ہوئے اور مسجد میں آن کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھیں اور میں نے اپنی نماز لمبی کر دی اس امید سے کہ آنحضرتؐ تشریف لے جائیں اور مجھ کو چھوڑ دیں۔ آخر آپ نے فرمایا ابوعبداللہ تو جتنا چاہے اپنی نماز کو لمبا کر میں تو یہاں سے اس وقت تک اٹھنے والا نہیں جب تک تو نماز سے فارغ نہ ہو اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا میں آنحضرتؐ سے اپنی خطا کی معذرت کروں گا اور آپ کا دل صاف کردونگا۔ میں نماز سے فارغ ہوا آپ نے فرمایا السلام علیکم ابوعبداللہ اب تمہارے بھاگے ہوئے اونٹ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جب سے میں اسلام لایا اس وقت سے وہ اونٹ نہیں بھاگا۔ آپ نے دوبار یا تین بار فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اور اسکے بعد آپؐ نے یہ کلمہ فرمانا چھوڑ دیا پھر نہیں فرمایا (سبحان اللہ آنحضرتؐ کے اخلاق کریمانہ اور اشفاق پدرانہ جو صحابہ پر تھے ان کا کیا کہنا مطلب آپ کا یہ تھا کہ خواتت آیندہ سے ایسا

کام نہ کریں اور کسی غیر عورت پر نظر نہ ڈالیں۔

اَضْبَطُ لِلشَّوَارِدِ۔ نادرا اور غریب لفظوں کو جمع کرنے والی لغت کی کتاب۔

اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَ مَذَرَ حضرت عمرؓ نے شرک کے پرخچے اڑا کر اس کو بھگا دیا۔

لَوْلَا اَنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِيْ عَنِ اللّٰهِ اَنَّكَ سَخِيٌّ لَشَرَّدْتُ بِكَ وَجَعَلْتُكَ حَدِيْثًا عَلٰى مَنْ خَلْفَكَ ۔ اگر جبریل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سخی ہے (لوگوں سے سلوک کرتا ہے) تو میں تیرے ساتھ تشرید کرتا (یعنی ایسی سزا دیتا کہ) جو لوگ تیرے پیچھے ہیں ان تک خبر جاتی (وہ ہمیشہ اس کا ذکر کرتے رہتے)۔

فَشَرِّدْ بِهِمْ۔ ان کے ساتھ ایسا کر کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے یا ان کے پیچھے والے ان کی خراب حالت سنیں اور اس کا تذکرہ کریں۔

شَرٌّ۔ دھوپ میں سکھانا، عیب کرنا، حقیر جاننا۔

شَرٌّ اور شَرَرٌ اور شَرَارَةٌ۔ برا کام کرنا، بد ہونا، قطرہ قطرہ ٹپکنا۔

تَشْرِيَةٌ اور اِشْرَارٌ۔ دھوپ میں سکھانا، مشہور کرنا۔

مُشَارَّةٌ۔ جھگڑا۔

تَشَارٌّ۔ خصومت، جھگڑا کرنا۔

شَرَارٌ۔ آگ کی چنگاریاں جو ہوا میں اڑتی ہیں۔

شَرٌّ۔ برا کام جو تمام قسم کی برائیوں کو شامل ہے خَيْرٌ اس کی ضد ہے یعنے بھلائی اور شَرٌّ برے شخص کو بھی کہیں گے اور کبھی لڑائی کے معنی میں بھی آتا ہے اس کا مؤنث شَرَّةٌ اور شُرّٰی ہے اور جمع اَشْرَارٌ اور اَشِرَّاءُ اور شِرَارٌ ہے۔

شُرٌّ جو امر ناپسند اور مکروہ طبع ہو۔

شَرِیْرٌ۔ جو شر کرے اور سمندر کا کنارہ اور ایک درخت ہے دریائی۔

اَلْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ بھلائی سب تیرے ہاتھوں میں ہے (جب تک تو نہ چاہے ہم کوئی بھلائی نہیں کر سکتے) اور برائی تیری طرف نسبت نہیں دی جاتی (بلکہ برائی ہماری صفت ہے اور وہ ہماری طرف منسوب ہوتی ہے گو بھلائی اور برائی سب کا پیدا کرنے والا تو ہی ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ برائی سے تیرا قرب حاصل نہیں ہوتا اور نہ تیری رضامندی برائی سے ہوتی ہے یا برائی تجھ تک نہیں چڑھتی بلکہ زمین ہی میں رہ جاتی ہے اور نیک اعمال اور افعال تجھ تک چڑھ جاتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ اس حدیث میں ادب کی تعلیم ہے بندوں کو کہ جو برائی ان سے سرزد ہو اس کی نسبت اپنی طرف کریں اور نیکی اور بھلائی ہو تو پروردگار کی طرف مضاف کریں گو دونوں باتیں اسی کی قدرت اور ارادے سے ہوتی ہیں بندگی کا ادب یہ ہے کہ ہر قصور کو اپنا قصور کہیں اور ہر خوبی کو مالک کی طرف نسبت دیں جیسے دیکھو پروردگار سے یوں دعا کرتے ہیں یَا رَبَّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان زمین کے مالک مگر یوں کہنا درست نہیں یَا رَبَّ الْکِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ یعنے کتے اور سوروں کے مالک حالانکہ کتے اور سوروں کا بھی وہی خالق اور پالنے والا ہے اسی نے پیدا کیا ہے مگر ایسا کہنا ادب کے خلاف ہے اور جو کوئی ایسا کہے اس پر کفر کا خوف ہے)

وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلٰثَةِ۔ زنا کا بچہ تینوں میں بدتر ہے (یعنے زانی اور زانیہ سے بھی برا ہے۔ کیونکہ زانی اور زانیہ کا نطفہ تو پاک تھا صرف ان سے ایک حرام کام سرزد ہوا جس کی سزا بھی یا تو دنیا میں مل جاتی ہے یا توبہ سے وہ معاف ہو جاتا ہے برخلاف زنا کے بچے یعنے ولد الحرام کے اس کا تو نطفہ ہی ناپاک ہے اور اصل ہی اس کی خبیث ہے)۔

وَلَدُ الزِّنَا خَیْرُ الثَّلٰثَةِ (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) زنا کا بچہ تینوں میں بہتر ہے (کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں جو کچھ گناہ تھا وہ اس کے ماں باپ نے کیا)۔

لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ عَامٌ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِّنْهُ۔ جو سال تم پر آتا ہے تو یہ سمجھ رکھو اس کے بعد کا سال اس سے بھی برا ہوگا (بوجہ قرب قیامت اور بُعد زمانہ نبوت کے۔ کسی نے امام حسن بصریؒ سے کہا یہ کیونکر صحیح ہوگا اس لئے کہ عمر بن عبد العزیز جو خلیفہ عادل اور متبع شرع تھے ان کا زمانہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور کے بعد ہوا انہوں نے کہا کبھی کبھی بندوں کو راحت دینا بھی ضروری ہے تو حجاج کے زمانہ میں لوگ تکلیف اور مصیبت میں گرفتار تھے۔ عمر بن عبد العزیزؒ کے زمانہ میں ان کو ذرا آرام دیا گیا۔ امام حسن بصریؒ کا مطلب یہ ہو کہ اس حدیث میں جو قاعدہ مذکور ہے وہ کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثریہ ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو آرام پہنچانے کے لئے بعد کا زمانہ اگلے سے اچھا کر دیتا ہے۔ اب کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسٰی کے زمانہ میں تو دنیا عدل اور انصاف سے بھر جائے گی حالانکہ ان کا زمانہ بہت بعد کا ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسٰی دنیا کے بادشاہوں اور اُمرا میں نہیں ہیں اور یہاں مُراد دنیاوی شاہوں اور امرا کا زمانہ ہے)۔

مُترجم کہتا ہے جب بھی اشکال رفع نہ ہوگا کیونکہ تاریخ کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے دنیاوی بادشاہ جو بعد کے زمانہ میں آئے اگلے

بادشاہوں اور امراسے بہتر ہوئے اور ان کا زمانہ بہ نسبت اگلے زمانہ کے بہتر سمجھا گیا۔ دور کیوں جاتے ہو اورنگ زیب عالمگیر کا زمانہ بہ نسبت اکبری زمانہ کے بہت بہتر تھا تو عمدہ توجیہہ یہ ہے کہ حدیث میں برائی اور بھلائی سے صرف زمانہ کی برائی اور بھلائی مراد ہے نہ کہ زمانہ والوں کی اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ عہد نبوی سے قریب ہے وہ اس سے بہتر ہے جو عہد نبوی سے بعید اور قیامت سے قریب ہے اس صورت میں کوئی اشکال باقی نہ رہے گا علاوہ اس کے حجاج کے زمانہ میں جتنے صحابہ موجود تھے عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں نہ تھے تو مجموع افراد کے لحاظ سے وہ زمانہ بہتر ہوا۔

اِنْ کَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مِنَ الشَّرِّ مَا بَیْنَهُمَا۔ مروان نے حضرت عائشہ سے کہا اگر تم اس حدیث کے سننے سے ناراض ہوتی ہو تو تم کو وہ برائی کافی ہے جو ان دونوں حدیثوں میں اختلاف سے پیدا ہوئی ہے یا اگر تم یہ کہتی ہو کہ فاطمہ بنت قیس کو آنحضرتؐ نے اپنے خاوند کے مکان سے نقل مکان کی جو اجازت دی تھی یہ اس شر کی وجہ سے تھی جو اُن کے اور اُن کے خاوند کے درمیان تھا تو یہاں بھی وہی علت موجود ہے (ہوا یہ تھا کہ مروان کی بھتیجی یعنی عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو ان کے خاوند نے تین طلاق دے دیئے تھے تو عبدالرحمان اس کو خاوند کے گھر سے نکال لائے۔ حضرت عائشہ نے یہ حال سنکر کہا کہ اس نے برا کیا تب مروان نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پیش کی کہ آنحضرتؐ نے اس کو نقل مکان کی اجازت دی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ فاطمہ ایک ناآباد خوفناک جگہ میں رہتی تھی اسلئے آنحضرتؐ نے اس کو وہاں سے چلے آنے اور عبداللہ بن اُم مکتوم کے گھر میں عدت کرنے کی اجازت دی تھی)۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ تُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَتُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰی۔ سب سے بدتر کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس کے کھانے کے لئے مالدار لوگ تو بلائے جاتے ہیں اور غریب مسکین چھوڑ دیئے جاتے ہیں (ان کو کوئی نہیں کھلاتا) اور جس نے ولیمہ کی دعوت کو رد کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی (ولیمہ کی دعوت قبول کرنا سنت مؤکدہ اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے بشرطیکہ وہاں کوئی حرام کام کا ارتکاب نہ ہوتا ہو اگر ایسے کام وہاں دیکھے تو لوٹ کر چلا آئے اور کھانا نہ کھائے اسی طرح اگر یہ دیکھے کہ فقیر اور محتاج لوگ دھکے دے دیکر وہاں سے نکالے جاتے ہیں اور امیر اور مالدار لوگ بٹھائے جاتے ہیں تب بھی نہ کھانا بہتر ہے گو وہاں جانا اور حاضر ہونا ضروری ہے)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِیْكِ۔ اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تیرے (یعنے زمین کے) شر اور اسکے شر سے جو تجھ میں ہے (موذی جانور اور زہریلے نباتات اور حیوانات اور جنات وغیرہ)۔

—— مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ۔ ان باتوں کی برائی سے جن کو میں نہیں جانتا (یعنے جو آئندہ بُری باتیں مجھ سے سرزد ہوں جن کا علم مجھ کو اس وقت نہیں)۔

وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ۔ عرب کی خرابی ہے اس برائی سے جو نزدیک آن پہنچی (مراد واقعہ شہادت حضرت عثمانؓ اور جنگ معاویہ اور علیؓ اور شہادت امام حسینؓ اور واقعہ حرہ اور خرابی مدینہ ہے یا حکومت بنی امیہ یا فتنہ تاتار جس سے خلافت دنیا سے اٹھ گئی)۔

فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ ۔ یہ لوگ تمام مخلوقات ہیں
ریں (جن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک
ص مرجاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنالتے ہیں یا قبر کو
جدہ گاہ مقرر کر لیتے ہیں وہاں جاکر رکوع یا سجدہ کرتے
اس میں مورتیں رکھتے ہیں اگلے بزرگوں اور
لوگوں کی کیونکہ یہ فعل شرک کا ذریعہ ہوگیا۔ اگلے
ں نے تو صرف رغبت دلانے اور عبرت اور نصیحت
لئے یہ مورتیں وہاں رکھی تھیں پچھلے بے وقوفوں نے
کی عبادت اور پرستش شروع کردی)۔
اِنَّ لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ شِرَّةً ثُمَّ لِلنَّاسِ
عَنْهُ فَتْرَةً ۔ اس قرآن کے پڑھنے سے لوگوں کو
پیدا ہوگی اور اس کی رغبت پھر ایک زمانہ ایسا
گا کہ لوگوں کو اس سے سستی اور کاہلی ہوگی۔
کا پڑھنا چھوڑ دیں گے اس پر عمل کرنا موقوف
گے جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر نام کے مسلمانوں
ہے صدرا اور شمس بازغہ اور قاضی اور حمداللہ
رغبت اور خوشی اور نشاط سے پڑھتے ہیں۔ اور
شریف کا ایک بار بھی من اولہ الیٰ آخرہ تفسیر
کے ساتھ پڑھنا اور اس میں غور کرنا نصیب
ہوتا)۔
لِكُلِّ عَابِدٍ شِرَّةٌ ۔ ہر عبادت کرنے والے کو
کی حرص ہوتی ہے (اس میں اس کو مزہ آتا ہے)۔
اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً
صَاحِبُهَا سَدَّدَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ
فَلَا تَعُدُّوْهُ ۔ ہر چیز میں حرص ہوتی ہے
اور ہر افراط کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے
میں شوراشوری یا بایں بے نمکی) دیکھو اگر نیک
والا* میانہ روی اختیار کرے موقع موقع پر عبادت
اور اپنی تئیں آرام بھی دے اہل وعیال اور ماں

باپ عزیز و اقارب کے حقوق بھی ادا کرے) تب تو اس
سے امید رکھو کہ وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے اور اپنی مُراد
پر فائز ہوگا اور اگر عبادت اور نیکی میں اس قدر افراط اور
غلو کرے کہ لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگیں سب
لوگوں میں اس کا شہرہ ہوجائے کہ بڑا عابد اور زاہد اور
خدا پرست ہے یا بڑا درویش کامل ہے یا بڑا عالم اور
فاضل ہے تب اس کو اچھے لوگوں میں مت شمار کرو (کیونکہ
اکثر ایسے افراط اور غلو کرنے والے ریاکار اور مکار ہوتے
ہیں ان کی غرض شہرت اور ناموری ہوتی ہے دوسرے
وہ ایک کام میں غلو کرکے دوسرے نیک کاموں سے
باز رہتے ہیں بال بچے بھوکے مرتے ہیں لیکن میاں رات
دن نماز اور عبادت میں مصروف ہیں یہ طریقہ بالکل خلاف
سنت اور آدمی کو اخیر میں تباہ کرنے والا ہے۔ عمدہ رستہ
وہی میانہ روی ہے نماز بھی پڑھے اور روٹی بھی کمائے،
رات کو جاگے بھی اور سوئے بھی، تلاوتِ قرآن اور
حدیث بھی کرے اور لوگوں اور جورو بچوں سے باتیں بھی
کرے، روزہ بھی رکھے اور افطار بھی کرے بہرحال ہر وقت
اور ہر کام میں اتباع سنت ملحوظ رکھے)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ان جاہل درویشوں
کی مٹی پلید ہوتی ہے جو رات اور دن عبادت اور مراقبہ میں
مصروف رہنا اور سخت سخت ریاضات کرنا ضروری جانتے
ہیں ایسی درویشی ہمارے دین میں نہیں ہے اور نہ ہمارے
پیغمبرؐ نے ہم کو یہ سکھلائی ہے۔ ہمارے پیغمبرؐ کا تو طریق یہ
تھا کہ ایک ہاتھ میں دین دوسرے ہاتھ میں دنیا، دونوں
کو سنبھالنا اور درست رکھنا وہی طریق ہم کو اور سب
سچے مسلمانوں کو پسند ہے اللہ اسی پر قائم رکھے اور
خلافِ سنت درویشی سے علیحدہ رکھے۔

لَا تُشَارِ اَخَاكَ ۔ اپنے بھائی سے بُرائی مت کر
(پھر وہ بھی تیرے ساتھ برائی کرے گا)۔

* اعتدال کے ساتھ نیک کام کرے (نہ افراط نہ تفریط)۔

مَا فَعَلَ الَّذِیْ کَانَتِ امْرَاَتُہٗ تُشَارُّہٗ وَ تُمَارُّہٗ ۔ اس شخص کا کیا حال ہے جس کی عورت اس سے برائی کرتی تھی اس سے لڑتی جھگڑتی تھی۔

لَہَا لِظَّۃٌ تَشْتَرُّ اس کا پیٹ کھانے سے بھرا ہوا ہے وہ جُگالی کر رہی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِشْتَرَّ الْبَعِیْرُ یا اِجْتَرَّ جب وہ جگالی کرے یعنے پیٹ کا کھانا پھر منہ میں لاکر اس کو چبائے۔

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ ۔ آدمی کو یہ بُرائی کافی ہے کہ لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں خواہ دین میں یا دنیا میں مگر جس کو اللہ تعالےٰ بچائے رکھے (مطلب یہ ہے کہ جہاں آدمی کی شہرت ہوئی اور لوگوں کو اس سے اعتقاد پیدا ہوا اسکی تعظیم تکریم کرنے لگے اسکے ہاتھ پاؤں چومنے لگے بس وہ آفت میں پڑ گیا اب ضرور اسکے دل میں ریاست اور جاہ کی خواہش پیدا ہوگی اور اس کو یہ بھلا لگے گا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں، اسکے ہاتھ پاؤں چُومیں اس کو اپنا پیشوا اور مقتدیٰ جانیں مگر شاذ و نادر اللہ کے بندے ایسی حالت میں محفوظ رہتے ہیں وہ صدیق ہیں جن پر شیطان کا مکر اور فریب اثر نہیں کرتا۔ جتنی زیادہ لوگ ان کی تعظیم کرتے جائیں وہ اپنے تئیں اور زیادہ حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور بعضے بزرگوں نے ایسی حالت میں یہ بھی کیا ہے کہ کوئی کام بظاہر ایسا کر بیٹھتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو ان سے بے اعتقادی پیدا ہو جائے مثلاً سرخ شربت گھول کر شراب کے شیشوں میں اپنے سامنے رکھتے ہیں تاکہ لوگ جانیں یہ شراب خوار ہیں یا اپنے کسی مرید کو اطلاع دے کر چپکے سے اس کی کوئی چیز چُرا لیتے ہیں کہ دوسرے لوگ یوں سمجھیں انہوں نے چوری کی اور اسی طرح اللہ کے خاص بندوں کو شہرت اور ناموری پسند نہیں ہوتی بلکہ خمول اور گمنامی میں ان کو زیادہ لذت آتی ہے۔ طیبی نے کہا یہ بیماری اکثر مولویوں اور درویشوں میں پیدا ہو جاتی ہے جب وہ نفس کشی کر کے ظاہری گناہوں سے اپنا دل پھیر لیتے ہیں تو شیطان ان کو یوں داؤں دیتا ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں تم فرد فرید ہو (نظیر بابا فرید علیہ الرحمۃ ہو) اور تمام لوگوں کے پیشوا اور واجب التعظیم ہو بس ان کے دل میں رعونت اور گھمنڈ سما جاتی ہے وہ اپنے تئیں مقرب بارگاہ الٰہی خیال کرتے ہیں حالانکہ ان کا شمار منافقوں میں ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مُترجم کہتا ہے مجھ کو میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ المہدی تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بددل ہو گئے ہیں اور عامۃ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمد للہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا مرید ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدیٰ جانے نہ ہاتھ چُومے نہ میری تعظیم و تکریم کرے میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرایئے جو پبلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا، اپنے معتقدوں کی جماعت بڑھانا، ان سے نفع کمانا، ان کی دعوتیں کھانا، ان سے نذریں لینا، چندہ کرانا چاہتے ہوں، فقط۔

لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ

مجھ سے بُرائی کا حال مت پوچھو (یعنی آئندہ زمانہ میں جو بُرائیاں واقع ہوں گی) بلکہ نیک باتوں کا حال پوچھو (یعنی جو بھلائیاں آئندہ پیدا ہوں گی)۔

شَرَرٌ۔ چنگاریاں۔

اَشْرَرْتُ الشَّیْءَ۔ میں نے اس چیز کو ظاہر کر دیا۔

حَتّٰی اُشْرِرَتْ بِالْاَکُفِّ الْمَصَاحِفُ۔ یہاں تک کہ ہاتھوں میں مصحف دِکھلائے گئے (یہ معاویہ کے لشکر والوں نے جنگ صفین میں کیا)۔

شُرْشُوْرٌ۔ ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا۔

شَرْشَرَةٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

شَرْزٌ۔ سختی، ہلاکت، کاٹنا۔

تَشْرِیْزٌ۔ گالی دینا، عذاب کرنا۔

مُشَارَزَةٌ۔ بدخلقی۔

اِشْرَازٌ۔ برائی میں ڈالنا جس میں سے نکل نہ سکے۔

شَرَزَةٌ۔ ہلاکت۔

شِیْرَازٌ۔ بالائی۔

مُشَرَّزٌ۔ دونوں طرف سے بندھا ہوا۔

شِیْرَازَہ۔ وہ تسمہ جس سے کتاب کے ورق سیے جاتے ہیں۔

شِیْرَاز۔ ایک شہر ہے مشہور ایران میں شیخ سعدی اور حافظ وہاں کے مشہور شاعر اور سیبویہ مشہور نحوی ہے

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْاُتُنِ وَالشِّیْرَازِ الْمُتَّخَذِ مِنْھَا۔ میں نے ان سے پوچھا گدھی کو اور اس کے دودھ کے شیراز کو۔ ایک روایت میں ہے ھٰذَا شِیْرَازٌ مِّنْ لَّبَنِ الْاُتُنِ اِتَّخَذْنَاہُ لِمَرِیْضٍ عِنْدَنَا۔ یہ گدھی کے دودھ کا شیراز ہے جو ہم نے ایک بیمار کے لئے تیار کیا۔

شَرْسٌ۔ لگام پکڑ کر کھینچنا، ہاتھ سے چمڑا صاف کرنا، سخت بات کہہ کر درد پہنچانا۔

شَرَسٌ۔ سخت جگہ۔

شِرْسٌ۔ ایک پہاڑی درخت ہے۔

شُرُسٌ۔ اونٹ کے ہونٹ کی خارش۔

شَرِسٌ۔ بدخو، بدخلق۔

شَرِسُ الْاَکْلِ۔ بڑا کھاؤ۔

شَرَاسٌ۔ ایک درخت ہے۔

شَرِیْسٌ۔ بدخو، بدخلق۔

اِشْرَاسٌ۔ شرس چرانا۔

تَشَارُسٌ۔ آپس میں دشمنی کرنا۔

شَرَاسٌ۔ سخت اور درشت۔

هُمْ اَعْظَمُنَا خَمِیْسًا وَّاَشَدُّنَا شَرِیْسًا۔ ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے اور ہم سے زیادہ سخت اور بدخلق ہے۔

شَرَاسَةٌ۔ بدخلقی۔

مَكَانٌ شَرِسٌ۔ سخت اور درشت جگہ۔

شَرْسَفَةٌ۔ بدخلقی۔

شُرْسُوْفٌ۔ آفت، مصیبت کا شروع، اس کی جمع شَرَاسِیْفُ ہے۔

فَشَقَّا مَا بَیْنَ ثُغْرَةِ نَحْرِیْ اِلٰی شُرْسُوْفِیْ۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرے دگدگی کے گڑھے سے ان پسلیوں تک جن کے سرے پیٹ میں آتے ہیں چیر ڈالا۔ بعضوں نے کہا سَرْسُوْفِ۔ وہ کرّی چپنی ہڈی جو ہر پیٹ سے لٹکی ہوتی ہے۔

شَاةٌ مُشَرْسَفَةٌ۔ وہ بکری جس کے دونوں پہلو سفید ہوں۔

اَصَابَ النَّاسَ الشَّرَاسِیْفُ۔ لوگوں پر سختیاں شروع ہونے لگیں۔

شَرَاسِیْفُ۔ پرانے خراب کپڑوں کو بھی کہتے ہیں

شَرْشَرَةٌ۔ کاٹنا، چیرنا۔

فَیُشَرْشِرُ شِدْقَہٗ اِلٰی قَفَاہُ۔ اس کا کلپھڑا گردن کی پشت تک چیر ڈالتا ہے۔

شَرْصٌ۔ اونٹ کے بچہ کا پہلے پہل چلنا کھینچنا، آگے بولدینا، سختی غلظت۔

شِرْصٌ۔ پیشانی کا ایک کونا جو کنپٹی کے پاس ہے۔

شَرَصٌ۔ کشتی کا ایک تیج، اونٹنی کی ناک میں سوراخ کرکے اس میں مہار ڈالنا۔

شَرِیْصَۃٌ۔ رخسار۔

مَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ شَرَصَۃِ عَلِیٍّ۔ حضرت علی کے جلحہ سے زیادہ خوبصورت میں نے نہیں دیکھا۔

جَلَحَۃ۔ سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ ہونا، یعنے سر کے سامنے کا حصہ گنجا اور بے بال ہونا۔

شَرْطٌ۔ کوئی شرط لگانا، نشتر سے چیرنا، بڑے کام میں پڑجانا، پھاڑنا۔

مُشَارَطَۃٌ۔ دونوں طرف سے شرط کرنا یا معاہدہ کرنا۔

اِشْرَاطٌ۔ اونٹوں کو فروخت کے لئے بتلانا۔

تَشَرُّطٌ۔ عمدگی سے کام کرنا۔

اِشْتِرَاطٌ۔ شرط لگانا۔

شَرَطٌ۔ نشانی۔

شُرْطِیٌّ یا شُرَطِیٌّ۔ کوتوال، پولیس کا افسر، اس کو صاحب الشرطہ بھی کہتے ہیں۔

مِشْرَطٌ اور مِشْرَاطٌ۔ نشتر۔

لَا یَجُوْزُ شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ۔ بیع میں دو طرح کی شرطیں لگانا درست نہیں۔ مثلاً بائع یوں کہے اگر تو نقد قیمت دے تو میں نے ایک روپیہ کو تیرے ہاتھ یہ شئے بیچی اور اگر ادھار لے تو دو روپیہ کو بیچی۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ ایک بیع میں گویا دو بیعیں ہیں۔ اور اکثر فقہا نے بیع میں ایک شرط ہو یا دو شرطیں ہوں سب کو ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن امام احمد نے ایک شرط کو ظاہر حدیث کی رو سے جائز رکھا ہے اس سے زیادہ کو ناجائز رکھا ہے۔

نَھٰی عَنْ بَیْعٍ وَّ شَرْطٍ۔ بیع میں شرط لگانے سے آپ نے منع فرمایا۔ (یعنے عقد بیع کے ساتھ ہے شرط ہو نہ اس سے پہلے نہ اسکے بعد)۔

شَرْطُ اللّٰہِ اَحَقُّ۔ اللہ کی شرط پر عمل کرنا زیادہ ضرور ہے بندوں کی شرط پر عمل کرنے سے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ غلام لونڈی کا ترکہ اس کو ملتا ہے جس نے اس کو آزاد کیا ہو۔

وَاشْتَرِطِیْ لَھُمُ الْوَلَاءَ۔ (آنحضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے) اور ولاء کی شرط ان کے مالکوں کے لئے کرلے کہ اچھا ولاء (غلام لونڈی کا ترکہ) تم ہی لینا (کیونکہ یہ شرط باطل ہے پس اس کا اثر کچھ نہ ہوگا اور ولاء تجھ ہی کو ملے گی۔ کرمانی نے کہا واشترطی لہم الولاء کا مطلب یہ ہے کہ ان سے یوں کہہ دے کہ ولاء بموجب حکم خدا اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے یا یہ حدیث خاص ہے حضرت عائشہ سے کیونکہ ایسی شرط لگانے سے عقد بیع فاسد ہوجاتا ہے دوسرے یہ کہ ایک طرح کا مکر و فریب ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ مکر اور فریب نہیں ہے بلکہ خلاف شرع شرط لگانے کی سزا ہے جیسے آگے اسی حدیث میں ہے کہ اللہ کی کتاب میں جو شرط صحیح نہیں وہ اگر سو بار لگائی جائے تو بھی باطل ہے اس صورت میں ایسی شرطیں لغو ہوں گی اور بیع صحیح ہوجائے گی)۔

شُرُوْطُھُمْ بَیْنَھُمْ۔ مکاتبوں میں اور

ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی (انہی کے موافق عمل کیا جائے گا)۔

اِنَّمَا ھُوَ شَرْطٌ لِلنِّسَاءِ۔ اس آیت میں جو باتیں مذکور ہیں وہ عورتوں کے لئے شرط ہیں (یعنے اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الآیۃ میں اور مردوں کے لئے بھی ان میں کی اکثر باتیں شرط ہیں)۔

وَاشْتَرِطِیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ۔ احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے کہ جہاں مجھ کو تو روک دے گا وہیں میرا احرام کھل جائے گا — اس حدیث سے یہ نکلا کہ احرام میں ایسی شرط لگانا جائز ہے پس اگر بیماری وغیرہ سے محرم حج یا عمرے سے رک جائے تو شرط کے بموجب اس کو حلال ہو جانا درست ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس میں خلاف کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ سے خاص رکھا ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے حالانکہ قاضی کا یہ قول غلط ہے کیونکہ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

اَیْنَ الشُّرُوْطُ شرطیں کہاں گئیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں۔ التائبون العابدون السائحون میں آخر تک یعنی توبہ اور عبادت وغیرہ)۔

اَشْرَاطُ السَّاعَۃِ۔ قیامت کی نشانیاں، شَرَطٌ کی جمع ہے۔ نہایہ میں ہے کہ پولیس کے لوگوں کو شُرَطُ السُّلْطَانِ کہتے ہیں کیونکہ ان پر ایک نشانی ہوتی ہے (یعنے پولیس کی ڈریس یا چپراس وغیرہ)۔

صَاحِبُ الشُّرَطِ۔ جو افسر فوج کے آگے چلتا ہے اور امیر کے احکام کی تعمیل کراتا ہے اور کوتوال کو بھی کہتے ہیں۔

وَکَانَ قَیْسُ ابْنُ عُبَادَۃَ۔ قیس بن سعد بن عبادہ اس لشکر میں صاحب الشرط کی طرح تھے۔

اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ۔ قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک لے جائے گی (اگلے لوگوں نے اس کی تفسیر میں بہت باتیں بیان کی ہیں، کسی نے کہا واقعی ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگیں گے وہ پیچھے لگے گی پھر جہاں وہ تھک کر ٹھہر جائیں گے یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ کسی نے کہا ہے فتنہ کی آگ مراد ہے جیسے تاتار کا فتنہ ہوا کہ مشرق سے مغرب تک اس کا اثر پھیل گیا۔ اور مجھ پر جو ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ اس آگ سے ریلوے مراد ہے یعنے مشرق سے مغرب تک ریل چلنے لگے گی اور یہ امر اب پورے ہونے کے قریب ہے۔ بیچ میں چند ہی مقامات واقع ہیں ان میں بھی اگر ریل ہوگئی تو مشرق سے مغرب تک برابر متصلاً لوگ ریل پر جایا کریں گے)۔

وَتُشْتَرَطُ شُرْطَۃٌ لِلْمَوْتِ لَا یَرْجِعُوْنَ اِلَّا غَالِبِیْنَ۔ لشکر کی ایک ٹکڑی موت کو ٹھان لے گی (یعنے اس وقت تک نہ لوٹیں گے جب تک غالب نہ ہوں (یا شہید ہو جائیں) بعضوں نے شَرْطَۃٌ پڑھا ہے یعنے ایک بار یہ شرط کریں گے۔

وَاِنِّیْ دَاعٍ لَھُمُ الشُّرَطَ۔ میں ان کے لئے پولیس کو بلاتا ہوں۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَاْخُذَ اللّٰہُ شَرِیْطَتَہٗ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَبْقٰی عَجَاجٌ لَا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا یُنْکِرُوْنَ مُنْکَرًا

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ زمین پر سے اچھے اور شریف لوگوں کا گروہ اٹھا نہ لیگا۔ (وہ گذر جائیں گے) اور کمینے پاجی لوگ رہ جائیں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا (بلکہ بالکل جاہل اور گنوار اور دین کے علم سے محض

ناواقف اور بے خبر ہوں گے۔ قیامت ایسے ہی لوگوں پر قائم ہوگی۔ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی نہ ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صرف اللہ اللہ کہنا یہ بھی ذکر الٰہی ہے اور اس میں ثواب ہے جیسے صوفیہ نے قرار دیا ہے اور جن علمائے ظاہر نے اللہ اللہ کہنے کو بیکار کہا ہے ان کو اس حدیث سے غفلت ہوگئی۔ نہایہ میں ہے کہ اَشْرَاط اشراف اور کمینوں دونوں کو کہتے ہیں۔ آزہری نے کہا میں سمجھتا ہوں حدیث میں شَرْطَتَہٗ ہوگا یعنی اچھے گروہ کو اٹھالے گا مگر شمر نے شَرِیْطَتَہٗ روایت کیا ہے)۔

وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيْمَةَ اور نہ خراب نکما مال (زکوٰۃ میں لیا جائے گا)۔ بعضوں نے کہا چھوٹے کم سن جانور یا بُرے خراب قسم کے۔

نَهٰی عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ۔ آنحضرتؐ نے شیطان کے ذبیحہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ جانور کا ذرا سا حلق کاٹ دیا پوری رگیں نہ کاٹیں وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مشرک ایسا ہی کرتے چونکہ شیطان نے ان کو بھڑکایا تھا اس لئے ایسے ذبیحہ کو شیطان کا ذبیحہ فرمایا)۔

مُحَافَظَةً عَلَى الشَّرِيْطَةِ۔ شرط پوری کرنے کے لئے (وہ شرط کیا ہے حدیث کو اس کے راوی کی طرف نسبت دینا اور جس امام نے اس کو نکالا مثلاً بخاری یا مسلم یا ترمذی یا ابوداؤد یا نسائی یا ابن ماجہ یا بیہقی نے) اس کا نام بیان کرنا)۔

شَرْطَةُ مِحْجَمٍ۔ پچھنے لگانے کے لئے ایک بار کو نچنا۔

مَزْمُوْلٌ بِشَرِيْطٍ۔ کھجور کے پتّوں سے بنا ہوا یعنے اُون کی رسّی سے۔

اَبْشِرْ يَا بْنَ يَحْيٰى فَاِنَّكَ وَاَبَاكَ مِنْ شُرْطَةِ الْخَمِيْسِ۔ (حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں عبداللہ بن یحییٰ حضرمی سے فرمایا) یحییٰ کے بیٹے تو خوش ہوجا تو اور تیرا باپ فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگوں میں سے ہیں (جو سب سے آگے دشمن کی طرف بڑھتے ہیں)۔

كَيْفَ تَسْمِيَتُكُمْ شُرْطَةَ الْخَمِيْسِ يَا اَصْبَغُ قَالَ لِاَنَّا ضَمِنَّا لَهُ الذَّبْحَ وَضَمِنَ لَنَا الْفَتْحَ اصبغ بن نباتہ سے کسی نے پوچھا تم فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ کیوں کہلائے انہوں نے کہا اس لئے کہ ہم گردن کٹانے کے ضامن ہوئے اور آپ یعنے حضرت علی فتح کے ضامن ہوئے (یعنے ہم نے یہ اقرار کیا کہ مرنے تک پیچھے نہ ہٹیں گے اور آپ نے فتح کا وعدہ فرمایا)۔

شَرْعٌ۔ طریقہ قائم کرنا، چلتے ہوئے رستہ پر آجانا، پوست نکالنا، اٹھانا، شروع کرنا، گھس جانا، سیدھا ہونا، کھل جانا، نزدیک آنا۔

تَشْرِيْعٌ۔ رستہ کھولنا، ایک طریقہ قائم کرنا، کھولنا، ڈبانا، سامنے کرنا۔

شَارِعٌ۔ رستہ قائم کرنے والا اور اصطلاح میں شَارِع آنحضرتؐ کو کہتے ہیں کیونکہ اسلام کی شریعت آپ ہی نے قائم کی۔

شَارِعَة۔ عام رستہ، سڑک، اس کی جمع شَوَارِع ہے۔

شَرَاعَةٌ۔ بہادری اور دلیری۔

شَرْعٌ اور شَرِيْعَةٌ۔ دین کا وہ رستہ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے قائم کیا ہو۔

شُرَاعِيٌّ۔ لمبا نیزہ جو ایک شخص شراع نامی بنایا کرتا تھا۔

شِرْعٌ اور شَرَعٌ۔ برابر، جوڑ۔

شَرِیْعٌ۔ بہادر، اور کتان کا عمدہ کپڑا۔

مَشْرُوْعٌ اور شَرْعِیٌّ جو امر شرع کے موافق ہو (ہندوستان میں مشروع ایک کپڑا ہے جس میں کچھ ریشم ہوتا ہے کچھ سوت، عورتیں اس کی ازار بناتی ہیں۔ اور شرعی ہندیوں کے عرف میں پائجامہ کو بھی کہتے ہیں)۔

شَرِیْعَةٌ۔ جاری پانی پر اونٹوں کا گھاٹ ـــ

شُرَّعٌ جمع ہے شَارِعٌ کی یعنے کھلے ہوئے نمایاں۔

فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ۔ اپنی اونٹنی کو پانی میں اتار دیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

شَرَعَتِ الدَّوَابُّ فِی الْمَاءِ شَرْعًا وَّ شُرُوْعًا۔ جانور پانی میں گھس گئے۔

شَرَعْتُهَا یا اَشْرَعْتُهَا فِی الْمَاءِ۔ میں نے ان کو پانی میں گھسیڑ دیا۔

شَرَعَ فِی الْاَمْرِ یا فِی الْحَدِیْثِ۔ کسی کام یا بات میں غرق ہو گیا (گھس گیا)۔

اِنَّ اَهْوَنَ السَّقْیِ اَلتَّشْرِیْعُ۔ سب سے زیادہ آسان پانی پلانا یہ ہے کہ جانوروں کو بہتے پانی کے گھاٹ پر لے آئیں (وہ خوب جھک کر پی لیتے ہیں)۔

حَتّٰی اَشْرَعَ فِی الْعَضُدِ۔ (وضو میں ہاتھوں کو اتنا دھویا) کہ بازو تک پہنچ گئے (کہنی کے پار)۔

کَانَتِ الْاَبْوَابُ شَارِعَةً اِلَی الْمَسْجِدِ دروازے مسجد کی طرف کھلے ہوئے تھے (لوگ ان میں سے مسجد میں آتے) عرب لوگ کہتے ہیں:

شَرَعْتُ الْبَابَ اِلَی الطَّرِیْقِ۔ میں نے رستہ کی طرف دروازہ کھول دیا۔

اُحِبُّ الْجَمَالَ حَتّٰی فِی شِرْعِ نَعْلِیْ۔ میں حسن اور خوبصورتی کو (ہر چیز میں) پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے جوتی کے تسمے میں بھی۔ اصل میں شِرْعٌ عود کے تانت کو بھی کہتے ہیں تسمہ بھی اس تانت کی طرح جوتی پر کھنچا ہوتا ہے اس لئے اس کو بھی شِرْعٌ کہنے لگے۔

شُرَّاعُ الْاَنْفِ۔ لمبی ناک والے۔

بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ فِی الْبَحْرِ وَالرِّیْحُ طَیِّبَةٌ وَالشِّرَاعُ مَرْفُوْعٌ۔ ایک بار ایسا ہوا ہم سمندر میں جا رہے تھے، ہوا موافق تھی، پردہ چڑھا ہوا تھا۔

اَنْتُمْ فِیْهِ شَرَعٌ۔ تم سب اس میں برابر ہو (کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں ہے)۔

شَرْعُكَ مَا بَلَّغَكَ الْمَحِلَّ۔ تجھ کو اتنا (توشہ) کافی ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دے (یہ ایک مثل ہے)۔

فَقُلْتُ شَرْعِیْ۔ میں نے کہا بس مجھ کو کافی ہے۔

فَنَشْرَعُ فِیْهِ جَمِیْعًا ہم دونوں اس میں سے پانی لے کر نہانا شروع کرتے دونوں کے ہاتھ ایک ہی برتن میں پڑتے۔

لَا تُشْرِعْ یَا جَابِرُ۔ جابر اپنی اونٹنی کو پانی میں مت اتار ایک روایت میں لَا تَشْرَعْ ہے یعنے پانی پینے کے رستہ پر مت جا (مثلاً نہر یا سمندر یا دریا کے کنارے)۔

فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَعَتْ۔ آنحضرتؐ اتر پڑے اور آپ کی اونٹنی پانی میں گھس گئی۔

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ کَثُرَتْ عَلَیَّ۔ اسلام کے احکام (فرائض اور سنن اور آداب) بہت ہو گئے۔ (میں سب کا یاد رکھنا اور بجالانا مشکل سمجھتا ہوں، مجھ کو ایک اعلیٰ بات بتلا دیجئے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں فرضوں کو چھوڑ دوں گا بلکہ مقصد یہ ہے کہ فرض ادا کرنے کے بعد سنتوں پر اس کو مقدم

سمجھوں گا اسی کی مزاولت رکھوں گا۔

حِیْتَانٌ شُرَّعٌ۔ مچھلیاں پانی سے منہ نکالے ہوئیں (یعنے جو نظر آرہی ہیں)۔

اَلْغُلَامُ وَالْجَارِیَۃُ شَرَعٌ۔ لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں۔

مَشْرَعَۃٌ۔ پانی بہنے کا رستہ۔

شَرْفٌ۔ شرافت میں کسی پر غالب آنا، برج بنانا۔

شُرُوْفٌ۔ اونٹ کا بوڑھا ہونا۔

شَرَفٌ۔ بلند ہونا، دین یا دنیا میں جیسے شَرَافَۃٌ ہے۔

تَشْرِیْفٌ۔ بزرگی دینا، برج بنانا۔

شُرْفَۃٌ۔ برج اور مکان کا بالائی حصّہ جو سب سے اونچا ہو۔

مُشَارَفَۃٌ۔ مفاخرت، بلند ہونا، اوپر سے جھانکنا۔ جیسے اِشْرَافٌ اوپر سے دیکھنا، نزدیک ہونا، اشفاق کرنا، حریص ہونا۔

تَشَرُّفٌ۔ شریف ہونا، کسی چیز کو شرافت سمجھنا، بلند ہونا۔

اِسْتِشْرَافٌ۔ ظلم کرنا، کسی چیز کو آنکھ اٹھا کر دیکھنا، اچھی طرح غور کر کے دیکھنا، طلب کرنا، خواہش کرنا۔

شَارِفٌ۔ عمر والا بوڑھا اونٹ۔

شَرَفٌ۔ وہ بزرگی جو باپ دادا کی طرف سے ہو (بعضوں نے کہا شرف اور مجد تو وہ بزرگی جو آبائی ہو اور حسب اور کرم وہ بزرگی جو اپنے ذاتی اخلاق اور اوصاف سے حاصل ہو)۔

لَا یَنْتَہِبُ نُھْبَۃً ذَاتَ شَرَفٍ وَّھُوَ مُؤْمِنٌ۔ کوئی مومن ایسی لوٹ نہ کرے گا جو قدر رکھتی ہو جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (یعنے قیمتی مال ہو) مطلب یہ ہے کہ مومن کسی کا ایسا مال نہ لوٹیگا جو قدر اور قیمت رکھتا ہو اور لوگوں کی نگاہ میں باوقعت ہو)۔

کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَسَنَ الرَّمْیِ فَکَانَ اِذَا رَمٰی اِسْتَشْرَفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَنْظُرَ اِلٰی مَوَاقِعِ نَبْلِہٖ۔ ابو طلحہ اچھے تیر انداز تھے وہ جب (جنگ میں) تیر مارتے تو آنحضرتؐ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں پڑتا ہے (نہایہ میں ہے کہ اِسْتِشْرَافٌ کا اصلی معنی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ ابرو پر رکھ کر کسی چیز کو دیکھنا جیسے وہ شخص جو دھوپ سے سایہ کرتا ہے اس طرح دیکھتا ہے اور یہ شَرَفٌ سے نکلا ہے بمعنی بلندی، گویا وہ اوپر سے دیکھتا ہے کیونکہ اوپر والے کو نیچے کی چیز خوب دکھائی دیتی ہے)۔

اُمِرْنَا اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ ہم کو (قربانی کے جانوروں میں یہ حکم ہوا کہ آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھیں (یعنے یہ اعضاء سلامت ہوں) بعضوں نے کہا یہ شُرْفَۃٌ سے نکلا ہے یعنے اچھا اور عمدہ مال۔ مطلب یہ ہے کہ قربانی کے لئے اچھا موٹا تازہ جانور لیں۔

مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ اَھْلَ الْبَلَدِ اِسْتَشْرَفُوْ (جب حضرت عمرؓ شام کے ملک کو تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگ آپ کے استقبال کے لئے نکلے تو ابو عبیدہ نے کہا) میں تو اس سے خوش نہیں ہوں کہ شہر والے آپ کے استقبال کو آئیں (کیونکہ حضرت عمرؓ غریبوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ابو عبیدہؓ ڈرے کہیں ان کی نگاہ میں حقیر نہ سمجھے جائیں (مگر آپ کے چہرے پر عظمتِ الٰہی کا رعب اور دبدبہ ایسا تھا کہ دیکھ کر سب تھرا گئے (ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست)۔

مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا اِسْتَشْرَفَتْهُ ۔ جو شخص فتنوں کو قصد کرکے دیکھے گا (خواہ مخواہ ان کے سامنے جائے گا) تو فتنے بھی اس کو دیکھیں گے (وہ بھی ان میں پڑ جائے گا (مطلب یہ ہے کہ فتنوں سے الگ رہنا چاہیئے۔ دُور بھاگنا چاہیئے اسی میں بچاؤ ہے جب ان کے پاس گئے تو احتمال ہے کہ خود بھی ان میں گرفتار ہوجائے۔ بعضوں نے اِسْتَشْرَفَتْهُ کو اِشْرَافٌ سے ماخوذ کہا یعنے فتنے اس کو ہلاک کر دیں گے۔ کرمانی نے کہا فتنوں سے تمام وہ فسادات مُراد ہیں جو اہل اسلام کے آپس میں اختلافات سے پیدا ہوں اور حق اور باطل کی تمیز اس میں نہ ہو سکے)۔

تَسْتَشْرِفُهٗ ۔ یہ فتنے اس کو کھینچ لیں گے اس کو بھی شریک کرلیں گے (اس لئے جنگل میں اپنے گائے گوروانٹوں میں چلا جائے اور فتنوں سے دُور رہے اور تلوار کی دھار پر پتھر مار کر توڑ ڈالے تاکہ لڑائی میں جانے کے قابل نہ رہے نہ کسی مسلمان کو مار سکے اگر کوئی فتنے والا اس کو مارنے آجائے تو آنکھ بند کرکے شہید ہوجائے وہ اپنا اور اس کا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا)۔

اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ ۔ شیطان اس کو گھورنے لگتا ہے (اس سے برا کام کرنے کے لئے لوگوں کو ابھارتا ہے)

فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ ۔ لوگ حکومت حاصل کرنے کے لئے للچائے (ہر ایک کے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی کہ اس کو ملے)۔

لَا تَتَشَرَّفُوْا لِلْبَلَاءِ ۔ بلا آنے کا انتظار نہ کرو (اسکی طرف دل نہ لگاؤ بلکہ اللہ کی پناہ اس سے چاہتے رہو)۔

مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ لَهٗ فَخُذْهُ ۔ جو دنیا کا مال تیرے پاس بن توقع اور بن طلب کے آجائے تو اس کو لے لے۔ (وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے اس سے انکار نہ کرے۔ البتہ طلب اور خواہش اور توقع کے ساتھ دنیا کا مال لینا خوب نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے مکار درویش اور دنیا دار مولوی کیا کرتے ہیں کہ لوگوں سے مانگ مانگ کر خواہش کرکے ان کی امیدواری اور خوشامد کرکے بڑے بڑے لمبے چوڑے دعانامے لکھ کر اُن پر زور ڈالکر ان کو عذاب الٰہی یا آئندہ آنے والی مصیبت سے ڈرا کر نذریں لیتے ہیں اور تنخواہیں اور جاگیریں اور یومیہ اپنے نام مقرر کراتے ہیں اور بعضے جھوٹے فقیر خانقاہوں اور بزرگوں کے عرسوں اور نیازوں اور عود و گل کے نام سے امیروں سے ماہانہ اور سالیانہ مقرر کراتے ہیں یہ سب بہانے ہیں سچے فقیروں نے معیّن تنخواہ تک کبھی قبول نہیں کی اس لئے کہ اس پر بھروسا ہوجائے گا اور توکل علی اللہ میں جو لازمہ فقیری اور درویشی ہے خلل آئے گا)۔

مَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ۔ جو شخص طمع اور خواہش اور توقع کے ساتھ دل لگا کر دنیا کا مال لے گا اس کی مثال ایسی ہے جو کھائے پر اس کا پیٹ نہ بھرے (کتنا ہی کھاتا جائے پر سیر نہ ہو اور کھانے کی خواہش کرے۔ سچ فرمایا ہمارے آقا نے: گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور)

مَا جَاءَكَ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ فَخُذْهُ وَتَمَوَّلْهُ ۔ جو مال بن خواہش اور بن توقع کے آجائے اس کو لے لے اور دولتمند بن جا۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ کو مالدار کرنا چاہتا ہے۔ جب تو تیرے بن طلب تیرے پاس دنیا کا مال بھیجتا ہے۔ ایسا مال لے لینا اسکے نہ لینے سے افضل ہے۔ محبوب کی مراد اپنی مراد پر مقدم رکھنا یہی بزرگوں کا طریق ہے اگر خود

محتاج نہ ہو تو ایسا مال لے کر محتاجوں کو تقسیم کر دے اس میں پھیر دینے سے زیادہ ثواب ہے، دوسرے یہ کہ ایسا مال نہ لینے میں ایک طرح کا استغنا اور تکبر پایا جاتا ہے اور یہ امر پروردگار کو بہت ناپسند ہے ہم کتنے ہی مالدار ہو جائیں پر اپنے مالک کے بھیک منگے اور محتاج رہیں گے اور جو چیز وہ بھیجے گا اس کو اپنا فخر سمجھ کر بڑی خوشی سے لے لیں گے۔ یہ امر اس صورت میں ہے جب اس مال کے حلال ہونے کا یقین ہو اگر اسکے حلال ہونے میں شبہہ ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر اُمرا اور سلاطین کے اموال ہیں جو ظلم سے خلافِ شریعت جمع کئے جاتے ہیں یا حرام ہونے کا یقین ہو مثلاً سود یا رشوت کا پیسہ ہو تو اس کا پھیر دینا لازم ہے۔ مرزا مظہر جانِ جاناںؒ نے جو ہمارے مرشدوں میں سے ہیں غازی الدین خاں فیروز جنگ کا ایک لاکھ روپیہ جس کو وہ طریق نذر لائے تھے سب کا سب پھیر دیا۔ ایک روپیہ بھی اس میں سے قبول نہیں کیا اسی روز شام کو ایک غریب شخص آنکر آپ کا مرید ہوا اور چار آنے کا خوردہ بطور نذر پیش کیا۔ آپ نے بڑی خوشی سے وہ سب خوردہ لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ یہ ہے سچی فقیری اور درویشی۔ ایک مرید نے عرض کیا حضرت اس میں کیا راز ہے۔ لاکھ روپے میں سے تو آپ نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا سب واپس کر دیئے اور یہ چار آنے کے پیسے آپ نے کس خوشی کے ساتھ سب کے سب لے لئے، ایک پیسہ تک نہ چھوڑا۔ فرمایا جب میں نے لاکھ روپے واپس کر دیئے تو شیطان لعین نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تو بڑا کامل اور بے طمع فقیر ہے اور تیری شان لوگوں کی نظر میں بہت بڑی ہے کہ لاکھ روپے واپس کر دیئے۔ میں نے اپنے تئیں ذلیل کرنے کے لئے اور شیطان کا وسوسہ باطل کرنے کے لئے یہ چار آنے کا خوردہ سب لوگوں کے سامنے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا تاکہ لوگ مجھ کو شان والا مستغنی اور بے طمع فقیر نہ سمجھیں بلکہ غریب اور محتاج ٹکڑ گدا سمجھیں۔ غرض یہ ہے کہ جس امر سے نفس میں استکبار اور غرور اور ترفع پیدا ہو اس سے پرہیز کرنا اور غرور توڑنا لازمۂ درویشی اور فقیری ہے اور ساری فقیری کا خلاصہ اور جوہر نفس شکنی ہے)۔

لَا تَشَرَّفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ۔ آپ اوپر سر اٹھا کر نہ دیکھئے، ایسا نہ ہو کوئی تیر آپ کے لگ جائے۔

كَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ابوطلحہ جب تیر مارتے تو آپ سر اٹھا کر دیکھتے (کہ تیر کسی کافر کو لگا یا نہیں)

حَتّٰى إِذَا شَارَفَتْ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا جب اس کی عدت گذرنے کو ہوئی (یعنے عدت گذرنے کا زمانہ نزدیک آپہنچا)۔

وَإِذَا أَمَامَ ذٰلِكَ نَاقَةٌ عَجْفَاءُ شَارِفٌ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں اسکے آگے ایک دُبلی بوڑھی اونٹنی ہے۔

أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ۔ حمزہ اٹھو یہ عمدہ موٹی اونٹنیاں جو مکان کے صحن میں بندھی ہیں (ان کو کاٹو اور ان کا گوشت بھونکر لاؤ ہم کو کھلاؤ)۔ ایک روایت میں ذَا الشَّرْفِ النِّوَاءِ ہے یعنے اونچی موٹی اونٹنیاں۔

تَخْرُجُ بِكُمُ الشُّرُفُ الْجُوْنُ۔ تم میں بوڑھی کالی اونٹنیاں نکلیں گی (صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ بوڑھی کالی اونٹنیوں سے کیا مراد ہے فرمایا فتنے کالی رات کے حصوں کی طرح (ایک

لتہ دو کر فتنہ سے بد تر فتنوں کو ان کی درازی اور اتصال میں کالی بوڑھی اونٹنیوں سے تشبیہ دی نہایہ میں ہے کہ شُرُف بسکون را اس حدیث میں مروی ہے اور فاعل کی جمع اس وزن پر کم آتی ہے جیسے بَازِلٌ اور بُزْلٌ۔ البتہ معتل العین اجوف میں یہ جمع بہت آئی ہے، جیسے عَائِذٌ اور عُوْذٌ ہے۔ ایک روایت میں الشُّرُفُ الْجُوْنُ ہے ان سے اسکے معنی آگے مذکور ہوں گے۔

كَانَ لِيْ شَارِفٌ فَاَصَبْتُ شَارِفًا مِيْرے پاس ایک پوری عمر کی اونٹنی تھی پھر ایک اور پوری عمر کی اونٹنی مجھ کو مل گئی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

يَسْكُنُ مَشَارِفَ الشَّامِ: شام کے شہروں کے پاس جو گاؤں ہیں ان میں رہے گا۔ بعضوں نے کہا مَشَارِف وہ گاؤں جو بلاد الریف اور جزیرہ عرب کے درمیان ہیں۔

يُوْشِكُ اَنْ لَا يَكُوْنَ بَيْنَ شَرَافِ وَ اَرْضِ كَذَا جَمَّاءُ وَلَا ذَاتُ قَرْنٍ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب شراف اور فلانی سرزمین کے درمیان کوئی بے سینگ والا جانور نہ رہے گا نہ سینگ والا۔ شَرَاف ایک مقام کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا ایک پانی کا بنی اسد قبیلے کا ہے۔

اِنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ۔ حضرت عمرؓ نے شرف اور ربذہ کو محفوظ چراگاہ مقرر کیا۔ ایک روایت میں سَرِف ہے سین مہملہ اور را سے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنْفُخَ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّ لِيْ مَمَرَّ الشَّرَفِ۔ میں نماز میں پھونکنا پسند نہیں کرتا گو مجھ کو شرف کا سارا رستہ مل جائے۔

فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ۔ وہ ایک یا دو دوڑ بھاگ جائے (بعضوں نے کہا شُرُفًا اَوْ شُرُفَيْنِ پڑھا ہے ترجمہ وہی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ ایک چڑھائی پر چڑھ جائے یا دو پر)

فَسَعٰى لَهَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا۔ ایک دوڑ تک دوڑے لیکن کچھ نہیں دیکھا۔

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِيَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ الْمَسَاجِدَ جُمًّا۔ ہم کو یہ حکم ہوا کہ شہروں کو بلند بنائیں یعنے مکانوں میں اونچے اونچے بالا خانے اور برج رکھیں اور مسجدوں کو سادہ بنائیں (بن برجوں کے کیونکہ مسجدوں میں اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں)

وَسُقُوْطُ شُرُفَاتِهَا۔ اسکے برج گر جانا، یہ جمع ہے شُرْفَةٌ کی بعضوں نے شَرَفَاتِهَا بعضوں نے شُرْفَاتِهَا پڑھا ہے۔

سُئِلَتْ عَنِ الْخِمَارِ يُصْبَغُ بِالشَّرْفِ فَلَمْ تَرَ بِهٖ بَاْسًا۔ حضرت عائشہ سے پوچھا اگر اوڑھنی شرف میں رنگین (انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں (شرف ایک درخت ہے جس میں سے سرخ رنگ نکلتا ہے)۔

قِيْلَ لِلْاَعْمَشِ لِمَ تَسْتَكْثِرْ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَقَالَ كَانَ يَحْتَقِرُنِيْ كُنْتُ اٰتِيْهِ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ فَيُرَحِّبُ بِهٖ وَيَقُوْلُ لِيْ اُقْعُدْ ثَمَّ اَيُّهَا الْعَبْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا نَرْفَعُ الْعَبْدَ فَوْقَ سُنَّتِهٖ مَا دَامَ فِيْنَا بِاَرْضِنَا شَرَفٌ۔ اعمش (جو حدیث کے بڑے امام ہیں) ان سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے تم عامر شعبی سے بہت روایت نہیں کرتے (یعنے ان کی بہت حدیثیں نقل نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث کے حافظ تھے) انہوں نے کہا وہ میری تحقیر کرتے تھے میں اور ابراہیم نخعی دونوں مل کر ان کے پاس جایا کرتے وہ کیا کرتے ابراہیم کو تو مرحبا کہتے (بڑے اکرام وتعظیم سے بٹھلاتے) اور مجھ کو کہتے ارے غلام وہاں بیٹھ جا پھر یہ شعر پڑھتے۔ لا نرفع العبد اخیر تک یعنے ہم غلام کا مرتبہ جیسا رسم ورواج

اس سے بڑھانے کے نہیں جب تک ہمارے ملک میں کوئی شریف باقی ہے عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ شَرَفُ قَوْمِهِ وَكَرَمُهُمْ۔ وہ اپنی قوم کا شریف اور عزت دار ہے۔

مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ۔ پھولے گال والا (ایسا آدمی اکثر منافق اور مکار ہوتا ہے)۔

فَمَا أَشْرَفَ لَهُمْ أَحَدٌ۔ کوئی ان کے سامنے نہیں نکلا۔

وَأَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ۔ ایک برج پر چڑھ گیا (اونچے مکان پر)۔

يُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ۔ ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی کرتے ہیں (تکبیر کہتے ہیں اللہ تعالے کی عجیب مخلوقات دیکھ کر)۔

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ۔ جو اونچی قبر دیکھے اس کو زمین برابر کر دے (مجمع ا رمیں ہے اونچی قبر وہ ہے جس پر پتھر وغیرہ سے عمارت بنی ہو یا گنبد اور یہ سب منع ہے اس لئے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور اونچی سے یہ مراد نہیں ہے جو نشان کے لئے کسی قدر زمین سے بلند کر دی جاتی ہے یا کنکر یا پتھر سے تاکہ قبر معلوم ہو اور اگلے لوگوں نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارت کا بنانا درست رکھا ہے تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر آرام کریں۔

مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو حضرت علی کو اسی طرح حضرت علی نے ابوالہیاج کو قبروں کے برابر کر دینے کا حکم دیا تھا وہ مشرکوں کی قبریں تھیں نہ مسلمانوں کی کیونکہ مسلمانوں کی قبریں اس زمانہ میں سنت کے موافق ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ ہوں گی۔ اب اس حدیث کی رو سے ایک جماعت علمانے عموماً قبروں کا بلند بنانا اور اس پر عمارت یا چوکھنڈی یا گنبد تیار کرنا منع رکھا ہے اور بعضوں نے مشہور بزرگوں اور عالموں کی قبروں پر ان کو جائز رکھا ہے جیسے اوپر مجمع البحار سے منقول ہوا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جن بزرگوں یا عالموں کی قبروں پر ایسی عمارتیں بن گئی ہیں ان کا گرا دینا اور ڈھا دینا ضرور ہے یا نہیں۔ بعضوں نے کہا ضرور ہے، بعضوں نے کہا جائز ہے بعضوں نے کہا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں ان بزرگوں کی تحقیر اور تذلیل ہوتی ہے۔ اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر عوام وہاں جا کر شرک کے کام کرتے ہوں مثلاً نذریں چڑھانا، مرادیں منتیں مانگنا، عرضیاں لٹکانا، سجدہ اور رکوع کرنا تب تو اس کا گرا دینا مناسب ہے کیونکہ ان کے رکھنے سے اللہ تعالے کی توہین ہوتی ہے ایسی حالت میں ان کی توہین کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر شرک کے کام وہاں نہ ہوتے ہوں تب ان کا گرانا مناسب نہیں ہے بلکہ عوام کو مجبور کرنا چاہئے کہ وہ سنت کے موافق ان کی زیارت کیا کریں اور جو امر جائز نہیں ہے جیسے طواف کرنا، بوسہ لینا، اس پر چراغاں کرنا، روشنی کرنا، میلہ لگانا، اس سے باز رہیں)۔

ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا أَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلّٰهِ۔ پھر وہ شخص ہے کہ جب اس کو کسی چیز کی خواہش پیدا ہو گئی ہو تو اللہ تعالے کے ڈر سے اس خواہش کو چھوڑ دے (اس پر عمل نہ کرے)۔

وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ اس فتنے میں زبان چلنا ایسا ہے جیسے تلوار پڑنا۔

فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ جب اس راہب کے پاس پہنچے (یعنی بحیرا راہب پاس جو بُصریٰ میں رہتا تھا)۔

مَشْرَفِي۔ تلوار جو مشارفؑ کی بنی ہوئی ہو۔

ﮧ بعضوں نے کہا یہ غلط ہے مشرف ایک مقام کا نام ہے یمن میں اور یہ اسی کی طرف منسوب ہے ۱۲

مَشَارِفُ الْاَرْضِ ۔ زمین کے بلند حصے۔

كَانَ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ آنحضرتؐ زمین کے ہر بلند ٹیکرے پر تکبیر کہتے۔

لِسَانُ ابْنِ اٰدَمَ يُشْرِفُ عَلٰى جَمِيْعِ جَوَارِحِهٖ كُلَّ صَبَاحٍ ۔ آدمی کی زبان ہر صبح کو اسکے سب اعضاء کو تاکتی ہے (ان سے پوچھتی ہے تم کیسے ہو وہ کہتے ہیں ہم خیریت سے ہیں بشرطیکہ تُو نہ ہو (کیونکہ تو ہی ہم کو بلاؤں اور مصیبتوں میں ڈالتی ہے۔ بری بات تو زبان سے نکلتی ہے لیکن اس کی شامت سے بیچارے دوسرے اعضاء تکلیف اٹھاتے ہیں)۔

اِذَا اَتَاكُمْ شَرِيْفُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ ۔ تمہارے پاس جب کسی قوم کا کوئی شریف (عزت والا شخص) آئے تو اس کی عزت کرو (لوگوں نے پوچھا عزت والا کون ہے فرمایا مالدار ہیں نے کہا حَسِيْب کون ہے فرمایا جو نیک کام کرتا ہو۔ شَرِيْفٌ کی جمع شُرَفَاءُ ہے اور اَشْرَافٌ ۔

اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ ۔ شیطان اسکو تاک رہا ہے۔

فَتَشَرَّفَ النَّاسُ لِذٰلِكَ (آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کیا میں تجھکو نہ دوں تجھ کو عنایت نہ کردوں یہ سنتے ہی لوگوں نے سر اٹھایا (تاکنے لگے کہ آنحضرتؐ ان کو کیا دیتے ہیں)۔

شَرْقٌ ۔ کان چیرنا، چلنا، طلوع ہونا جیسے شُرُوْقٌ ۔

شَرَقٌ ۔ کان چرا ہونا، تھوک گلے میں اٹک جانا، لال ہونا، سرخ ہونا، روشنی کم ہونا، ڈوبنے کے نزدیک

تَشْرِيْقٌ ۔ پورب کی طرف جانا جیسے تَغْرِيْبٌ پچھم کی طرف جانا۔

اِشْرَاقٌ ۔ طلوع ہونا، روشن ہونا، چمکنا۔

اِنْشِرَاقٌ ۔ پھٹ جانا۔

شَارِقٌ ۔ سورج، پوربی جانب کسی چیز کا جیسے غَارِبٌ پچھمی جانب۔

اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ ۔ گیارہویں، بارہویں، تیرہویں ذی الحجہ کیونکہ ان دنوں میں عرب لوگ قربانیوں کا گوشت دھوپ میں سکھایا کرتے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ قربانی کے جانور اس وقت تک نہیں کاٹے جاتے جب تک سورج طلوع نہ ہوگا۔

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ (مشرک لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے ارے ثبیر جلدی چمک جانا کہ ہم لوٹ جائیں (یعنے منا کو قربانی کرنے کے لئے ثبیر ایک بڑا پہاڑ ہے مزدلفہ میں)۔

مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ التَّشْرِيْقِ فَلْيُعِدْ ۔ جو شخص سورج نکلنے سے (عید کی نماز پڑھنے سے) پہلے ذبح کرلے اس کی قربانی درست نہیں ہوئی وہ دوسری قربانی کرے۔

لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ جمعہ اور عید کی نماز نہیں ہوتی مگر ایسے شہر میں جو جامع ہو (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى مُشَرَّقِكُمْ ۔ ہم کو اپنی عیدگاہ میں لے چلو۔

اَيْنَ مَنْزِلُ الْمُشَرَّقِ ۔ عیدگاہ کہاں ہے۔ مسجد خیف اور طائف کے بازار کو بھی مُشَرَّق کہتے ہیں۔

يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى ۔ نماز میں (یعنے عصر کی نماز میں) اتنی دیر کریں گے کہ سورج کی روشنی قبروں پر پڑنے لگے یا اتنی دیر کریں گے کہ وقت اتنا رہ جائے گا جتنی دیر میں مرنے والا شخص گلے میں سانس اٹکنے کے بعد زندہ رہتا ہے۔

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَشْرُقَ الشَّمْسُ. آنحضرتؐ نے صبح کی نماز کے بعد پھر (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک سورج روشن نہ ہوجائے یا طلوع نہ ہوجائے ایک روایت میں حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ہے ایک میں حَتّٰی تَرْتَفِعَ. اسی لئے ہم نے دو ترجمے کئے) نووی نے کہا پہلا ترجمہ بہتر ہے اور جس روایت میں طلوع کا لفظ ہے تو اس سے بھی مراد بلند ہونا ہے.

لَا یُفِیْضُوْنَ حَتّٰی تَشْرُقَ الشَّمْسُ مشرک لوگ مزدلفہ سے اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج نہ چمکتا۔

کَاَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ گویا وہ دو کالے سائبان ہیں ان کے بیچ میں روشنی ہے یا بیچ میں رستہ ہے (یعنی کھلی جگہ)۔

فِی السَّمَاءِ بَابٌ لِلتَّوْبَةِ يُقَالُ لَهُ الْمَشْرِيْقُ وَقَدْ رُدَّ حَتّٰی مَا بَقِيَ اِلَّا شَرْقُهٗ. آسمان میں ایک دروازہ ہے توبہ کا اس کو مشریق کہتے ہیں وہ بند ہوگیا ہے صرف ایک دراڑ باقی ہے۔

شَرْق. وہ روشنی جو دروازے کی دراڑ میں سے اندر جاتی ہے۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ لَا يُنْكِرُ عَمَلَ السُّوْءِ عَلٰی اَهْلِهٖ جَاءَ طَائِرٌ يُقَالُ لَهُ الْقَرْقَفَنَّةُ فَيَقَعُ عَلٰی مِشْرِيْقِ بَابِهٖ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ اَنْكَرَ طَارَ وَاِنْ لَّمْ يُنْكِرْ مَسَحَ بِجَنَاحَيْهِ عَلٰی عَيْنَيْهِ فَصَارَ قُنْذُعًا دَيُّوْثًا. جب کوئی آدمی اپنی جورو پر برا کام کرنے سے خفا نہیں ہوتا (اس کو باز نہیں رکھتا) تو ایک پرندہ آکر اسکے دروازے کے سوراخ یا دراڑ پر بیٹھ جاتا ہے اس کو قرقفنہ کہتے ہیں وہ چالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے اگر اس نے اس عرصہ میں اس برے کام پر انکار کیا (آئندہ کے لئے توبہ کی) تب تو وہ اڑجاتا ہے اور جو انکار نہیں کیا (بلکہ جورو برا کام کرتی رہی وہ دیکھتا رہا اور خوش ہوتا رہا) تو اپنے دونوں پنکھ اس شخص کی دونوں آنکھوں) پر پھیر دیتا ہے وہ پورا بے غیرت اور دیّوث بن جاتا ہے (پھر اس کو مطلقاً حیا اور شرم نہیں رہتی بلکہ اپنی جورو کو خود کمائی کرنے کے لئے غیر مردوں کے پاس بھیجتا ہے)

لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا. حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ بلکہ پورب یا پچھم کی طرف منہ کرو (یہ مدینہ والوں کے لئے حکم ہے جن کا قبلہ دکھن کی طرف ہے، پورب یا پچھم کی طرف نہیں ہے اسی طرح اُن شہر والوں کے لئے بھی جن کا قبلہ ان دونوں جانب نہیں بلکہ دکھن یا اُتر ہے لیکن جن ملک والوں کا قبلہ پورب یا پچھم ہو جیسے ہندوستان یا جدہ والوں کا ان کو دکھن یا اتر کی طرف حاجت کے وقت منہ کرنا چاہئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورج کی تعظیم ہماری شریعت میں بالکل نہیں رکھی گئی اور اسی لئے اس کی ذرا سی تعظیم بھی کفر ہوگی جیسے بتوں کی تعظیم)۔

اَنَاخَتْ بِكُمُ الشُّرُقُ الْجُوْنُ. تم میں پورب کالی اونٹنیاں آکر بیٹھ گئیں (مراد فتنے اور فساد ہیں جو مشرق کی طرف سے آئیں گے۔ ایک روایت میں الشُّرُفُ ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر ہوچکا۔

اِنَّمَا بَقِيَ مِنْهَا كَشَرَقِ الْمَوْتٰی. دنیا اب اتنی باقی رہ گئی ہے جیسے دن کا آخری حصہ جب سورج کی روشنی قبروں کے بیچ میں پڑتی ہے پانی کی لہر کی طرح (یہ اخیر دن میں ہوتا ہے جب سورج ڈوبنے لگتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں: شَرِقَتِ الشَّمْسُ شَرَقًا

یعنے سورج کی روشنی کم ہوگئی (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے دنیا میں سے اتنا زمانہ رہ گیا ہے جتنا مرنے والے کا زمانہ آخری (ٹھسکے) اُچھو سے مرنے تک ہوتا ہے (یہ بہت تھوڑا وقت ہے اس ٹھسکے کے بعد ہی جان نکل جاتی ہے کیونکہ سب اعضا سے جان نکل کر اخیر میں گلے میں آکر اٹکتی ہے)۔

اِنَّهٗ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ عِيْسٰى وَ اُمِّهٖ اَخَذَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَكَعَ ۔ آنحضرتؐ نے نماز میں سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی جب حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو ٹھسکا لگا (گلے میں بلغم اٹک گیا آنسو اتر آئے) آپ نے رکوع کر دیا۔

اَلْحَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ ۔ آگ میں جل جانا پانی میں ڈوب کر مرجانا (مومنوں کے واسطے) شہادت ہے (ان کو شہید کا ثواب ملے گا)۔

لَا تَاكُلِ الشَّرِيْقَةَ فَاِنَّهَا ذَبِيْحَةُ الشَّيْطَانِ ۔ جو جانور گلا گھونٹ کر مرے اس کو مت کھا وہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

اِصْطَلَحُوْا عَلٰى اَنْ يُّعَصِّبُوْهُ فَشَرِقَ بِذٰلِكَ ۔ مدینہ کے لوگوں کی (آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے پہلے) یہ صلاح تھی کہ عبداللہ بن ابی (منافق) کو بادشاہی کا تاج رکھیں اس کو سردار بنائیں اس لئے وہ اس کو ٹھسکا ہوگیا (وہ آنحضرتؐ کی سرداری پر خوش نہ ہوا گویا اس کے گلے میں یہ امر پھنس گیا)۔

فَلَمَّا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ شَرِقَ بِهٖ ۔ اللہ تعالیٰ نے جب اس کو (یعنی عبداللہ بن ابی کی سرداری کو نا پسند کیا (آنحضرتؐ کو مدینہ میں پہنچا دیا) تو اسکے گلے میں یہ نوالہ اٹک گیا (لگا جلنے اور حسد کرنے)۔

يَشْرَقُ صَدْرُ اللَّعِيْنِ ۔ ملعون کا سینہ تنگ ہوجاتا ہے۔

يُشْرِقُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ۔ مومن کا دل روشن ہوجاتا ہے یہ اِشْرَاقٌ سے نکلا ہے یعنے روشن ہونا

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِشَرْقَاءَ ۔ آنحضرتؐ نے کان پھٹے ہوئے جانور کو قربانی کرنے سے منع فرمایا (یعنے جس کا کان بیچ میں سے چر کر دو ہو گئے ہوں)۔

شَرْقَةٌ ۔ کان کا پھٹا ہونا۔

وَلَا هِيَ بِفَقِيْئٍ فَتَشْرَقُ عُرُوْقُهَا ۔ نہ اس کا پیشاب پاخانہ بند ہو کر اس کی رگیں خون سے بھرگئی ہوں (یہ اونٹ میں ایک بیماری ہوتی ہے)۔

كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَهُمَا مُتَفَلِّقَتَانِ قَدْ شَرِقَ بَيْنَهُمَا الدَّمُ آپ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ باہر نکالتے ان کے بیچ میں کشادگی رکھتے اُن پر خون کی سُرخی ظاہر ہوجاتی۔

رَاَيْتُ ابْنَيْنِ لِسَالِمٍ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ مُّشْرَقَةٌ ۔ میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے دو بیٹوں کو دیکھا وہ لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ یہ شَرِقَ الشَّيْءُ سے نکلا ہے یعنے وہ چیز بہت سرخ ہوگئی۔

اَشْرَقْتُهٗ بِالصِّبْغِ ۔ میں نے اس کو خوب ڈھڈھا تا سُرخ کر دیا (یا خوب تیز رنگا)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَطَمَ عَيْنَ اٰخَرَ فَشَرِقَتْ بِالدَّمِ وَلَمَّا يَذْهَبْ ضَوْءُهَا امام شعبی سے پوچھا گیا ایک شخص نے دوسرے کی آنکھ پر طمانچہ مارا اس میں خون بھر گیا لیکن آنکھ اندھی نہیں ہوئی (بینائی باقی رہی) تو کیا حکم ہے انہوں نے جواب میں ایک شعر پڑھا اس کا حاصل یہ ہے کہ ابھی کوئی حکم نہ دیں گے بلکہ دیکھیں گے

نتیجہ کیا ہوتا ہے اگر آنکھ کی بصارت جاتی رہی تب تو آنکھ کی پوری دیت دینا ہوگی)

رَبُّ الْمَشْرِقِ۔ پورب کا مالک۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ۔ دونوں پوربوں کا مالک۔ (ایک پورب تو وہ جہاں سے جاڑے میں سورج نکلتا ہے دوسرے وہ پورب جہاں سے گرمی میں نکلتا ہے۔ بعضوں نے کہا مشرقین اور مغربین دونوں کو پورب اور پچھم پر اطلاق مگر اس آیت میں "رب المشرقین ورب المغربین" یہ معنی مراد نہیں ہے۔

رَبُّ الْمَشَارِقِ۔ تمام پوربوں کا مالک۔ (ہر دن سورج افق کے ایک نئے نقطے پر سے نکلتا ہے یا ہر ستارہ ایک ایک مقام پر سے)۔

بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ۔ ان میں اتنا فاصلہ ہو جتنا پورب اور پچھم میں ہے۔ مشرق اور مغرب کو تغلیباً مشرقین اور مغربین کہتے ہیں جیسے شمسین اور قمرین۔

مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ پورب اور پچھم کے درمیان قبلہ ہے (یعنے دکھن کی طرف یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا کیونکہ مدینہ سے مکہ جانب جنوب واقع ہے۔ بعضوں نے کہا یہ اس شخص کے لئے جس کو قبلہ بہ تحقیق معلوم نہ ہو سکا۔ اس نے سوچ کر ایک طرف نماز پڑھ لی پھر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وہ سمت قبلہ کی نہ تھی تو اب اس کا نماز کا دُہرانا ضرور نہیں کیونکہ ایسے شخص کے حق میں پورب اور پچھم کے درمیان سب قبلہ ہے جدھر وہ سوچ کر نماز پڑھ لے گا اس کی نماز ہو جائے گی۔

وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔ مشرق والوں کا میقات آپ نے عقیق مقرر فرمایا (وہاں سے ان کو احرام باندھنا چاہئے)۔

حَمَلَتْ بِهٖ اُمُّهٗ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى۔ آنحضرتؐ کی والدہ کو آپ کا حمل ایام تشریق میں ہوا جمرۂ وسطیٰ کے پاس (ایام تشریق سے یہاں شرعی ایام تشریق مراد نہیں ہیں کیونکہ ولادت باسعادت آپ کی ۱۲ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی پس اگر ایام تشریق سے ذیحجہ کے ۱۱-۱۲-۱۳ تاریخیں مراد ہوں تو حمل کی مدت صرف تین ماہ رہتی ہے)۔

اَلْاِسْلَامُ مَشْرِقُ الْمَنَارِ۔ اسلام مینار کی چمک ہے (مینار سے مراد نیک عمل ہے یعنے کوئی نیک عمل بغیر اسلام کے چمک دار اور قبول نہیں ہوتا)۔

مَشْرُقَةٌ۔ دھوپ میں بیٹھنے کا مقام۔

اَنَا ضَامِنٌ لِمَنْ يُّرِيْدُ السَّفَرَ مُعْتَمًّا تَحْتَ حَنَكِهٖ ثَلٰثًا لَا يُصِيْبُهُ الشَّرَقُ وَالْغَرَقُ وَالْحَرَقُ۔ جو شخص سفر میں جاتے وقت اپنے جبڑے کے نیچے تین بار عمامہ کا پھیر کرلے میں اس کا ضامن ہوں وہ نہ پانی میں اچھو کرے گا نہ ڈوبے گا نہ جلے گا

اَشْرَقَ وَجْهُهٗ۔ اس کا چہرہ چمکنے لگا۔

شَرَكٌ۔ تسمہ ٹوٹ جانا۔

شِرْكٌ اور شِرْكَةٌ اور شُرْكَةٌ۔ شریک ہونا

تَشْرِيْكٌ۔ تسمہ لگانا۔

مُشَارَكَةٌ۔ شرکت کرنا۔

اِشْرَاكٌ۔ شریک کرنا، تسمہ لگانا۔

اَلشِّرْكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ شرک یعنی ریا، جس سے لوگوں کو دکھلانا اپنا معتقد کرانا منظور ہو میری امت میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا۔ اس آیت

ہی شرک سے مُراد رِیا ہے یعنے پروردگار کی عبادت
کسی کو شریک نہ کرے مطلب یہ ہے کہ عبادت خالص
الٰہی کی رضامندی کے لئے کرے نہ کسی کو دکھلانے یا
لانے یا شہرت کی غرض سے (عرب لوگ کہتے ہیں :-
اَشْرَکْتُہٗ فِی الْاَمْرِ۔ میں اس کام میں اس کا شریک تھا۔
اَشْرَکَہٗ یَشْرَکَۃً - اس کا شریک ہو جاتا ہوں اسم مصدر شرک ہے
شَارَکْتُہٗ میں اس کا شریک ہو گیا۔
اَشْرَكَ بِاللهِ۔ اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔
ھُوَ مُشْرِكٌ۔ وہ مشرک ہے یعنے اللہ کا ساجھی دوسرے
بناتا ہے اور شِرْكٌ کفر کو بھی کہتے ہیں۔
مترجم کہتا ہے کفر عام ہے اور شرک خاص ہے
ایک شخص اللہ کی توحید کرتا ہے مگر پیغمبروں کو
مانتا یا شریعت کے کسی اجماعی قطعی بات کا
انکار کرتا ہے مثلاً سود کو جائز کہتا ہے، یا حدیث شریف
کا اعتبار اور عمل نہیں جانتا تو وہ کافر ہے پر مشرک
نہیں ہے اور ہر مشرک کافر ہے اور کبھی شرک کا اطلاق
کفر پر بھی ہوتا ہے۔
اَلطِّیَرَۃُ شِرْكٌ وَلٰکِنَّ اللهَ یُذْھِبُہٗ
بِالتَّوَکُّلِ۔ بدفالی لینا، برا شگون لینا شرک ہے
(یہ چھوٹا شرک ہے جس سے آدمی کافر نہیں ہوتا)
اللہ تعالیٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے
(آدمی کو اللہ پر بھروسا ہوتا ہے اور نفع و ضرر سب
تقدیر سے جانتا ہے وہ بدفالی نہیں لیتا بلکہ
لغو جانتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ بدفالی گناہ ہے لیکن
...ہے اگر کفر ہوتی تو توکل سے کیونکر جاتی بلکہ
ایمان کی ضرورت پڑتی) -
مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللهِ فَقَدْ اَشْرَكَ۔ جس نے
خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا (یہاں
...چھوٹی شرک مراد ہے جو کفر نہیں ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّہٗ فِیْ عَبْدٍ۔ جو شخص غلام
میں اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً ایک غلام میں دو آدمی
شریک ہوں اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے
تو وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے
حصے کی قیمت آزاد کرنے والے کو دینا ہوگی، اگر وہ محتاج
ہو تو وہ غلام مکاتب کی طرح ہوگا۔ محنت مزدوری کر کے
اپنے آدھے حصے کی قیمت دوسرے شریک کو ادا کرے)
اِنَّہٗ اَجَازَ بَیْنَ اَھْلِ الْیَمَنِ الشِّرْكَ معاذ
ابن جبلؓ نے یمن کے لوگوں میں شرکت کو جائز رکھا (یعنے بٹائی
کو جس کو مزارعت بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمین
کا مالک کسی کو زراعت کے لئے اپنی زمین دے اور
پیداوار کا ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرا لے)۔
اِنَّ شِرْكَ الْاَرْضِ جَائِزٌ۔ زمین میں بٹائی کرنا
درست ہے۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ
میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور
شرک سے (یعنے شرک کا وسوسہ میرے دل میں ڈالنے
سے۔ ایک روایت میں وَشَرَکِہٖ ہے یعنے شیطان
کے جالوں سے یہ جمع ہے شَرَکَۃٌ کی بمعنی جال اور
پھندہ)۔
کَالطَّیْرِ الْحَذِرِ یَرٰی اَنَّ لَہٗ فِیْ کُلِّ طَرِیْقٍ
شَرَکًا۔ ہوشیار پرندے کی طرح وہ ہر رستہ میں
یہ سمجھتا ہے کہ اسکے پھانسنے کے لئے جال لگا ہوگا
(ایسا نہ ہو میں اس میں پھنس جاؤں تو بڑی احتیاط
اور ہوشیاری کے ساتھ چلتا پھرتا ہے)۔
اَلنَّاسُ شُرَکَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ اَلْمَاءِ وَالْکَلَاءِ
وَالنَّارِ۔ سب آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں:
پانی، گھاس اور آگ میں (پانی سے مراد بارش اور
چشموں اور نہروں کا پانی ہے جس کا کوئی خاص مالک

نہیں ہے اور گھانس سے وہ گھانس جنگل کی مراد ہے جو کسی کی ملک نہ ہو اور آگ سے جنگل کی لکڑی مراد ہے جس کو جلا کر لوگ کھانا پکاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں میں ہر ایک شخص حقدار ہے کسی کو یہ نہیں پہنچتا کہ جنگل کی گھانس یا لکڑی یا نہر یا چشمہ کا پانی لینے سے کسی کو روکے یا اس پر قیمت لگائے یا اس کو محفوظ کرے۔ ہمارے زمانہ کے حاکموں نے جنگل کی گھانس اور لکڑی کو بھی محصور کر لیا ہے اور عام خلقت کو بلا قیمت ان سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا ہے یہ شریعت اسلامی کے برخلاف ہے نہایہ میں ہے کہ بعضوں نے ہر ایک پانی کی بیع ناجائز رکھی ہے خواہ وہ کنوئے ہی کا ہو اور کہا ہے کہ پانی کسی کی ملک نہیں ہوتا لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ (مکہ اور مدینہ میں میٹھے پانی کی خرید و فروخت بلا نکیر جاری ہے) بعضوں نے کہا آگ میں شریک ہونا اس میں یہ بھی داخل ہے کہ دوسرے کی آگ سے اپنی لکڑی یا کوئلہ یا اپنا چراغ سلگا لے یا دوسرے کے چراغ سے روشنی لے یہ بالاتفاق جائز ہے لیکن دوسرے کی آگ سے ایک انگارہ بلا اجازت اٹھا لینا یہ جائز نہیں ہے بعضوں نے کہا آگ سے پتھر کا کوئلہ مراد ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور لکڑی کی طرح جلایا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا چقماق کا پتھر جس سے آگ نکالتے ہیں)۔

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا شَرِيْكٌ هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ۔ (جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ یوں لبیک کہا کرتے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے مگر وہ ساجھی جو تیرا ہی ہے تو ہی اس کا مالک ہے اور اس کی سب چیزوں کا جو اسکے ملک میں ہیں (کمبخت بتوں کو خدا کا شریک اور ساجھی سمجھتے اور پھر یہ بھی اعتقاد رکھتے کہ خدا ان کا بھی مالک ہے، غرض آسمان اور زمین سب کا خالق اور مالک خدا ہی کو سمجھتے پر اس کی عبادت اور پوجا میں اسکے بعضے بندوں کو بھی شریک کرتے اور کارخانہ خدائی میں ان کو بھی دخیل اور متصرف سمجھتے اس لئے مشرک قرار پاتے)۔

صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ۔ آنحضرتؐ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے جب سایہ جوتی کے تسمہ برابر ہو گیا (یہ مکہ معظمہ کا ذکر ہے جو خط استواء سے قریب ہے وہاں لمبے سے لمبے دن میں آفتاب سر پر آجاتا ہے اور اس کا سایہ بالکل نہیں پڑتا تو جب ذرا سا بھی سایہ پڑا معلوم ہوا کہ سورج ڈھل گیا دوسرے ملکوں میں جو خط استواء سے شمال یا جنوب کی طرف ہٹے ہوتے ہیں وہاں ٹھیک دوپہر کو بھی کچھ سایہ رہتا ہے جس کو سایۂ اصلی کہتے ہیں جب اس سایہ سے تھوڑا سا سایہ بڑھ جائے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ سورج ڈھل گیا۔ یہ ایسا نازک امر ہے کہ ایک پلک میں اِدھر کا اُدھر ہو جاتا ہے۔ ایک بار آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کیا سورج ڈھل گیا انہوں نے کہا نہیں، ہاں۔ آپ نے پوچھا یہ کیا انہوں نے کہا نہیں کے بعد میری ہاں کہنے تک سورج ڈھل گیا اس نے بڑی مسافت طے کر لی)۔

تَشَارَكْنَ هَزْلًا مُخُّهُنَّ قَلِيْلٌ۔ لاغری دبلے پن میں سب شریک ہیں ان میں مغز ...

اَكْفِنِيْ مُؤْنَةَ الْعَمَلِ وَتُشْرِكُنِيْ ... محنت اپنے اوپر لے لو (یعنی زمین کی درستی وغیرہ، اور میرے شریک رہو پیداوار ... میں)۔

مُشَارَكَةُ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِيْنَ۔ ذمی ... اور مشرکوں کے ساتھ شرکت کرنے کا بیان ...

اور مزدوری میں اسی طرح مشرکوں کو نوکر رکھنا بھی جائز ہے لیکن تجارت میں ان کی شرکت امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سود اور شراب کی بھی تجارت کرسکتا ہے البتہ اگر مسلمان کے سامنے معاملات کرے یا خرید فروخت کا کام مسلمان کے سپرد ہو تو جائز ہے۔ اور جزیہ میں جو اس سے مال لیا جاتا ہے تو ضرورت کی وجہ سے وہ درست ہے کیونکہ اسکے پاس اسی قسم کے مال ہیں یعنے سود اور شراب وغیرہ سے جو حاصل ہوتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے تبدّل مِلک سے بھی بعضوں کے نزدیک حرام مال حلال ہوجاتا ہے مثلاً سود خوار یا شراب فروش کے ہاتھ کوئی چیز بیچی تو اس کا بدل بایع کے لئے حلال ہوگا۔ اسی طرح سود خوار یا شراب فروش کا ترکہ جو اسکے وارث کے ہاتھ آئے اس صورت میں جزیہ میں جو مال آئے وہ حلال ہوگا کس لئے کہ مِلک بدل گئی اور بعضوں نے سودخوار یا شراب خوار کے ترکہ کو بھی لینا ناجائز رکھا ہے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کو مقتضی ہے لیکن صراحت کی صورت میں سب ناجائز کہتے ہیں مثلاً سود کے مال میں سے یا شراب کی آمدنی سے کوئی دعوت کرے یا رنڈی خرچی کے مال میں سے ضیافت کرے تو اس کا کھانا بالاتّفاق ناجائز ہے اسی طرح کہانت اور فال کی آمدنی۔

بَقَرَةٌ اَوْ شَاةٌ اَوْ شِرْكٌ (قربانی میں) ایک گائے یا ایک بکری یا شرکت ہو گائے یا اونٹ میں سات مل کر ایک گائے یا ایک اونٹ سب کی طرف سے قربانی کرسکتے ہیں)۔

وَشَرِكْتُهٗ فِيْ مَالِهٖ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ۔ میں اسکے مال میں اس کا شریک تھا یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی۔ (ایک روایت میں اَشْرَكْتُهٗ ہے۔ میں نے اس کو شریک کر لیا)۔

لَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِكُوْا۔ مجھ کو اپنے بعد یہ ڈر نہیں ہے کہ تم مشرک بن جاؤ گے (جیسے پہلے تھے، یعنی ساری امّت مشرک ہوجاتے یہ نہیں ہوسکتا۔ اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ عرب کے بعضے قبیلے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے)۔

وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ۔ چشمہ جوتی کے تسمہ برابر تھا (یعنے بہت تھوڑا پانی اس میں تھا)۔

وَاُحِبُّ مَنْ شَرَكَنِيْ فِيْهِ اُخْتِيْ۔ آپ کی زوجیت اور مصاحبت میں اگر میری بہن میری شریک ہو تو غیروں کے شریک ہونے سے مجھ کو زیادہ پسند۔

اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ۔ وہ ثواب میں تمہارے شریک ہوں گے۔

وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنی ہدی (قربانی) میں شریک کرلیا۔

يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کے عید کے دو دن (یہود اور نصاریٰ مراد ہیں، ان کو مشرک اس لئے کہا کہ یہود حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں)۔

وَالْمُشْرِكُوْنَ عَبَدَةُ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدُ۔ مشرک بت پرستوں اور یہودیوں سے (یہود کو بھی مشرک قرار دیا)۔

اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ۔ جب دو مسلمان شریک ہوتے ہیں تو میں ان کا تیسرا شریک رہتا ہوں (یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنے میں ان کے معاملہ میں برکت دیتا ہوں ان کی تجارت میں نفع بخشتا ہوں جب تک کوئی ان میں سے خیانت نہ کرے، جب خیانت کی تو اللہ تعالیٰ ان سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور شیطان شریک ہوجاتا ہے)۔

شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ۔ آگ کا ایک تسمہ۔

اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلَيْكُمْ مِنْ شِرَاكِ اَحَدِكُمْ بہشت تمہارے جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہے۔

اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ۔ اور جو شرک کرتا ہو وہ بھی (یعنے وہ بھی اس میں داخل ہے)۔

اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ۔ سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو پھر ان کو بیان کیا پہلا گناہ (جو سب میں بڑھ کر ہے) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (اس کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الربوبیۃ یعنے خدا کے سوا اور دوسرا کوئی خدا قرار دینا اس قسم کے مشرک دنیا میں کم ہیں لیکن جاہلیت کے زمانہ میں بعضے عربوں کا یہ اعتقاد تھا اور قدیم یونانی بھی اس بلا میں مبتلا تھے۔ دوسرے شرک فی الالوہیۃ یعنے عبادت اور تعظیم اور بندگی اور نذر و نیاز، دعا حاجت برآری، تندرستی، اولاد کا دینا، روزی دینا، گناہوں کا بخشنا، مصیبت دور کرنا، ہلاکت سے بچانا، جانور تعظیم کے لئے کاٹنا ان باتوں میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا۔ اس قسم کے مشرک دنیا میں بہت ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے نام کے مسلمان بھی اس شرک میں گرفتار ہیں)۔

اَیْ اُخَیَّ اَشْرِكْنَا فِیْ دُعَائِكَ (آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) میرے چھوٹے بھائی مجھ کو بھی اپنی دعا میں شریک کر لیجیو (اس میں امت کی تعلیم مقصود تھی کہ بڑا شخص اپنے کو بڑا نہ سمجھے نہ کسی مسلمان کو حقیر جانے ہر ایک بھائی مسلمان سے دعا کا طالب ہو۔ معلوم نہیں اللہ تعالےٰ کے پاس اس کا مرتبہ کیسا ہے! دوسرے یہ مقصود تھا کہ مسلمان لوگ اپنے عزیزوں دوستوں کو دعا میں شریک کر لیا کریں اس لئے کہ اجابت کا وقت معلوم نہیں ہے شاید ان کی دعا اس وقت قبول ہو اور اس میں ان کے عزیز و اقربا دوست بھی شامل ہو جائیں)۔

هَلْ يَدْخُلُ فِیْ عَلَمِ الْقُنُوْطِ مَنْ اَشْرَكَ فَاَجَابَ بِنَعَمْ لِاَنَّهٗ عَسٰی اَنْ يُّرْزَقَ الْاِيْمَانَ۔ کیا اس آیت "قل یا عبادی الذین اسرفوا علےٰ انفسہم" میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مشرک ہو (اس کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے) جواب دیا ہاں وہ بھی داخل ہے کیونکہ شاید اللہ تعالےٰ اس کو ایمان نصیب کرے۔

وَشَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (اللہ تعالےٰ نے شیطان سے فرمایا) تو مال اور اولاد میں ان کا یعنے آدمیوں کا ساجھی بن جا (مال میں ساجھا یہ ہے کہ حرام ذریعوں سے کمائے، معاملہ میں خیانت اور دغابازی کرے، اسراف اور فضول خرچی کرے ناچ رنگ حرام کاموں میں روپیہ اڑائے اور اولاد میں شرکت یہ ہے کہ زنا سے اولاد حاصل کرے یا اولاد کے شرکی نام رکھے۔ جیسے عبداللات عبدالعزیٰ عبدالحارث، عبدالرسول، عبدالحسین، عبدالنبی وغیرہ یا اولاد کو بعوض تعلیم علومِ دینی گمراہ کرنے والے علوم مثلاً علم سحر یا نجوم سکھلائے یا برے پیشوں میں مشغول کرے جیسے ناچ رنگ نقالی شعبدہ بازی گانا بجانا وغیرہ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرتا ہے تو شیطان بھی اس کے ذکر کے ساتھ اپنا ذکر عورت کی شرمگاہ میں داخل کرتا ہے اور بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔ راوی نے کہا اس کی شناخت کیونکر ہو۔ فرمایا ہماری محبت اور بغض سے اس کی شناخت ہوتی ہے یعنے جو شخص دشمن اور مبغض اہل بیت کرام ہے وہ نطفۂ شیطان ہے)۔

لَا تُدْخِلْ يَدَكَ تَحْتَ الشِّرَاكِ - اپنا ہاتھ جوتی کے تسمے کے تلے مت لے جا۔

تُصَلَّى الْجُمُعَةُ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ قَدْرَ شِرَاكٍ - جمعہ کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب سورج جوتی کے تسمے کے برابر ڈھل جائے۔

شَرْمٌ : چیرنا، پھاڑنا، کاٹنا، تھوڑا دینا۔

شَرَمٌ - ناک چرنا یا نکٹا ہونا۔

تَشْرِيْمٌ - چیرنا، زخمی ہوکر بھاگ جانا۔

تَشَرُّمٌ - پھٹنا، چرنا۔

اِنْشِرَامٌ - پھٹنا۔

شَرْمَاءُ - نکٹی عورت یا جس کا قُبل پھٹ کر دُبر سے مل گیا ہو۔

اَشْرَم - نکٹا۔

شَرِيْمٌ - فرج۔

اِشْتَرٰى نَاقَةً فَرَاٰى بِهَا تَشْرِيْمَ الظِّئَارِ - عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو وہ غیر بچہ پر مہربان کی گئی ہے (یعنے جو اس کا بچہ نہیں ہے۔ اس کی ترکیب انشاء اللہ کتاب الظاء میں مذکور ہوگی)

اُتِىَ عُمَرُ بِكِتَابٍ قَدْ تَشَرَّمَتْ نَوَاحِيْهِ فِيْهِ التَّوْرَاةُ - حضرت عمرؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں توراۃ شریف لکھی تھی اسکے کونے پھٹ گئے تھے۔

اِنَّ اَبْرَهَةَ جَاءَهٗ حَجَرٌ فَشَرَمَ اَنْفَهٗ فَسُمِّىَ الْاَشْرَمَ - ابرہہ (بادشاہِ یمن) کو ایک پتھر لگا اس کی ناک پھاڑ ڈالی اس سے اس کو اشرم کہتے تھے۔

شَرَهٌ : سخت حرص، لالچ۔

شَرِهٌ - جو ضرورت سے زیادہ کھا جائے۔ حریص لالچی۔

مَا بِىْ شَرَهٌ وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَّرَانِىَ اللّٰهُ مُتَعَرِّضًا لِفَوَائِدِهٖ - مجھ کو حرص نہیں ہے لیکن یہ پسند ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو اس حال میں دیکھے کہ میں اس کی نعمتوں کو ڈھونڈھنے والا ہوں۔

شَرَى : یا شِرَاءٌ - خریدنا، بیچنا، مستعد ہوں کرنا۔

شَرًى - چمکنا، غصہ ہونا۔

مُشَارَاةٌ - منّت وزاری کے ساتھ خریدنا (عاجزی کرکے پیچھے لگ کر)۔

اِشْتِرَاءٌ - خریدنا۔

اِسْتِشْرَاءٌ - لجاجت کرنا۔

كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيْكِىْ فَكَانَ خَيْرَ شَرِيْكٍ لَا يُشَارِىْ وَلَا يُمَارِىْ وَلَا يُدَارِىْ - آنحضرتؐ میرے شریک تھے اور بڑے عمدہ شریک تھے نہ تو لجاجت کرتے تھے نہ جھگڑا نہ فریب (کہ دل میں کچھ ہو ظاہر میں کچھ۔ بعضوں نے کہا لَا يُشَارِىْ شر سے نکلا ہے۔ اصل میں لَا يُشَارِرُ تھا۔ ایک "را" "یا" ہو گئی، شر نہیں کرتے تھے)۔

لَا تُشَارِ اَخَاكَ - اپنے بھائی سے لجاجت مت کر (یعنے اصرار اور ہٹ) ایک روایت میں لَا تُشَارَّ ہے بہ تشدید را (یعنی برائی مت کر۔

فَشَرِىَ الْاَمْرُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكُفَّارِ حِيْنَ سَبَّ اٰلِهَتَهُمْ - جب آنحضرتؐ نے کافروں کے معبودوں (بتوں) کو برا کہا اس وقت سے مقدمہ سخت ہوگیا (کافروں کی ہٹ بڑھ گئی ان کو ضد آگئی)۔

حَتّٰى شَرِىَ اَمْرُهُمَا - ان کا کام سخت ہوگیا (مصیبت ناک)۔

رَکِبَ شَرِیًّا : ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہوئے جو بڑا چلنے والا تھا یا عمدہ ذات کا تھا۔

ثُمَّ اسْتَشْرَی فِیْ دِیْنِهٖ۔ ابوبکر صدیقؓ نے پھر دین میں کوشش شروع کی (بے دینوں کو راہ پر لائے اسلام کو پھیلایا اس کی ترقی کے لئے کمر ہمت مضبوط باندھی) بعضوں نے کہا یہ شَرِیَ الْبَرْقُ یا اِسْتَشْرَی سے نکلا ہے یعنے بجلی برابر چمکتی رہی پے درپے۔

وَاللّٰهِ لَا اَشْرِیْ عَمَلِیْ بِشَیْءٍ وَلَلدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَیَّ مِنْ مِّنْحَةٍ سَاخِّةٍ (زبیرؓ نے کہا) قسم خدا کی میں تو اپنا (نیک) عمل کسی چیز کے بدل نہیں بیچنے کا اور دنیا تو میری نگاہ میں ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کو دی جاتی ہے۔

اِجْمَعَ بَنِیْهِ حِیْنَ اَشْرَی اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مَعَ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَخَلَعُوْا بَیْعَةَ یَزِیْدَ۔ (عبداللہ بن عمرؓ نے) اپنے بیٹوں کو اکٹھا کیا، جب مدینہ والوں نے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مل کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اس کی اطاعت سے باہر ہو گئے۔ (یہ اَشْرَی شُرَاۃ سے ماخوذ ہے۔ شُرَاۃ کہتے ہیں خارجیوں کو کیونکہ وہ یہ گمان کرتے تھے کہ انہوں نے دنیا کو آخرت کے بدل بیچ ڈالا (یعنے دنیا کی مصیبت گوارا کی، حق کی پیروی اختیار کی تاکہ آخرت درست ہو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹوں سمیت یزید کی بیعت نہیں توڑی اس لئے مسلم بن عقبہ کے ہاتھ سے جس کو یزید نے مدینہ والوں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ محفوظ رہے باقی صدہا صحابہ اور تابعین اُس کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حرم محترم کی بے ادبی کا بھی کوئی دقیقہ اُس نے نہیں چھوڑا۔ اس مسلم کے باپ عقبہ بن ابی معیط ملعون نے آنحضرتؐ کی پیٹھ پر جب آپ نماز پڑھ رہے تھے اوجھڑی ڈال دی تھی اور آنحضرتؐ نے اس کو قتل کرایا تو مسلم کے دل میں وہ غیظ آنحضرتؐ اور اہل مدینہ کی طرف سے باقی تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا یہ اعتقاد تھا کہ جب تک کسی شخص کی خلافت پر سب لوگوں کا اتفاق نہ ہو جائے اس وقت تک اس سے بیعت نہ کرنا چاہئے۔ اور اسی لئے انہوں نے حضرت علی سے اور عبداللہ بن زبیر سے اور عبدالملک ابن مروان سے اور امام حسن سے بیعت نہیں کی تھی پھر جب عبدالملک بن مروان عبداللہ بن زبیر پر غالب ہوا اور سب لوگوں نے اس پر اتفاق کر لیا تو عبداللہ بن عمر نے بھی اس سے بیعت کر لی اور یزید سے انہوں نے بیعت شروع شروع میں کر لی تھی اب جب اس کا فسق ظاہر ہوا تو اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑ ڈالی مگر عبداللہ بن عمر نے اس کا توڑنا مناسب نہ سمجھا یہ ان کی رائے تھی جو مصلحت اور دور اندیشی کے لحاظ سے درست نکلی اور اس کا نتیجہ خاص ان کے اور ان کے گھر والوں کے حق میں اچھا ہوا)۔

کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةٍ هُوَ الشَّرْیَانُ قرآن شریف میں جو شجرہ خبیثہ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد شریان ہے یعنے اندرائن (حنظل) کا درخت اس کو شَرْیٌ بھی کہتے ہیں اس کا مفرد شَرْیَةٌ ہے جیسے رَهْوَانٌ اور رَهْوٌ نرم اور ہموار زمین کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا شَرْیَانٌ اندرائن کا پتہ۔ شَرْیَانٌ اور شِرْیَانٌ ایک درخت ہے جس سے کمانیں بناتے ہیں اس کا مفرد شِرْیَانَةٌ ہے۔

اَرْیٌ وَّشَرْیٌ شہد اور اندرائن (یعنے شیریں اور تلخ دونوں)۔

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَیْهَا وَهِیَ شَرْیَةٌ وَّاحِدَةٌ پھر میں نے اس کو دیکھا وہ ایک اندرائن کی طرح تھی

یعنے ہریالی سے سبز ہوکر ساری زمین ایک اندراتن کی طرح
ہو گئی تھی۔ایک روایت میں شَرَبَةٌ ہے بائی موحدہ سے)۔
نُزُلُ اَشْرَاءَ الْحَرَمِ ۔حرم کے اطراف میں اُترو (اس
کا مفرد شَرًی ہے)۔
شَرَاةٌ ۔ ایک بلند پہاڑ ہے عسفان کے پاس اور
ایک مقام ہے دمشق کے قریب علی بن عبداللہ بن عباس
اور ان کی اولاد وہیں رہتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
ان کو خلافت عطا فرمائی (اور بنی امیہ کی حکومت ختم
ہوئی۔ان کا آخری حاکم مروان حمار مصر میں بھاگا وہیں
مارا گیا)۔
فَلَا يُؤْخَذُ اِلَّا تِلْكَ السِّنَّ مِنْ شَرْوَى
ابلہا اَوْ قِيْمَةَ عَدْلٍ ۔ زکوٰۃ میں اسی عمر کا جانور
ویسے اونٹوں کی طرح کا لیا جائے یا ایک عادل منصف
اس سے اسکی قیمت آنکا کر لی جائے۔عرب لوگ کہتے ہیں:
هٰذَا شَرْوَى هٰذَا ۔ یہ اسکے مثل ہے۔
اِدْفَعُوْا شَرْوَاهَا مِنَ الْغَنَمِ ۔ اس کے مثل
دے دو۔
قَضٰى فِيْ رَجُلٍ نَزَعَ فِيْ قَوْسِ رَجُلٍ
فَكَسَرَهَا فَقَالَ لَهٗ شَرْوَاهَا وَكَانَ يُضَمِّنُ
الْقَصَّارَ شَرْوَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَهْلَكَهٗ ۔
ایک شخص نے دوسرے شخص کی کمان کو کھینچکر توڑ ڈالا
شریح قاضی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ویسی ہی
اسکو تاوان میں دے اسی طرح دھوبی اگر
تلف کر دے تو ویسا ہی کپڑا تاوان میں دے۔
الرَّجُلِ يَبِيْعُ الرَّجُلَ وَيَشْتَرِطُ الْخَلَاصَ
الشَّرْوٰى ۔ ایک شخص دوسرے شخص کے
کوئی چیز بیچے اور خلاص کی شرط کرے (یعنے
یہ چیز دوسرے کسی کی نکلی تو میں اس سے
تجھ کو دوں گا) تو ابراہیم نخعی نے کہا اگر وہ چیز

دوسرے کی نکلے تو بائع اسکے مثل مشتری کو ادا کرے
(یعنے ویسی ہی چیز مول لے کر اس کو دے)۔
اِشْتَرٰى دَابَّةً وَهُوَ عَلَيْهِ ۔ ایک شخص
نے ایک جانور خریدا اور بائع اس پر سوار تھا۔
اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ
عبد مناف کے بیٹو اپنی جانوں کو خرید کرلو (یعنے
اللہ کے عذاب سے ان کو چھڑاؤ ایمان لاکر)۔
اَلَّذِيْ شَرَى الْاَرْضَ یا اِشْتَرٰى جس نے
زمین بیچی یا خریدی۔
اِنْ كُنْتَ اِشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ (حضرت بلالؓ نے
حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا) اگر تم نے مجھ کو خالص
خدا کی رضامندی کے لئے خریدا تھا تو مجھ کو چھوڑ دیں
جہاں چاہوں رہوں جہاں چاہوں چلا جاؤں۔ یہ
بلال نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے
کہا جب انہوں نے بلالؓ سے یہ درخواست کی کہ تم
مدینہ ہی میں رہو اور جیسے آنحضرتؐ کے وقت میں
اذان دیا کرتے تھے ویسے ہی اذان دیتے رہو انہوں
نے کہا مجھ سے اس کا تحمل نہیں ہو سکتا کہ میں آنحضرتؐ
کا ذکر کروں (یعنے اشہد ان محمد رسول اللہ کہوں)
اور آپ کی جگہ خالی دیکھوں۔آخر بلال شام کے ملک
کو چلے گئے اور وہیں وفات پائی)۔
مَنْ يَّشْتَرِيْ نَفْسَهٗ کون شخص اللہ تعالےٰ کے
ہاتھ اپنی جان بیچتا ہے (یعنے اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے)
شَرَاةُ الْمَالِ ۔ بہترین مال۔
تَشَرَّى الشَّيْءُ ۔ یہ چیز متفرق ہوگئی۔
شَرِيَّةٌ ۔ طریقہ،طبیعت،وہ عورت جو لڑکیاں
جنتی ہے۔
مُشْتَرِي ۔ مشہور سیارہ ہے ہمارے نظام میں
جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے۔

اَشْرِیَۃٌ۔ شری کی جمع ہے۔
ضَرْبُ اَشْرِیَۃِ الْعَقَارِ۔ زمین وغیرہ کی خریداریاں۔
شَرٰی۔ ایک قسم کے دانے چھوٹے چھوٹے جو جلن کے ساتھ بدن پر نکلتے ہیں۔ بعضوں نے کہا پتّی اُچھلنا جس میں سرخ سرخ دانے کھجلی کے ساتھ نمود ہوتے ہیں اور خراب اور عمدہ دونوں طرح کے مال کو کہتے ہیں۔

باب الشین مع الزّای

شَزْبٌ یا شُزُوْبٌ۔ سخت سوکھا دُبلا ہونا۔
تَشْزِیْبٌ۔ دُبلا کرنا۔
تَشَازُبٌ۔ اپنے اپنے حصہ کا انتظار کرنا۔
شَازِبٌ۔ سخت سوکھا دُبلا اس کی جمع شُزَّبٌ اور شَوَازِبُ ہے۔
شُزْبَۃٌ۔ فرصت۔
شَزِیْبٌ۔ بن دُرست کی ہوئی چھڑی۔
تَوَشَّحَ بِشَزْبَۃٍ کَانَتْ مَعَہٗ۔ ایک کمان لٹکائی جو ان کے پاس تھی (یعنے گلے میں اس کو حمائل کیا)۔
شَزْبَۃ۔ وہ کمان جو نہ بالکل نئی ہو نہ بہت پرانی۔
تَعْدُوْ شَوَازِبَ۔ دُبلے تیار کئے ہوئے گھوڑوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔
شَزْرٌ: گوشۂ چشم سے دیکھنا یا غصّے سے یا داہنے بائیں طرف سے نیزہ مارنا، داہنے اور بائیں طرف نظر لگانا، بٹنا۔
تَشَزُّرٌ۔ غصہ ہونا، لڑائی کے لئے مستعد ہونا۔
اِسْتِشْزَارٌ۔ اُٹھا ہونا، بٹنا، مُڑے ہونا۔
شَزَارٌ۔ سرخی۔
شَزْرَاءُ۔ سرخ آنکھ۔

شَزْرٌ۔ شدّت اور سختی۔
اِلْحَظُوا الشَّزْرَ وَاطْعَنُوا الْیَسْرَ۔ تیز نگاہ سے یا گوشۂ چشم سے دیکھو اور منہ کے سامنے برچھا مارو۔
بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَرْوٌ تَشَزَّرَ لِیْ بِہٖ۔ مجھ کو ایک اُڑتی ہوئی بات امیر المؤمنین کی طرف سے پہنچی جس کو غصہ کے ساتھ فرمایا ہے (یا جو غصہ کر کے مجھ پر کہی ہے)۔
شَزَنٌ: شگفتہ ہونا۔
تَشَزُّنٌ۔ سخت ہونا، جھگڑے کے لئے کھڑا ہونا۔
فَتَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ۔ لوگ سجدے کے لئے تیار ہوئے، جلدی کرنے لگے۔
تَشْزِیْنٌ یا تَشَزُّنٌ۔ گرا دینا، پچھاڑ دینا، ذبح کرنے کے لئے لٹانا۔
شَزْنٌ۔ ایک پانسہ جس سے کھیلتے ہیں۔
شَزَنٌ۔ بہت تھک جانا اور بد خلق شخص شدّت اور سختی، ایک کونا، جانب، دُوری، غلیظ زمین۔
شُزُنٌ۔ جانب۔
شَزْنَۃ۔ بخیل عورت۔
شُزُوْنَۃٌ۔ غلظت۔
شَوْزَنٌ۔ صورت شکل۔
فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَۃَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ۔ آنحضرتؐ نے سورۂ صٓ پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو لوگ سجدے کے لئے تیار ہوئے۔
فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ تَوْبَۃُ نَبِیٍّ وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُکُمْ تَشَزَّنْتُمْ فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا۔ آپ نے فرمایا اس مقام پر ایک پیغمبر (حضرت داؤد) کی توبہ کا ذکر ہے (تو یہ سجدہ کچھ واجب نہیں ہے) لیکن میں نے تم کو دیکھا تم سجدے کے لئے تیار ہو گئے پھر آپ (منبر پر سے) اُترے اور

آپ نے سجدہ کیا لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَطَّبَ وَتَشَزَّنَ لَهٗ ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ پاس گئے آپ نے آنکھیں بند کرلیں (جیسے کوئی ترش یا بدمزہ چیز پیئے تو کیسا چہرہ بناتا ہے) اور ان کے لئے تیار ہو گئے۔

مِيْعَادُكُمْ يَوْمُ كَذَا حَتّٰى اَتَشَزَّنَ تم فلاں دن آؤ میں جواب کے لئے تیار ہو جاؤں۔

اِنَّهٗ اَتٰى جَنَازَةً فَلَمَّا رَاٰهُ الْقَوْمُ تَشَزَّنُوْا لِيُوَسِّعُوْا لَهٗ۔ وہ ایک جنازے میں گئے جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو ان کو جگہ دینے کے لئے تیاری کی۔

نِعْمَ الشَّيْءُ الْاِمَارَةُ لَوْلَا قَعْقَعَةُ الْبُرُدِ وَالتَّشَزُّنُ لِلْخُطَبِ۔ حکومت اور سرداری (یعنی بادشاہت) اچھی چیز ہے اگر پیغام لانے والوں کی آواز اور بڑے مہم کاموں کی تیاری اس میں نہ ہوتی (یعنے بادشاہ کو ہر وقت یہ فکر رہتی ہے دوسرے بادشاہ کی طرف سے کیا پیام آتا ہے صلح کا یا جنگ کا اسی طرح ملک کی تمام ضرورتوں کے لئے تیار رہنے کی فکر اس کو لگی رہتی ہے اگر یہ فکریں نہ ہوتیں تو بادشاہت بڑی عمدہ چیز تھی)

مترجم کہتا ہے یہ ابن زیاد کا قول ہے اس کے وقت میں بادشاہت شخصی تھی ہر ایک کام کا بار بادشاہ پر تھا لیکن ہمارے زمانہ میں شخصی بادشاہت بہت کم ملکوں میں باقی ہے اکثر ملکوں میں جمہوری حکومت قائم ہوئی ہوا اور بادشاہ سلامت بے فکر ہو گئے ہیں۔ اس پر بھی بادشاہت سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے انسانی زندگی کے لئے بڑا چین یہ ہے کہ بے فکری کے ساتھ عمر گذرے بادشاہ کو کبھی بے فکری نصیب نہیں ہوتی رات دن ایک نہ ایک دغدغہ لگا رہتا ہے اسی طرح کثیر العیال اور قلیل المال آدمی کی زندگی ہمیشہ تلخ رہتی ہے۔

فَتَرَامَتْ مَذْحِجُ بِاَسِنَّتِهَا وَتَشَزَّنَتْ بِاَعِنَّتِهَا۔ مذحج قبیلے نے اپنے برچھے اور تیر مارے اور گھوڑوں کی باگیں تیار کیں۔

كُنْتُ اِذَا هَبَطْتُ شَزَنًا اَجِدُهٗ بَيْنَ ثَنْدُوَتَيَّ۔ جب میں کسی غلیظ زمین پر اترتا تو میں اس کو '' دونوں چھاتیوں کے درمیان پاتا۔

وَوَلَّاهُمْ شَزَنَهٗ۔ ان کو اپنی سختی اور بہادری سے بچاتا ہے (دشمنوں کا مقابلہ خود کرتا ہے) بعضوں نے کہا شَزَن کے معنی جانب یعنے جب دشمن آتے ہیں تو خود مقابل ہوتا ہے اور ان کو اپنے ایک جانب کر دیتا ہے وہ اس کی آڑ میں امن سے رہتے ہیں جیسے کہتے ہیں وَلَّيْتُهٗ ظَهْرِيْ میں نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اس کو کرلیا (اس کو دشمن سے بچایا)۔

تَخُوْبُ بِيَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاةٌ شَزَنٌ: مجھ کو ایک زور آور اونٹنی خوشی سے چلنے والی لے کر زمین قطع کرتی ہے بعضوں نے کہا شَزَنٌ وہ جو ننگے پاؤں چلتے چلتے تھک جائے)۔

باب الشین مع السین

شَسٌّ: سخت زمین۔

شُسُوْسٌ۔ سوکھنا۔

شَاسٌّ۔ دبلا، سوکھا، ناتوان۔

شَسْعٌ۔ جوتی کا تسمہ لگانا جس میں بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی رہتی ہے۔

شِسۡعٌ ۔ تسمہ، مکان کا کنارہ، تنگ زمین، مال کا بچا ہوا حصہ، اونٹ بکریوں کا تھوڑا سا گلہ ۔

شُسُوۡعٌ دور جیسے شَاسِعٌ ہے اسکی جمع شُسُعٌ ہے ۔

رَجُلٌ شِسۡعُ مَالٍ ۔ مال کا اچھا بندوبست کرنے والا آدمی ۔

اِذَا انۡقَطَعَ شِسۡعُ اَحَدِكُمۡ فَلَا يَمۡشِىۡ فِىۡ نَعۡلٍ وَّاحِدٍ ۔ اگر تم میں سے کسی کا جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے (یعنے ایک پاؤں ننگا ہو اور ایک میں جوتی، اس سے منع فرمایا کیونکہ قطع نظر بدنمائی کے پاؤں میں موچ آجانے کا ڈر ہے)

اِنِّىۡ شَاسِعُ الدَّارِ ۔ میرا گھر دور ہے ۔

اِذَا سَاَلۡتَ فَاسۡاَلِ اللّٰهَ وَلَوۡ شِسۡعَ نَعۡلٍ ۔ جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اگرچہ جوتی کا تسمہ ہو ۔

لَا يَسۡتَحۡيِىۡ اَحَدُكُمۡ اَنۡ يَّسۡاَلَ رَبَّهٗ وَلَوۡ شِسۡعَ نَعۡلٍ ۔ اپنے پروردگار سے کسی چیز کے مانگنے میں شرم نہ کرے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی (کیونکہ اللہ تعالٰے دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے جو حقیر چیز مانگنے سے خفا ہو جاتے ہیں اسکے نزدیک تمام چیزیں حقیر ہیں یہاں تک کہ ساری دنیا کی بادشاہت بھی اس کی شان کے سامنے جوتی کے تسمہ سے بھی کم ہے) ۔

مترجم کہتا ہے اوپر جو میں نے ایک صاحبزادے پر اسّی لاکھ اشرفیاں پروردگار سے مانگنے پر طعنہ کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بلا ضرورت ایسی حقیر شے اس شہنشاہِ دوجہان مالکِ زمین و آسمان سے مانگتے تھے لیکن ضرورت اور احتیاج کے وقت تو ایک جوتی کا تسمہ بھی پروردگار ہی سے مانگنا چاہیے۔ اپنے مالک سے مانگنے میں شرم کیوں ہو ہم تو اس کے در کے بھک منگے اور گدا اور غلام اور بندے ہیں، اپنے مالک سے نہ مانگیں تو پھر کس سے مانگیں ۔

شِسۡفٌ : سوکھی روٹی ۔

شُسُوۡفٌ اور شَسَافٌ : سوکھ جانا دُبلا ہونا ۔

باب الشین مع الصاد

شَصۡبٌ : پوست نکالنا ۔

شَصَبٌ : سخت ہونا ۔

شِصۡبٌ : سختی، قحط، حصہ، نصیب ۔

شَصۡرٌ ۔ دور دور سینا مارنا، گھس جانا ۔

شِصٌّ : ہوشیار، چالاک چور جیسے لِصٌّ چور ۔

شُصُوۡصٌ اور شِصَاصٌ ۔ دودھ کم ہو جانا یا بالکل نہ رہنا ۔

شَاةٌ شَصُوۡصٌ ۔ جس بکری میں دودھ نہ ہو ۔

رَاٰى اَسۡلَمَ يَحۡمِلُ مَتَاعَهٗ عَلٰى بَعِيۡرٍ مِّنۡ اِبِلِ الصَّدَقَةِ قَالَ فَهَلَّا نَاقَةً شَصُوۡصًا حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم کو دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کے ایک اونٹ پر لاد رہا تھا، فرمایا ایک بے دودھ کی اونٹنی پر کیوں نہیں لادتا ۔

شَصُوۡصٌ کی جمع شَصَائِصُ اور شُصُصٌ آئی ہے

اِنَّ مَاشِيَتَنَا شُصُصٌ ۔ ہمارے جانوروں میں دودھ نہیں ہے ۔

اَلۡقٰى شِصَّهٗ وَاَخَذَ سَمَكَةً ۔ ایک شخص نے گل ڈالی (مچھلی پکڑنے کا کانٹا) اور ایک مچھلی پکڑی ۔

وَاَنۡشَبۡتُ شِصِّىۡ فِىۡ كُلِّ شِيۡصَةٍ ۔ میں نے اپنا کانٹا ہر شکار میں ڈالا ۔

شَصَاصَاءُ ۔ قحط کا سال، حاجت جس کا چھوٹنا ممکن نہ ہو، بُری سواری ۔

شُصُوۡوٌ ۔ اوپر اٹھنا، بلند ہونا ۔ جیسے شُصِیٌّ ہے

شَاصِيَةٌ بِرِجْلِهَا۔ اپنا پاؤں اٹھائے ہوئے۔
شُصُوٌّ۔ شدت اور سختی۔

باب الشين مع الطاء

شَطْأٌ یا شَطَاءٌ۔ مولکہ یا پٹھا جو پہلے پہل زمین سے نکلتا ہے، مولکہ نکالنا جیسے شُطُوْءٌ ہے، کنارے چلنا۔
شَاطِئُ الْبَحْرِ۔ سمندر کا کنارہ۔
قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَاَخْرَجَ شَطْأَهٗ اَیْ نَبَاتَهٗ وَفُرُوْخَهٗ۔ یعنے کھیت سے اپنا مولکہ نکالا۔
اَشْطَأَ الزَّرْعُ۔ کھیت نے مولکہ نکالا۔
فَهُوَ مُشْطِئٌ۔ اس کا مولکہ نکلا ہے۔
شَاطِئُ النَّهْرِ۔ ندی کا کنارہ۔
شَطَا۔ ایک گاؤں ہے مصر کے ملک میں اسی سے ہے ابوالحسن کا قول اَنَا كَفَّنْتُ اَبِیْ فِیْ ثَوْبَيْنِ شَطَوِيَّيْنِ۔ میں نے شطا کے دو کپڑوں میں اپنے باپ کو کفن دیا۔
شَاطِئَتَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ۔ اسکے دونوں کناروں پر ...ا ہیں۔
شَطْبٌ: کاٹنا، دور ہونا، جھکنا، عدول کرنا، خط پھیر دینا۔
اِنْشِطَابٌ۔ بہنا۔
شَاطِبَةٌ۔ چمڑا کاٹنے والی عورت۔
شَطْبٌ۔ لمبا، خوش خلق، ہری شاخ۔
شُطْبَةٌ۔ ہری ڈالی اسکی جمع شُطَبٌ ہے۔
شُطَبُ السَّيْفِ۔ تلوار کے جوہر جو اندر چمکتے ہیں۔
مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ۔ اسکی خواب گاہ ایسی ہے جیسے ڈالی کا پوست (باریک اور تنگ یعنی) اس کا خاوند بالکل دبلا پتلا ہے۔ بعضوں نے کہا مَسَلُّ شَطْبَةٍ سے تلوار مراد ہے جو نیام سے نکال لی جائے)۔

اِنَّهٗ حَمَلَ عَلٰی عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَطَعَنَهٗ فَشَطَبَ الرُّمْحُ عَنْ مَقْتَلِهٖ عامر بن ربیعہ نے عامر بن طفیل پر حملہ کیا اور برچھ سے مارا لیکن برچھہ اسکے قتل کے مقام سے ہٹ گیا (یعنے برابر ایسے مقام پر نہیں لگا جس سے وہ مارا جاتا)۔
شَطْحٌ: دور جانا، زمین پر چت گرنا۔
ثَوْبٌ شَاطِحٌ۔ بہت لمبا کپڑا۔
شَطَحِيَّاتٌ۔ بیہودہ دور از قیاس باتیں۔
شَطْرٌ: دو حصے کرنا، فصد کرنا، آدھا نکال ڈالنا، بکری کا ایک تھن خشک ہونا یا ایک تھن کا دوسرے تھن سے لمبا ہونا، ہر چیز کا آدھا حصہ، جانب، جہت۔
شَاطِرٌ۔ شوخ، بے باک اسکی جمع شُطَّارٌ اور عام لوگ شاطر سے چالاک ہوشیار شخص مراد لیتے ہیں۔
مُشَاطَرَةٌ۔ آدھا آدھا بانٹ لینا۔
شِطْرَةٌ۔ دو نصف، ہر ایک نصف جداگانہ قسم کا۔
شُطُوْرٌ اور شَطَارَةٌ شوخ اور بے باک ہونا، بکری کا ایک تھن خشک ہو جانا۔
تَشْطِيْرٌ۔ آدھا آدھا کرنا، ایک تھن کا دودھ دوہنا، دوسرا چھوڑ دینا۔
شَطِيْرٌ۔ دور، غریب، اجنبی۔
اِنَّ سَعْدًا اِسْتَأْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ قَالَ لَا قَالَ الشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ الثُّلُثُ فَقَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔ سعد بن ابی وقاص نے (اپنی بیماری میں) آنحضرتؐ سے اجازت مانگی اپنا سارا مال خیرات کر دینے کی آپ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے

عرض کیا اچھا آدھا مال خیرات کردوں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا اچھا تہائی مال فرمایا خیر تہائی خیرات کرسکتا ہے اور تہائی بھی بہت ہے اگر اس سے بھی کم خیرات کرے اور باقی وارثوں کے لئے چھوڑ جائے تو اور اچھا ہے۔

مَنْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَّلَوْ بِشَطْرِ کَلِمَۃٍ۔ جس شخص نے مسلمان کو قتل کرنے میں مدد کی (گو خود قتل نہیں کیا) آدھی بات کہہ کر (مثلاً اقتل کی جگہ صرف اُق کہا یا اشارہ کیا)۔

مترجم کہتا ہے جب مدد کرنے والے کو آخرت میں ایسی سزا ملے گی تو قتل کرنے والے کو کیسا عذاب ہوگا سمجھ لینا چاہئے۔

اِنَّہٗ رَھَنَ دِرْعَہٗ بِشَطْرٍ مِّنْ شَعِیْرٍ۔ آنحضرتؐ نے اپنی زرہ جو کے آدھے پر گرو رکھی۔ (یعنی آدھے مکوک جو پر یا آدھے وسق جو پر، یہ غلہ آپ نے ایک یہودی سے اپنے گھر والوں کے لئے قرض لیا اور اسکی قیمت کے بدل اعتبار کے لئے اپنی زرہ اسکے پاس گرو رکھ دی)۔

اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔ طہارت (وضو) آدھا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے دل کی نجاست پاک ہوتی ہے اور طہارت سے ظاہری نجاست)۔ بعضوں نے کہا اس کا ثواب ایمان کے آدھے ثواب تک پہنچے گا۔ بعضوں نے کہا ایمان سے یہاں نماز مراد ہے جیسے "وما کان اللہ لیضیع ایمانکم" میں تو طہارت نماز کی شرط ہے گویا اس کا ایک حصہ ہوئی۔

کَانَ عِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِیْرٍ۔ ہمارے پاس جو کا آدھا مکوک یا آدھا وسق تھا (جب آنحضرتؐ نے وفات پائی یا تھوڑے جو تھے)۔

اِنَّا اٰخِذُوْھَا وَشَطْرَ مَالِہٖ عَزْمَۃٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا۔ جو شخص زکوٰۃ نہ دے (یعنی تحصیلدار کے طلب کرنے پر) تو ہم اس سے زکوٰۃ کا مال جبراً لیں گے اور آدھا مال جرمانہ میں لیں گے یہ ہمارے پروردگار کی ایک سزا ہے اس کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سے (حربی نے کہا اس حدیث میں راوی نے غلطی کی ہے اور صحیح وَشُطِرَ مَالُہٗ ہے یعنی اس کے مال کے دو حصے کریں گے اور تحصیلدار کو اختیار ہوگا کہ جس حصہ میں عمدہ قسم کا مال ہو اس میں سے زکوٰۃ لے لے یہ گویا اسکی زکوٰۃ نہ دینے کی سزا ہے۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ اس سے بہر حال لے لی جائے گی گو اس کا مال تلف ہو جائے تو باقی کا نصف حصہ جو بقدر زکوٰۃ کل مال کے ہو اس سے لے لیا جائے گا مثلاً اسکے پاس ایک ہزار بکریاں تھیں تو دس بکریاں اس پر زکوٰۃ کی تھیں اب اس نے زکوٰۃ نہ دی، اور سب بکریاں مر مرا گئیں صرف بیس رہ گئیں تو بیس کا آدھا یعنی دس بکریاں اس سے لی جائیں گی بعضوں نے کہا ابتدائی اسلام میں تعزیر بالمال درست تھی پھر منسوخ ہوگئی جیسے درخت کے میوے میں جو درخت سے لٹکا ہو اور کوئی اس کو لے جائے تو اس کو علاوہ سزا کے دونا میوہ بطریق جرمانہ دینے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح گمے ہوئے اونٹ کو پکڑ لینے میں وہ اونٹ اور اس کے مثل ایک اور اونٹ جرمانہ کے طور پر دینا لازم کیا گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حاطب سے مزنی کے اونٹ کی دونی قیمت دلائی جب اسکے رفیقوں نے اس کو نحر کیا اور کھا گئے۔ اور حدیث میں اسکے اور کئی نظائر وارد ہیں مثلاً جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے مکان جلا دینا وغیرہ۔ اور امام احمد اور اہل حدیثؒ نے بھی

حکم دیا ہے کہ تعزیر بالمال اگر امام مناسب سمجھے تو درست ہے اور امام شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ جو شخص عندالطلب زکوٰۃ نہ دے اس سے زکوٰۃ بھی لی جائے اور آدھا مال بطریق جرمانہ لیا جائے انہوں نے اسی حدیث سے دلیل لی اور جدید قول ان کا یہ ہے کہ اس سے صرف زکوٰۃ لی جائے اور یہ حدیث منسوخ ہے اور اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے) -

مترجم کہتا ہے امام ابن قیم اور محققین علمائے اہلحدیث نے تعزیر بالمال جائز رکھی ہے اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور اس کی تائید متعدد احادیث سے ہوتی ہے اور نسخ پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ باوجودیکہ امام ابوحنیفہؒ نے تعزیر بالمال جائز نہیں رکھی مگر تمام ریاستہائے اسلامی میں جہاں کے قاضی اور جج حنفی ہیں مالی سزائیں دی جاتی ہیں اور حکام وقت نے جو دوسرا دین رکھتے ہیں قانون فوجداری کو مالی تعزیرات سے بھر دیا ہے اور یہ حنفی قضاۃ اور جج اس قانون کی پیروی کر کے اپنے امام کے قول کے خلاف مالی سزا دیتے ہیں۔

قَالَ لِعَلِيٍّ وَقْتَ التَّحْكِيمِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ وَحَلَبْتُ أَشْطُرَهُ فَوَجَدْتُهُ قَرِيبَ الْقَعْرِ كَلِيلَ الْمُدْيَةِ وَإِنَّكَ قَدْ رُمِيتَ بِحَجَرِ الْأَرْضِ۔ احنف بن قیس نے تحکیم کے وقت حضرت علی سے کہا میں نے اس شخص (ابوموسیٰ اشعری) کو آزمایا اسکے تھن دوہے (اسکے خیر و شر سب کا امتحان کیا خیر اور شر کو اونٹنی کے تھنوں سے تشبیہ دی تو جن میں سے دودھ نکلتا ہے خیر کو ان سے مشابہت دی اور شر کو ان تھنوں سے جن میں سے دودھ نہیں نکلتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: حَلَبَ فُلَانٌ الدَّهْرَ أَشْطُرَهُ

فلاں شخص نے زمانہ کے برے بھلے سب کو خوب آزمایا ہے (یعنے زمانہ کے حالات سے خوب واقف گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ ہے) -

لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ بِحَقٍّ أَحَدُهُمَا شَطِيرٌ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ شَهَادَةَ الْآخَرِ۔ (قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جو بڑے عالم اور فقیہ تھے) کہا اگر دو شخصوں نے ایک حق کی گواہی دی مدعیٰ علیہ پر اور ان میں سے ایک مدعی سے اجنبی ہے (اور ایک مدعی کا باپ یا بیٹا یا بھائی ہے) تو اجنبی کی گواہی اس رشتہ دار کی گواہی کو صحیح کر دے گی (اور مدعیٰ علیہ پر حق کا فیصلہ کر دیا جائے گا، مدعی کو ڈگری ملے گی) یہ امام قاسم کا مذہب ہے دوسرے علما اسکے قائل نہیں ہیں ان کے نزدیک باپ بیٹے کی شہادت سے حق ثابت نہ ہوگا۔

شَهَادَةُ الْأَخِ إِذَا كَانَ مَعَهُ شَطِيرٌ جَازَتْ شَهَادَتُهُ۔ بھائی اور ایک اجنبی کی شہادت مل کر مقبول ہے (یہ قتادہ کا قول ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے) -

فَإِنَّهُ يُؤَدِّي إِلَيْهِ شَطْرَهُ۔ اگر بی بی نے سارا نفقہ جس میں آدھا حصہ خاوند کا تھا سب خرچ کر ڈالا تو وہ آدھے کی ضامن ہوگی (خاوند کو واپس دینا ہوگا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ جو رُو جو خرچ کرے اس کو آدھا ثواب مرد کا ملے گا تو یہ اس صورت میں ہے جب عورت اور مرد کا حصہ مخلوط ہو اور مرد اپنے حصے میں سے خیرات کرنا ناپسند نہ کرے) -

شَطْرُ اللَّيْلِ۔ آدھی رات۔

أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ۔ وہ حُسن کا آدھا حصہ دیئے

گئے تھے۔ (یعنے حضرت یوسف علیہ السلام) شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ادب والی مسجد کی طرف فَوَضَعَ عَنِّیْ شَطْرَهَا پہلے اللہ تعالےٰ نے آدھی (یعنے پچیس نمازیں) معاف کردیں پھر پانچ پانچ اور معاف کرنا شروع کیں، یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔ کرمانی نے کہا پھر دوسری بار جو حدیث میں شَطْر کا ذکر ہے اگر اس سے نصف مراد لیا جائے تو ساڑھے بارہ کی معافی نکلتی ہے اس لئے شطر سے ایک حصّہ مراد لینا بہتر ہے۔ دوسری روایت میں پانچ پانچ نمازوں کی معافی مذکور ہے وہی صحیح اور قابلِ اعتماد ہے)۔

فَاَتَیْتُهٗ بِشَاةٍ شَطُوْرٍ۔ میں ایک تھن کی بکری آپ کے پاس لے کر آیا (یعنے دوسرا تھن اس کا نہ تھا یا خشک تھا)۔

تَمْکُثُ اِحْدٰکُنَّ شَطْرَ دَهْرِهَا لَا تَصُوْمُ وَلَا تُصَلِّیْ۔ تم میں سے کوئی اپنی آدھی عمر یوں ہی رہتی ہے (یعنے حیض کی حالت میں) نہ روزہ رکھتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے (اس حدیث کا پتہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے لیکن فقہا نے اس کو ذکر کیا ہے)۔

اَلسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ۔ مسواک کرنا آدھا وضو ہے یا وضو کا ایک جز ہے۔

اَجْعَلُ شَطْرَ مَالِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں دے دوں۔

وَاَمَّا نِلْكَ فَشَطَارَةٌ۔ یہ تو خباثت ہے اور دغابازی۔

شِطْرَنْج۔ ایک مشہور کھیل ہے (اکثر علماء نے اسکو ناجائز اور مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے کہا اگر اس میں شرط نہ ہو نہ اس کی وجہ سے عبادت میں خلل واقع ہو تو کبھی کبھی تفریح طبع کے لئے وہ جائز ہو۔ یہ شَطَارَةٌ یا تَشَطُّرٌ سے نکلا ہے۔ محیط میں ہے کہ شطرنج بہ کسرۂ شین بعضوں نے کہا یہ شش رنگ کا معرب ہے کیونکہ اس میں چھ قسم کے پالنے ہوتے ہیں۔ بادشاہ، وزیر (یا بادشاہ بیگم)، فیل، اسپ، رُخ، پیادہ۔ یہ فارسیوں کی ایجاد ہے۔ بعضوں نے کہا ہندی حکیم کی اور اصل یہ ہے کہ کوئی کھیل اس کی برابری نہیں کرتا اس میں بخت و اتفاق کو دخل نہیں ہے جیسے اور کھیلوں میں ہے بلکہ سارا مدار اس میں غور و فکر اور اپنی تدبیر اور دور اندیشی پر ہے)

شَطَسٌ۔ جانا مکر اور فریب۔

شُطَسٌ۔ خلاف اور عناد۔

شُطَسِیْ۔ مکار، شریر۔

شَطٌّ یا شُطُوْطٌ۔ دور ہونا، لمبا ہونا۔

شَطِیْطٌ۔ ظلم کرنا، افراط کرنا۔

شَطَطٌ۔ حد سے بڑھ جانا، حق سے دور ہونا، نرخ گران کرنا۔

شُطُوْطٌ۔ ظلم کرنا۔

تَشْطِیْطٌ۔ حد سے بہت بڑھ جانا۔

اِشْطَاطٌ۔ دور کرنا، غور کرنا، چل دینا، ظلم کرنا۔

اِنَّكَ لَشَاطِّیْ حَتّٰی اَحْمِلَ قُوَّتَكَ عَلٰی ضَعْفِیْ فَلَا اَسْتَطِیْعُ فَانْبَتَّ۔ ایک شخص نے تمیم داری سے کثرت عبادت میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا بتلاؤ اگر میں ناتوان مومن ہوں اور تو زوردار مومن ہو اور مجھ سے اتنی ہی مشقت لینا چاہے جتنی تو کرتا ہے تو تو مجھ پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ اگر میں باوجود ناتوانی کے اتنا بوجھ اٹھاؤں جتنا تو زور کی وجہ سے اٹھاتا ہے تو مجھ کو طاقت نہ رہے گی آخر بالکل عمل چھوڑ دوں گا (جتنا مجھ سے ہوسکتا تھا وہ بھی نہ ہوگا)۔ یہ شَطَطٌ سے نکلا ہے بمعنی جور اور ظلم اور حق سے کنارہ کشی بعضوں نے کہا شَطَّنِیْ فُلَانٌ یَشُطُّنِیْ شَطًّا سے یعنے مجھ کو مشقت میں

ڈالا مجھ پر ظلم کیا۔

لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ۔ (اس کو مہرِ مثل ملے گا) نہ کم نہ زیادہ۔

أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضِّبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَكَآبَةِ الشَّطَّةِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی حالت میں محتاجی سے (یعنے عیال و اطفال کی کثرت سے)، اور دوری مسافت کی تکلیف سے (یعنی سفر دور دراز ہو، اور خرچ کی تنگی ہو (بال بچے بہت سے ساتھ ہوں)۔

شَطُّ الْبَحْرِ۔ دریا کا کنارہ یعنے ساحل اس کی جمع شُطُوْطٌ اور شُطَّانٌ ہے۔

شَطَعٌ: جزع اور فزع بیماری وغیرہ سے۔

شَطْفٌ: چل دینا، دور ہونا، دھونا۔

تَشْطِيْفٌ۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔

شَطْمٌ: جماع کرنا۔

شَاطُوْمَةٌ۔ لمبی لکڑی۔

شَطْنٌ: رسی سے باندھنا، مخالفت کرنا، گھس جانا، دور ہونا۔

اِشْطَانٌ۔ دور کرنا۔

شَاطِنٌ۔ خبیث۔

شَطُوْنٌ۔ گہرا کنواں۔

شَيْطَانٌ۔ (یا تو شَطَنَ سے نکلا ہے یعنے حق سے دور یا شَاطَ سے نکلا ہے اسی لئے صاحب مجمع نے شَيْطَانٌ کی کچھ حدیثیں یہاں بیان کی ہیں اور کچھ شَيْطٌ میں اور ہم بھی انہی کی پیروی کرتے ہیں)۔

وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوْطَةٌ بِشَطَنَيْنِ ان کے پاس ایک گھوڑی تھی دو رسیوں سے بندھی ہوئی۔

شَطَنٌ۔ رسی۔

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِأَشْطَانِهَا۔ اللہ تعالٰی نے موت کو زندگی کی رسیاں جلدی سے پکڑ لینے والی بنائی۔

كُلُّ هَوًى شَاطِنٌ فِي النَّارِ۔ ہر ایک خواہش جو حق کے خلاف ہو دوزخ میں جائے گی۔ (یعنے خواہش نفس پر چلنے والا اور حق بات کو چھوڑ دینے والا جہنم میں جائے گا ـــ ہمارے زمانہ کے مولویوں میں یہ بلا عام ہوگئی ہے جو بات ان کے منہ یا قلم سے نکلی بس اس کی پچ کئے جاتے ہیں گو ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بات ناحق تھی مگر اس سے رجوع کرنے میں اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شرماتے ہیں اور خواہش نفس کی پیروی کئے جاتے ہیں ان کا نفس یہ کہتا ہے کہ اگر رجوع کرو گے اور اپنی خطا کا اقرار کرو گے تو عوام تم کو کم علم سمجھیں گے۔ تم سے بے اعتقاد ہو جائیں گے۔ ان بے وقوفوں کو اتنی عقل نہیں کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے وہ تم کو تباہ کرنا چاہتا ہے رجوع کرنے میں کوئی توہین نہیں بلکہ کمال علم اور تقویٰ کی دلیل ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہ بڑے بڑے اماموں اور مجتہدین کے ایک ایک مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں جدھر حق معلوم ہوا اُدھر ہی رجوع کر جاتے تھے ـــ میں نے وجوبِ تقلید مذہب معیّن میں جو ابتدائے طالب العلمی میں لکھا تھا اس سے بعد کو رجوع کیا اسی طرح صفات اللہ میں متکلمین کی تاویلات اور تسویلات سے جن میں میں عنفوانِ شباب میں گرفتار رہا تھا اور اب بھی اللہ تعالٰی شانہ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصّب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے)۔

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔ سورج شیطان کی دو زلفوں کے درمیان نکلتا ہے

(ہوتا یہ ہے کہ جب سورج نکلنے لگتا ہے تو شیطان اپنا سر اوپر جاکر اسکے مقابل رکھ دیتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا سجدہ اسکے لئے ہو۔ خطابی نے کہا یہ ان حدیثوں میں سے ہے جن کے معنی اور مطلب شارع ہی جانتا ہے اور ہم کو ان کی تصدیق کرنا اور ان کے احکام پر عمل کرنا واجب ہے۔ حربی نے کہا یہ تمثیل ہے یعنے شیطان طلوع آفتاب کے وقت حرکت کرتا ہے اور سورج پرستوں پر مسلط ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان خون کی طرح آدمی میں بہتا رہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پر مسلط ہوکر اس کو وسوسے دیتا رہتا ہے نہ یہ کہ اسکے جسم میں گھس جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں حربی کی تاویل کی ہم کو ضرورت نہیں اور دونوں حدیثوں کو ظاہری معنی پر رکھیں تو اس میں کوئی استبعاد نہیں شیطان ہزاروں لاکھوں ہیں تو ہر ایک ملک کے شیطان اپنے اپنے ملک میں سورج نکلتے وقت اسکے مقابل ہوتے ہوں گے اسی طرح شیطان کا خون کی طرح جسم میں پھرنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان اور جن لطیف اجسام ہیں وہ اگر رگوں میں سما جائیں اور پھریں تو کون سی مشکل اور خلاف عقل بات ہے اور بہت لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہو کہ جن آدمی کے بدن میں سماکر اس کی زبان سے بات کرتا ہے اور شاید حربی نے اس حدیث پر توجہ نہیں کی جس میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک لڑکے سے جس پر آسیب تھا یہ فرمایا اخرج فانی محمد رسول اللہ یعنے اس چھوکرے کے جسم میں سے نکل جا میں محمد ہوں اللہ کا رسول)۔

اَلرَّاکِبُ شَیْطَانٌ وَالرَّاکِبَانِ شَیْطَانَانِ وَالثَّلَاثَۃُ رَکْبٌ۔ جو سوار اکیلا سفر میں جائے وہ شیطان ہے دو جائیں تو دو شیطان ہیں البتہ تین ہوں تو خاصے اچھے سوار یا جماعت ہیں (مطلب یہ ہے کہ جب سفر کرنے تو کم سے کم دو رفیق ساتھ ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس شخص کے باب میں کہا جس نے اکیلا سفر کیا تھا اگر مرجاتا تو میں اس کا حال کس سے پوچھتا)۔

حَرِّجُوْا عَلَیْہِ فَاِنِ امْتَنَعَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْہُ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ۔ سانپ کو دھمکاؤ اب کے نہ نکلیو ورنہ ہم تجھ کو مار ڈالیں گے پھر اگر نکلنے سے باز آئے (تو بہتر ہے) اگر اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالو وہ شیطان ہے (یعنے نیکبخت جن نہیں ہے بلکہ شیطان اور کافر جن ہے) — بعضے سانپ اصل میں جن ہوتے ہیں تو آپ نے احتیاطاً یہ حدیث فرمائی۔ نہایہ میں ہے کہ باریک اور ہلکے سانپ کو عرب لوگ جن اور جان کہتے ہیں)۔

اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالْحَیْضُ مِنَ الشَّیْطَانِ چھینک اور اونگھ اور حیض شیطان کی طرف سے ہیں (حالانکہ چھینک اچھی چیز ہے مگر نماز میں جب چھینک آئے تو شیطان کی چھیڑ سمجھنا چاہئے اس لئے کہ اس سے حضورِ قلب میں خلل ہوتا ہے جو نماز کا رکن اعظم ہے)۔

باب الشین مع الظاء

شَظٌّ: بقیہ دن دشوار ہونا، تکلیف میں ڈالنا، لغوظ کرنا، پریشان کردینا، ہانک دینا۔

شِظَاظٌ- ایک مشہور چور کا نام ہے عرب میں مثل ہے: اَسْرَقُ مِنْ شِظَاظٍ۔ شظاظ سے بھی بڑھ کر چور

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَرْعٰی لِقْحَۃً لَہٗ فَفَجِئَھَا الْمَوْتُ فَنَحَرَھَا بِشِظَاظٍ۔ ایک شخص اپنی اونٹنی کو چرا رہا تھا اتنے میں وہ مرنے لگی اس نے ایک

کدار لکڑی سے اسکو نحر کر ڈالا۔
شِظَاظ۔ وہ لکڑی جس کے دونوں کنارے نوکدار
تے ہیں، اسکو دونوں تھیلوں کے بیچ میں اڑا کر اونٹ
لادتے ہیں کہ وہ الگ الگ ہو کر گریں نہیں۔
مِرْفَقُهٗ کَالشِّظَاظِ۔ اس کی کہنی شظاظ کی
ح نوک دار تھی۔
لَا بَأْسَ بِلُقْطَةِ الْعَصَا وَالشِّظَاظِ وَالْوَتِدِ
کوئی شخص لکڑی یا شظاظ یا میخ پائے پڑی ہوئی
اسکے لے لینے میں قباحت نہیں (کیونکہ یہ ایسی
قدر چیزیں ہیں جن کی مالک تلاش نہیں کرتا
ن کے لینے کو پھر آتا ہے۔
شَظْفٌ: روکنا، خصیے نکال ڈالنا۔
شَظَفٌ۔ تنگ روزی، بھوکا ہونا، خشک ہونا۔
لَمْ یَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلٰی شَظَفٍ
ضرت جب کھانے سے سیر ہوتے تو تنگی کے ساتھ (آپ
راغ مالی اور تونگری کبھی نہیں ہوئی ہمیشہ فقر و فاقہ اور
ت ہی میں عمر گذاری۔
شَظْفٌ۔ سوکھی روٹی۔
شِظْفٌ۔ بدخلق۔
شَیْظَمٌ: لمبا یا موٹا۔
یَعْقِلُهُنَّ جَعْدٌ شَیْظَمِیٌّ۔ ان کو ایک گھونگھر والا
موٹا شخص باندھ دیگا یا باندھتا ہے۔
ی۔ پھٹ جانا۔
شَظِیَّةٌ۔ جدا کرنا۔
شظی۔ وہ ہڈی جو گھٹنے یا بانہہ سے ملی ہے۔
شَظِیَّةٌ۔ کمان یا ہڈی پہاڑ کی چوٹی پر اونچی جگہ۔
یَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعٍ فِیْ شَظِیَّةٍ یُؤَذِّنُ وَ
مُ الصَّلٰوةَ۔ تیرا پروردگار اس چرواہے پر تعجب
ہے جو اپنے جانوروں کو پہاڑ کی ٹیکری پر چرا رہا ہو

وہیں اذان دے اور نماز پڑھے۔
شَظِیَّۃٌ کی جمع شظایا ہے۔
تَشَظِّیْ۔ شاخ نکلنا، متفرق ہونا۔
فَانْشَظَّتْ رَبَاعِیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت کے سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا۔
اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّخْلُقَ لِاِبْلِیْسَ نَسْلًا وَزَوْجَۃً اَلْقٰی عَلَیْہِ الْغَضَبَ فَطَارَتْ مِنْہُ شَظِیَّۃٌ مِّنْ نَارٍ فَخَلَقَ مِنْہَا امْرَاَتَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کی نسل بڑھانا اور اسکی جورو پیدا کرنا چاہی تو اسکو غصہ دلایا غصہ کی وجہ سے اس میں سے ایک آگ کا ٹکڑا اڑا (اسی سے اللہ تعالیٰ نے اسکی بیوی پیدا کی۔
فَطَارَتْ مِنْہُ شَظِیَّۃٌ وَوَقَعَتْ مِنْہُ اُخْرٰی مِنْ شِدَّۃِ الْغَضَبِ۔ ایک ٹکڑا آگ کا اس میں سے اڑا اور ایک گرا سخت غصہ کی وجہ سے۔

باب الشین مع العین

شَعْبٌ: جمع کرنا، جدا کرنا، بنانا، بگاڑنا، پھاڑنا، پھوٹنا، جوڑنا، جدا ہونا، ظاہر ہونا، مشغول کرنا، بھیجنا۔
شَعَبٌ۔ دونوں مونڈھوں یا سینگوں میں فاصلہ ہونا۔
تَشْعِیْبٌ۔ جدا ہونا اس طرح کہ پھر نہ لوٹنا۔
مُشَاعَبَۃٌ مرجانا جیسے اِشْعَابٌ ہے۔
تَشَعُّبٌ۔ الگ الگ ہونا، پھوٹ پڑ جانا۔
اِنْشِعَابٌ۔ مرجانا، دور ہونا، درست ہونا۔
شَاعِبَانِ۔ دونوں مونڈھے۔
شَعْبٌ۔ قبیلہ عرب کا ہو یا عجم کا (بعضوں نے کہا
شَعْبٌ: اوپر کا طبقہ اسکے نیچے قبیلہ اسکے نیچے عمارت

اسکے نیچے بطن اسکے نیچے فخذ اسکے نیچے فصیلہ جیسے خزیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے اور قریش عمارت ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے۔

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ۔ حیا اور شرم ایک ٹکڑا ہے ایمان کا یا ایک شاخ ہے ایمان کی (جیسے ایمان آدمی کو گناہوں سے روکتا ہے ایسے ہی حیا اور شرم بھی بدکاریوں سے باز رکھتی ہے تو گویا ایمان کا ایک جز ہوئی)۔

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ۔ جوانی کیا ہے جنون اور دیوانگی کی ایک شاخ ہے (جیسے جنون سے عقل جاتی رہتی ہے ایسے ہی جوانی بھی آدمی کو غصہ اور شہوت کا تابع بنا کر وہ کام کراتی ہے جو عقل اور دور اندیشی کے خلاف ہیں، معاذ اللہ یہ حالت ہر ایک جوان پر گذرتی ہے اِلّا ماشاء اللہ کوئی جوان صالح جس کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے ـــ جوانی میں آدمی انجام پر نظر نہیں کرتا اور شہوت اور غصہ سے مغلوب ہو کر وہ کام کر بیٹھتا ہے جس کا انجام نہایت خراب اور اخیر میں ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے)۔

اِذَا قَعَدَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ۔ جب مرد اپنی عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھ جائے (دونوں ہاتھ دونوں پاؤں یا دونوں پاؤں اور شرمگاہ کے دونوں کناروں کے درمیان یا شرمگاہ کے چاروں کونے یا دونوں پاؤں دونوں رانوں کے درمیان یعنی دخول کرے) تو اس پر غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہ ہوگا)۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ قُرَيْشًا وَسَلَكَ شُعْبَةَ۔ آنحضرت (مدینہ سے) نکلے قریش کے لوگوں پر جانے کا قصد رکھتے تھے اور شعب کا رستہ چلے (شعب ایک مقام کا نام ہے نُمیل کے قریب اس کو شعبہ بن عبداللہ کہتے ہیں)۔

مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ شَعَّبَتِ النَّاسَ۔ یہ کیسا فتویٰ ہے جس نے لوگوں میں پھوٹ ڈال دی (ایک روایت میں تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ ہے یعنی جس کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی)۔

يَرْأَبُ شَعْبَهَا۔ امت کے اختلاف کو اتحاد کرتے تھے (یعنے لوگوں کی پھوٹ کو میٹ کر سب کو ایک دل اور یک جہت کر دے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا)۔

وَشَعْبٌ صَغِيْرٌ مِّنْ شَعْبٍ كَبِيْرٍ۔ تھوڑی سی اصلاح بڑا فساد کر کے (شَعْبٌ کے دونوں معنی آئے ہیں یعنے اصلاح اور فساد جیسے اوپر گذرا)۔

اِتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً۔ جس جگہ سے پھوٹ گیا تھا وہاں (جوڑنے کے لئے) ایک زنجیر لگا دی (یعنے انسؓ نے)۔

شَعْبٌ۔ پھوٹنا اور جوڑنا دونوں معنی میں آیا ہے جیسے اوپر گذرا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الشُّعُوْبِ اَسْلَمَ فَكَانَتْ تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ۔ ایک شخص اہل عجم میں سے مسلمان ہو گیا تو اس سے جزیہ لیا جاتا تھا (بعضوں نے کہا شُعُوْبٌ جمع ہے شَعُوْبِیْ کی جیسے یَهُوْد اور مَجُوْس جمع ہے یہودی اور مجوسی کی)۔

فَمَازِلْتُ وَاضِعًا رِجْلِیْ عَلٰی خَدِّہٖ حَتّٰی اَذَرْتُہٗ شَعُوْبَ۔ میں اپنا پاؤں اسکے رخسارے پر برابر رکھے رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو موت کی زیارت کرائی (یعنے وہ مرگیا)۔

ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِی الشِّعْبِ۔ پھر وہ مسلمان جو پہاڑ کی گھاٹی میں (لوگوں سے الگ) ہو۔

شِعْبٌ: دو پہاڑوں کے درمیان جو رستہ ہوتا ہے۔

حَتّٰی اِذَاکَانَ بِالشِّعْبِ جب آپ شعب میں پہنچے (یعنے اس رستے میں جہاں

اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ۔ آدمی کے دل کی ہر وادی میں ایک شاخ ہے (یعنے صدہا باتوں میں دل لگا ہوا ہے بال بچے مکان اسباب جائداد دوست آشنا آخرت اور قبر طرح طرح کے افکار بقول شخصے یک انار وصد بیمار)۔

کَفَاہُ الشِّعَبَ کُلَّہَا۔ اللہ تعالےٰ اسکے (معاملات کے) سب شاخوں کا انتظام کرلے گا (اس کا دل پریشان نہ ہونے دے گا)۔

اَلْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔ فحش گوئی لفاظی اور چرب زبانی نفاق کی دو شاخیں ہیں (اکثر ایسا آدمی منافق ہوتا ہے سلیم الطبع اور مخلص آدمی بہت باتیں نہیں بناتا)۔

شَغَلَتْ شِعَابِیْ جَدْوَایَ۔ بال بچوں کی پرورش نے مجھ کو داد دہش سے روک دیا ہے یعنے اوّل خویش بعدہٗ درویش۔

شَعْبَان مشہور مہینہ ہے۔ اس کو شعبان اسلئے کہا کہ لوگ اس میں لوٹ پوٹ اور کمائی کے لئے متفرق ہوتے تھے۔

شَعْبِیّ۔ مشہور تابعی اور حدیث کے امام ہیں پہلے شیعہ تھے پھر سنت جماعت کا طریق اختیار کیا۔ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن شراحیل ہے۔

اَشْعَب۔ ایک طمّاع شخص تھا عرب میں مثل ہے اَطْمَعُ مِنْ اَشْعَبَ یعنے اشعب سے بھی بڑھ کر طامع

شُعَیْبِیَّۃ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔

مَشْعَبٌ۔ رستہ۔

مَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْھُمُوْمُ۔ جس کو فکروں نے پریشان کر دیا ہو۔

شُعَیْبٌ۔ مشہور پیغمبر کا نام ہے ان کو خطیب الانبیاً بھی کہتے ہیں چونکہ بہت فصیح اور بلیغ تھے۔

لَاتَحْمِلِ النَّاسَ عَلٰی کَاھِلِکَ فَیَصْدَعُ شَعَبُ کَاھِلِکَ۔ لوگوں کو اپنے کندھے پر مت لادا ایسا نہ ہو کہ تیرے دونوں کندھوں کا درمیانی حصہ ٹوٹ جائے

مَاتَتْ خَدِیْجَۃُ حِیْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّعْبِ۔ حضرت خدیجہؓ نے اس وقت انتقال فرمایا جب آنحضرتؐ شعب (گھاٹی) سے نکلے۔

شِعْبُ اَبِیْ طَالِبٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں جہاں آنحضرتؐ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

مُنْشَعِبٌ۔ ایک لفظ جو مادّہ سے ایک حرف بڑھا کر نکالا گیا ہو جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ اور کَرَّمَ ہے اور ایک مشہور کتاب کا نام ہے علم صرف میں جو میزان الصرف کے بعد پڑھائی جاتی ہے۔

وَمَالِیَ اِلَّا مَشْعَبُ الْحَقِّ مَشْعَبٌ۔ میرا مذہب تو وہی سچا مذہب ہے (یعنے آل رسول کی محبت اور الفت اور ان کے گروہ میں رہنا)۔

شُعْبَۃ۔ مشہور راوی ہیں حدیث کے۔

شُعَبُ الشِّرْکِ۔ شرک کی شاخیں۔

شَعَثٌ اور شُعُوثَۃٌ۔ پریشان حال ہونا،

پراگندہ بال ہونا۔

تَشْعِیْثٌ۔ پراگندہ کرنا، حمایت کرنا، دفع کرنا۔

تَشَعُّثٌ۔ پراگندہ ہونا۔

اِنْشِعَاثٌ۔ پھٹ جانا۔

شَعِثٌ۔ پراگندہ حال، گرد آلود۔

شَعْثَانُ الرَّاْسِ۔ جس کے بال سر کے پراگندہ ہوں۔

لَمَّا بَلَغَهٗ هِجَاءُ الْاَعْشٰی عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِیِّ نَهٰی اَصْحَابَهٗ اَنْ یَّرْوُوْا هِجَاءَهٗ وَقَالَ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ شَعَّثَ مِنِّیْ عِنْدَ قَیْصَرَ فَرَدَّ عَلَیْهِ عَلْقَمَةُ وَكَذَّبَ اَبَا سُفْیَانَ۔ جب آپ کو اعشیٰ علقمہ بن علاثہ کی ہجو پہنچی تو آپ نے اپنے اصحاب کو اسکے بیان کرنے سے اور پڑھنے سے منع فرمادیا اور کہا کہ ابوسفیان نے قیصر روم کے سامنے میرے عیب بیان کئے تو علقمہ نے اس کا رد کیا اور ابوسفیان کو جھٹلایا۔

شَعْثٌ۔ ایک امر کا پھیل جانا۔

تَشْعِیْثٌ۔ شر اٹھانا، پھیلانا۔

لَمَّ اللّٰهُ شَعَثَهٗ۔ اللہ اس کی پریشانی دور کرے۔ (اس کو یک دلی اور اطمینان نصیب کرے)۔

حِیْنَ شَعَّثَ النَّاسُ فِی الطَّعْنِ عَلَیْهِ جب لوگوں نے ان پر طعنے مارنا شروع کئے (انکی برائیاں پھیلانے لگے)۔

اَسْاَلُكَ رَحْمَةً تَلُمُّ بِهَا شَعَثِیْ۔ مجھ پر ایسی مہربانی کر کہ میری پراگندگی دور ہو جائے۔ (پریشان حالی کو یک دلی اور اطمینان سے بدل دے)۔

كَانَ یَغْتَسِلُ مُحْرِمًا وَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا یَزِیْدُهٗ اِلَّا شَعَثًا۔ حضرت عمرؓ احرام کی حالت میں غسل کرتے اور فرماتے کہ پانی ڈالنے سے تو اور بال زیادہ پراگندہ ہوتے ہیں (تو احرام میں نہانا کوئی زینت نہیں کہ منع ہو)۔

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔ تھوڑے سے پریشان حال گرد آلود دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے شخص جن کی پرواہ کوئی نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں کہ ایسا ضرور ہوگا تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے (خاکساران جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد)۔

اَشْعَث کا معنی پراگندہ سر یعنے بالوں میں نہ تیل پڑا ہو نہ کنگھی کی گئی ہو۔

مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ۔ ایک روایت میں زیادہ ہے یعنے دروازوں پر سے ہٹایا گیا دھکیلا گیا لوگ ان کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر دروازوں سے دھکیل دیتے ہیں اندر نہیں آنے دیتے نہ ان کی خاطر تواضع کرتے ہیں۔

اَحْلَقْتُمُ الشَّعَثَةَ کیا تم نے پریشان بال مونڈ ڈالے

شَعِّثْ مَا كُنْتَ مُشَعِّثًا۔ جس کو تم علیحدہ کرنا چاہتے تھے اس کو علیحدہ کرو۔

كَانَ یُجِیْزُ اَنْ یُّشَعَّثَ سَنَی الْحَرَمِ مَالَمْ یُقْلَعْ مِنْ اَصْلِهٖ۔ عطاءؒ یہ جائز سمجھتے تھے کہ حرم کی سنا میں سے شاخیں کاٹ کر اس کو پریشان کر دیں مگر جڑ سے نہ اکھیڑیں (یعنے اوپر اوپر سے اس کا چھانٹ لینا درست ہے)۔

اِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ۔ جب آپ کے سر کے بال پریشان ہوتے (تو سفیدی نمود ہوتی اور جب تیل ڈال کر کنگھی کر لیتے تو سفیدی معلوم نہیں ہوتی)

یُصْبِحُوْنَ شُعْثًا۔ صبح کو پریشان سر ہوتے

جمع ہے شَعِث کی۔
کَانُوْا شُعْثًا غُبْرًا۔ آنحضرتؐ کے صحابہ پریشان گردآلود تھے (یعنی زینت اور آرائش کے ساتھ نہیں رہتے تھے)۔
اَشْعَث۔ ایک شخص کا نام ہے۔
شَعُرَ یا شَعَرَ بال اندر کرنا، شعار میں سونا، شعر کہنا، شعرگوئی میں غالب آنا۔
شِعْرًا اور شَعْرًا اور شِعْرَۃً اور شِعْرٰی اور شُعْرٰی اور شُعُوْرًا اور شُعُوْرَۃً اور مَشْعُوْرًا اور مَشْعُوْرَۃً اور مَشْعُوْرَاءً جاننا، سمجھنا، محسوس کرنا۔
شَعُرَ۔ شاعر ہوا یا اچھی شعر کہی۔
شَعِرَ۔ بہت بال ہونا۔
تَشْعِیْر۔ بال اُگنا، بال اندر ڈالنا۔
مُشَاعَرَۃ۔ بیت بازی کرنا۔
شَاعَرَ الْمَرْأَۃَ۔ عورت کے ساتھ شعار میں سویا۔
اِشْعَار۔ بال اُگنا، شعار مقرر کرنا، مطلع کرنا، خبردار (کرنا)، قربانی کے جانور کا کوہان چیر دینا یا اور کوئی نشانی اس پر کرنا۔
اِسْتِشْعَار۔ بال اُگنا، شعار پہننا، دل ہی دل میں سمجھ جانا۔
تَشَاعُر۔ شاعر بننا۔
شَاعِر۔ شعر کہنے والا۔
شَعْر۔ بال۔
شَعْرَۃ۔ ایک بال۔
شَعَر۔ بڑھاپا۔
شِعْر۔ منظوم کلام (اَشْعَار اسکی جمع)۔
اَشْعَر۔ لمبے بال والا۔
شَعِر۔ بہت بال والا۔
شَعِیْر۔ جو۔
شَعِیْرَۃ۔ ایک جو۔
شَعِرَ شَعَرًا۔ اس کے بدن پر بہت بال ہوئے، غلاموں کا مالک ہوا۔
شَعَائِرُ الْحَجِّ۔ حج کے ارکان، نشانیاں (یہ شَعِیْرَۃ کی جمع ہے۔ بعضوں نے کہا حج کے کل کام جیسے وقوف عرفہ طواف سعی رمی ذبح وغیرہ۔ ازہری نے کہا شَعَائِرُ اللّٰہِ۔ وہ مقامات جن کی طرف اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو بلایا، وہاں عبادت کرنے کا حکم دیا۔ اسی سے ہے مَشْعَرُ الْحَرَامِ یعنی کعبہ کیونکہ وہ عبادت کا مقام ہے)۔
مُرْ اُمَّتَکَ حَتّٰی یَرْفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِالتَّلْبِیَۃِ فَاِنَّھَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ۔ اپنی امت کو حکم دیجئے کہ لبیک بلند آواز سے کہیں کیونکہ وہ حج کی نشانیوں میں سے ہے (یہ حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے کہا)۔
اِنَّ شِعَارَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِی الْغَزْوِ یَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ۔ لڑائی میں آنحضرتؐ کے اصحاب کا شعار یہ تھا یا منصور امت امت (شعار کہتے ہیں اس لفظ کو جو ایک فوج والے آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کے لئے مقرر کر لیں تاکہ دوست دشمن کی تمیز ہو جائے اس لئے کہ اندھیرے میں شناخت نہیں ہوتی ایسا نہ ہو اپنے ہی ساتھ والے کو مار ڈالے)۔
شِعَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔ مسلمانوں کا شعار پل صراط پر یہ ہوگا پروردگار بچائیو پروردگار بچائیو (یہ امتِ محمدی کا شعار ہوگا دوسرے پیغمبروں کی امت کے اور شعار ہوں گے)۔
وَالْبِرُّ شِعَارُہٗ۔ نیکی ان کا شعار تھی (شعار کہتے ہیں اس کپڑے کو جو بدن سے لگا ہو جیسے کرتا، ازار وغیرہ اور دِثَار اوپر کا کپڑا تو شعار دثار کے نیچے

ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ نیکی ان کے ساتھ ایسی لگی ہوئی اور لازم ہے جیسے شعار آدمی کے بدن سے لگا ہوا اور لازم ہوتا ہے۔

اِشْعَارُ الْبُدْنِ۔ اونٹوں کا (جو قربانی کے لئے مکہ میں بھیجے جائیں) اشعار کرنا (وہ یہ ہے کہ کوہان کے ایک طرف ذرا سا چیر دینا۔ یہاں تک کہ خون بہہ جائے گویا یہ نشانی ہے اس امر کی کہ وہ قربانی کا جانور ہے ایسے جانور کو عرب لوگ نہیں لوٹتے تھے اور یہ سنت ہے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اور امام ابوحنیفہ کا یہ قول کہ اشعار مکروہ ہے صحیح نہیں ہے ان کو شاید اشعار کی حدیث نہیں پہنچی۔ کرمانی نے کہا یہ نشانی اس لئے کرتے تھے کہ اگر گم ہو جائے تو اس کی پہچان ہو سکے اور چور اسکے چرانے سے اور لٹیرے اس کو لوٹنے سے باز رہیں۔ اگر وہ رستہ میں سغط ہو جائے تو فقیر اور محتاج لوگ اس کا گوشت کھائیں۔ نووی نے کہا ابوحنیفہؒ نے جو اس کو مثلہ کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کا جواز شارع کے فعل سے معلوم ہوا ہے، جیسے ختنہ کرنا، فصد لینا، پچھنے لگانا یہ چیزیں مثلہ نہیں ہیں۔ غرض ابوحنیفہ کا قول صحیح حدیثوں کے برخلاف ہے اور خود انہی کی وصیت کے موافق چھوڑ دینے کے لائق ہے۔

ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا پھر اپنے اونٹ کو منگوایا (جس کو ہدی کرنا چاہتے تھے اس کا اشعار کیا۔

اِنَّ رَجُلًا رَمَی الْجَمْرَۃَ فَاَصَابَ صَلَعَةَ عُمَرَ فَدَمَّاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ لِهْبٍ اُشْعِرَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ایک شخص نے حج میں رمی کی اتفاق سے اس کا پتھر حضرت عمرؓ کے سر کے آگے کے حصہ میں جہاں بال نہ تھے لگا اور خون آلود کر دیا۔ بنی لہب کا ایک شخص کہہ اٹھا کہ امیر المومنین کا اشعار ہو گیا اب اللہ کی راہ میں وہ قربان (شہید) ہوں گے ایسا ہی ہوا اس شخص کی بات پوری ہوئی جب حج سے آپ لوٹ کر آئے تو کمبخت ابولؤلؤ مجوسی نے آپ کو عین نماز میں شہید کیا لعنۃ اللہ علیہ ہائے مسلمانوں کے سر پر سے ایسے عادل اور منصف اور بارعب اور با تدبیر اور باسیاست سردار کا سایہ اٹھ گیا جس کا مثل آج تک نہیں پیدا ہوا۔ آپ کی شہادت کا صدمہ ہر مسلمان کے دل پر ہے مگر جو کوئی ناشکرا احسان فراموش محسن کش، ملت اور قوم کا بدخواہ ہو اس کو شاید یہ صدمہ نہ ہو)۔

اِنَّ التُّجِيْبِيَّ دَخَلَ عَلَيْهِ فَاَشْعَرَهٗ مِشْقَصًا۔ تجیبی (مردود) حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس گیا (پیچھے سے سیڑھی لگا کر چڑھ گیا آپ قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے اور روزہ دار تھے) اس نے تیر کی پیکان سے آپ کو زخمی کیا۔ (خون نکالا)۔

اِنَّهٗ قَاتَلَ غُلَامًا فَاَشْعَرَهٗ۔ زبیر ایک غلام سے لڑے اس کو خونا خون کیا۔

لَا سَلَبَ اِلَّا لِمَنْ اَشْعَرَ عِلْجًا اَوْ قَتَلَهٗ مقتول کا سامان قاتل کو نہیں ملے گا (بلکہ مال غنیمت میں شریک ہوگا) جو کوئی عجمی کافر کے پیٹ میں بھالا گھسیڑے یا اس کو قتل کرے (اس کا سامان اسی کو ملے گا۔ عرب لوگ بادشاہوں کو جب وہ قتل کئے جاتے ہیں ادب سے یوں نہیں کہتے: قُتِلُوْا یعنے قتل کئے گئے بلکہ یوں کہتے ہیں اُشْعِرُوْا یعنے اشعار کئے گئے)۔

دِیَةُ الْمُشْعَرَۃِ اَلْفُ بَعِیْرٍ۔ یہ عرب لوگوں کا قول ہے یعنے اگر بادشاہ مارا جائے تو اس کی دیت ہزار اونٹ ہیں۔

اِنَّهٗ جَعَلَ شِعَارَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ بَدْرٍ

بنی عبد الرحمان وشعار الخزرج یا
بنی عبد اللہ وشعار الاوس یا بنی عبید اللہ
وشعارھم یوم الاحزاب حمٓ لا ینصرون
حضرتؐ نے بدر کے دن مسلمانوں کا شعار (یعنے وہ اصطلاحی لفظ جس سے اپنے فوج والے کی پہچان دشمن فوج والے سے ہوسکے) یا بنی عبد الرحمان کیا اور خزرج قبیلے کا یا بنی عبد اللہ اور اوس قبیلے کا یا بنی عبید اللہ جنگ احزاب میں یہ شعار مقرر کیا حمٓ لا ینصرون۔

لمّا رماہ الحسن بالبدعۃ قالت لہ امّہ انّک اشعرت ابنی فی النّاس (جب جہنی نے بصرے میں تقدیر کے مسئلہ میں بدعت کی اور امام حسن بصری نے اس کو بدعتی کہا تو معبد کی ماں ان سے کہنے لگی تم نے تو میرے بیٹے کا لوگوں میں اشعار کردیا (یعنے جیسے اشعار کرکے قربانی کے جانور کی شناخت کراتے ہیں ایسے ہی تم نے اس کو بدعتی کہکر تمام لوگوں میں نکو کردیا (یعنے مطعون خلائق)۔

اعطی النّساء اللّاتی غسّلن ابنتہ حقوہ وقال اشعرنہا ایّاہ۔ آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنی تہبند دی اور فرمایا یہ اندر ان کے جسم سے ملا ہوا رکھو (برکت کے لئے آپ نے اپنا پہنا ہوا کپڑا ان کے کفن میں شامل کردیا)۔

شعار۔ وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو اور دثار اسکے اوپر کا کپڑا۔

انتم الشّعار والنّاس الدّثار آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا تم تو میرے شعار ہو (یعنے اندر کا کپڑا میرے جسم سے لگا ہوا) اور باقی لوگ دثار ہیں (اوپر کے کپڑے مطلب یہ ہے کہ تم میرے خاص اعتباری اور رازدار لوگ ہو دوسرے لوگ عام ہیں)۔

کان ینام فی شعرنا۔ آنحضرتؐ ان کپڑوں میں آرام فرماتے جو ہمارے بدن سے لگے رہتے (جن میں نجاست لگنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے)۔

کان لا یصلّی فی شعرنا ولا فی لحفنا آنحضرتؐ ہمارے جسم سے لگے ہوئے کپڑوں اور چادروں میں نماز نہیں پڑھتے (کیونکہ نماز میں طہارت کپڑے کی ضرور ہے سونے میں یہ بات نہیں)۔

انّ اخا الحاجّ الاشعث الاشعر حاجی تو پریشان سر بال بڑھے ہوئے ہوتا ہے (کیونکہ احرام کی وجہ سے نہ کنگھی کرسکتا ہے نہ اصلاح بناتا ہے)۔

فدخل رجل اشعر۔ ایک شخص بہت بالوں والا یا لمبے بالوں والا آیا۔

حتّی اضاء لی اشعر جہینۃ۔ یہاں تک کہ جہینہ کا اشعر مجھ کو دکھائی دیا (یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جہینہ قبیلے میں)۔

ای من ثغرۃ نحرہ الی شعرتہ۔ سینہ کی ڈگڈگی سے پیڑو تک چیر ڈالا (یعنے فرشتہ نے شعرۃ بکسرۂ شین پیڑو یعنے عانہ بعضوں نے کہا جہاں زیر ناف کے بال اگتے ہیں)۔

یستشعرون الحذر۔ دل میں سہمے جاتے تھے (اندر ہی اندر ڈر رہے تھے)۔

لم اشعر فحلقت۔ مجھ کو خیال نہیں رہا۔ میں نے (رمی سے پہلے) سر منڈالیا۔

او کشعرۃ بیضاء جیسے ایک سفید بال، (یہ راوی کی شک ہے یا آنحضرتؐ ہی نے دو طرح سے تشبیہ دی)۔

شہدت بدرا ومالی غیر شعرۃ واحدۃ ثمّ اکثر اللہ لی من اللّحی بعد (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں میں جب جنگ بدر میں

شریک ہوا اس وقت میرا ایک ہی بال تھا پھر اللہ تعالےٰ نے بہت داڑھیاں دیں (مطلب یہ ہے کہ اس وقت میری اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی پھر اللہ تعالےٰ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں دیں)۔

لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ تَطَايَرَ النَّاسُ عَنْهُ تَطَايُرَ الشُّعْرِ عَنِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ طَعَنَهٗ فِيْ حَلْقِهٖ۔ آنحضرتؐ نے جب ابی بن خلف (کافر مردود کو جو خود آپ سے لڑنے آیا تھا) قتل کرنا چاہا اور برچھہ ہاتھ میں سنبھالا تو لوگ اس طرح سے ہٹ گئے جیسے لال مکھیاں یا نیلی مکھیاں اونٹ پر سے اڑجاتی ہیں پھر آپ نے اسکے حلق میں برچھہ مارا (ہر چند اس کو کچھ بہت کاری زخم نہیں لگا تھا مگر پیغمبر کی مار اللہ کی پناہ اس میں وہ سوزش اور جلن شروع ہوئی جس کا تحمل نہ ہوسکا اور ہائے ہائے کرتا ہوا واصل جہنم ہوا)۔

اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ نَاوَلَهُ الْحَرْبَةَ فَلَمَّا اَخَذَهَا اِنْتَفَضَ بِهَا انْتِفَاضَةً تَطَايَرْنَا عَنْهَا تَطَايُرَ الشَّعَارِيْرِ كعب بن مالک نے آنحضرتؐ کو برچھہ دیا جب آپ نے اس کو لیا تو ایسا ہلایا کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے مکھیوں کی طرح اڑگئے (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنے وہ مکھی جو اونٹ کے زخم پر آتی ہے)۔

حَبَّةٌ فِيْ شَعَرَةٍ۔ ایک مہمل کلام ہے، جو بنی اسرائیل نے بکنا شروع کیا تھا جب ان کو یہ حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ، یعنی دانہ بالی میں۔

اُهْدِيَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَارِيْرُ آنحضرتؐ کو کسی نے چھوٹی چھوٹی ککڑیاں تحفہ بھیجیں۔ (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنے چھوٹی ککڑی)۔

اِنَّمَا جَعَلَتْ شَعَارِيْرَ الذَّهَبِ فِيْ رَقَبَتِهَا بی بی ام سلمہؓ نے سونے کے شعاریر اپنی گردن میں پہنے۔ شَعَارِيْر ایک زیور ہے اس میں سونے کے دانے جو کی طرح بنے ہوتے ہیں (ہمارے ملک میں اس کو لچھہ کہتے ہیں)

لَيْتَ شِعْرِيْ مَا صَنَعَ فُلَانٌ۔ کاش مجھ کو معلوم ہوتا فلاں شخص نے کیا کیا۔

لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ قَالَ هٰذَا۔ کاش مجھ کو معلوم ہوتا اس نے ایسا کیوں کیا یا کاش جو میں جانتا ہوں وہ بھی جانتا ہوتا تو ایسا نہ کہتا۔

اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً۔ بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے (جادو کی طرح لوگوں کے دل پر اثر کرتی ہے) اور بعض شعر حکمت سے بھرا ہوتا ہے۔ (وہ اچھا شعر ہے — اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شعر برا نہیں ہے نہ مطلق شعر گوئی مذموم ہے)۔

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ۔ آپ نے ایک شخص (عبداللہ بن رواحہ کے) شعر سے استشہاد کیا (یعنے اپنے کلام کی تائید کے لئے اس کو پڑھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ دوسرے کسی شاعر کے شعر پڑھ سکتے تھے گو خود کوئی شعر نہ کہہ سکتے تھے۔ بعضوں نے کہا عبداللہ ابن رواحہ کا یہ کلام شعر نہ تھا اس لئے کہ وہ موزوں نہیں ہے بلکہ بطور رجز کے تھا)۔

قُدُوْمُ الْاَشْعَرِيِّيْنَ۔ اشعری لوگوں کا آنا اشعر ایک قبیلہ ہے یمن کا اسی میں سے ابو موسیٰ اشعری مشہور صحابی تھے۔

يُنْبِتُ الشَّعَرَ۔ پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ۔ اپنی اپنی جگہوں میں ٹھہرے رہو یعنے حج میں سارے عرفات میں کہیں ٹھہرو مضائقہ نہیں کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم کے وارث ہو (اور ابراہیم عرفات میں ٹھہرے تھے تو عرفات میں جہاں ٹھہرو

...نے ابراہیمؑ کی سنت کو ادا کیا۔ یہ اس وقت آپ نے ...یا جب بعضے لوگوں نے جو آنحضرتؐ سے دور ٹھہرے تھے ...نے مقام کو حقیر سمجھا)۔

یَعَالُهُمُ الشَّعَرُ۔ ان کے بال اتنے لمبے ہوں گے جوتیوں تک پہنچیں گے یا ان کی جوتیوں میں بال لگے ہونگے۔

اِنِّیْ لَسْتُ بِشَاعِرٍ۔ میں شاعر نہیں ہوں (آپ کو اللہ تعالےٰ ...شعر کہنا یعنے موزوں کلام بالکل نہیں ...لایا تھا یہاں تک کہ آپ دوسرے شاعروں کے ...بھی کبھی پڑھتے تو اس کا وزن توڑ ڈالتے جب لوگ ...پ سے کہتے کہ صحیح شعر یوں ہے تو آپ فرماتے میں شاعر ...یں ہوں)۔

مَنْ اَشْعَرُ الشُّعَرَاءِ۔ سب شاعروں میں بڑھ کر ...ن سا شاعر ہے (آپ نے فرمایا امرؤ القیس گمراہ بادشاہ)۔

بِتَشْعِیْرِهِ الْمَشَاعِرَ عُرِفَ اَنَّهُ لَا مَشْعَرَ لَهُ ...تعالےٰ نے عبادت کے جو مقام مقرر کئے ہیں اس سے ...لوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی خاص مقام نہیں (بلکہ جہاں ...کی عبادت کرو وہیں اس کا مقام ہے)۔

شَوَاعِرُ الْاِنْسَانِ وَمَشَاعِرُهٗ۔ آدمی کے حواس۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لِیْ شَوَاعِرَ اُدْرِكُ ...بْتَغَیْتُ بِهَا۔ شکر اللہ کا جس نے مجھ کو حواس دیئے ...ھ کان ناک وغیرہ) میں جو چاہتا ہوں ان کے ذریعے ...لت کر لیتا ہوں۔

وَاجْعَلِ الْعَافِیَةَ شِعَارِیْ۔ تندرستی کو میرا ...ار بنا دے (جیسے شعار بدن سے جدا نہیں ہوتا یعنے ...کا کپڑا ویسے ہی تندرستی بھی مجھ سے لگا دے، ...جدا نہ ہو۔

اَنْتُمُ الشِّعَارُ دُوْنَ الدِّثَارِ۔ تم (اے کوفہ والو!) ...ار ہو (اندر کا کپڑا) نہ کہ دثار (یعنے اوپر کا کپڑا یہ حضرت ...نے کوفہ والوں سے فرمایا مگر انہی کوفہ والوں نے ابن زیاد سے ڈر کر امام حسین کی مدد نہ کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے اس وقت سے یہ مثل ہو گئی: الکوفی لا یوفی)۔

اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ اتَّخَذُوا الْقُرْاٰنَ شِعَارًا۔ اولیاء اللہ نے قرآن کو اپنا شعار بنایا (رات دن اس کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں)۔

وَاتَّخَذُوا الدُّعَاءَ دِثَارًا اور دعا کو دثار بنایا (یعنے اوپر کا لباس جو جنگ میں دشمن کے حملہ سے بچاتا ہے)۔

اَلْفَقْرُ شِعَارُ الصَّالِحِیْنَ۔ نیک لوگوں کی نشانی فقیری اور محتاجی ہے (اللہ تعالےٰ ان کو دنیا میں زیادہ مالدار نہیں بناتا ایسا نہ ہو وہ مال و دولت کی محبت میں اللہ تعالےٰ کو بھول جائیں۔ بعضوں نے کہا فقیری سے مراد یہ ہے کہ مال و دولت کی محبت دل میں نہ ہو گو کتنا ہی مالدار ہو ایسی مالداری سے فقر میں کچھ خلل نہیں آتا)۔

اَلتَّلْبِیَةُ شِعَارُ الْمُحْرِمِ۔ لبیک کہنا احرام والے کی نشانی ہے۔

شِعَارُنَا یَوْمَ بَدْرٍ یَا نَصْرَ اللّٰهِ اقْتَرِبْ بدر کے دن ہمارا شعار یہ تھا: یا نصر اللہ اقترب۔

یُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ کَنِدَاءِ الْجَیْشِ بِالشِّعَارِ نماز کے لئے ایسی آواز کرتے تھے جیسے لشکر والے شعار کو پکار کر بولتے ہیں (تاکہ اپنے اور پرائے کی پہچان ہو جائے اور اندھیری رات میں اپنے ہی آدمی کو نہ مار ڈالیں)۔

اَشْعِرُوْا قُلُوْبَكُمْ ذِکْرَ اللّٰهِ۔ اپنے دلوں میں اللہ کی یاد رکھو۔ (اس سے ڈرتے رہو اللہ کا ڈر ساری نیکیوں کی جڑ ہے)۔

هُوَ مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلٰی شَفِیْرِ جَهَنَّمَ وہ ایک بال سے دوزخ کے کنارے پر لٹک رہا ہے (یعنے

اس میں گرنے کے قریب ہے)۔

لَا بُدَّ اَنْ تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ یَسْقُطُ فِیْهَا مَنْ یَشُقُّ الشَّعْرَۃَ بِشَعْرَتَیْنِ۔ ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں ایسا عقلمند شخص بھی مبتلا ہوجائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کرسکتا ہے (جو نہایت مشکل کام ہے)۔

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ دُعِیَ اِلٰی خُبْزِ الشَّعِیْرِ وَبَارَکَ عَلَیْهِ وَمَا دَخَلَ جَوْفًا اِلَّا اَخْرَجَ کُلَّ دَاءٍ فِیْهِ وَهُوَ قُوْتُ الْاَنْبِیَاءِ وَطَعَامُ الْاَبْرَارِ۔ کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس کو جو کی روٹی کھانے کے لئے نہ بلایا گیا ہو اور اس نے جو کی روٹی پر برکت کی دعا نہ کی ہو اور جو جہاں پیٹ میں گیا تو پیٹ کی ہر بیماری کو نکال دیتا ہے اور وہ پیغمبروں کی خوراک ہے اور نیک لوگوں کا کھانا ہے (سبحان اللہ جو کیا عمدہ چیز ہے پر ہمارے ملک کے جاہل امیر اور نواب رات دن گیہوں کا میدہ اور روا کھا کھا کر اپنا پیٹ خراب کر لیتے ہیں نیوں ضعف معدہ اور بدہضمی کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو شخص اپنی صحت محفوظ رکھنا چاہے اس کو چاہیے کہ کبھی جو کی روٹی کھائے کبھی گیہوں کی یا گیہوں اور جو ملا کر کھاتے اور ہمیشہ بن چھنے آٹے کی روٹی کھایا کرے جیسے سنت کا طریقہ ہے اور میدہ اور روے سے پرہیز رکھے جو قبض کرتے ہیں اور آنتوں میں سُدّہ ڈالتے ہیں)۔

ذَکٰوۃُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوۃُ اُمِّهٖ اِذَا اَشْعَرَ۔ پیٹ کے بچے کی زکوٰۃ اسکے ماں کی زکوٰۃ ہے جب اس پر بال اُگ آئے ہوں۔

اَشَاعِرَۃ۔ ایک فرقہ ہے متکلمین کا جو عقائد میں امام ابوالحسن اشعری کے تابع ہیں اور شافعیہ اکثر انہی کے پیرو ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ امام ابوالحسن اشعری ابوعلی جُبّائی معتزلی کے شاگرد تھے انہوں نے ابوہاشم (ابن محمد حنفیہ سے علم حاصل کیا تھا انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ سے۔

شَعْشَعَۃٌ: ملانا، پھیلانا۔

فَجَاءَ رَجُلٌ اَبْیَضُ شَعْشَاعٌ۔ ایک گورے رنگ کا لمبا آدمی آیا۔

تَرَاهُ عَظِیْمًا شَعْشَعًا۔ تو اس کو بڑا لمبا دیکھتا ہے۔ شَعْشَاعٌ بھی لمبا۔

اِنَّهٗ ثَرَدَ ثَرِیْدَۃً فَشَعْشَعَهَا۔ انہوں نے ثرید بنایا اس کو خوب گھونٹا۔ (شوربے میں روٹی خوب گھیسی)۔

اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَشَعْشَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِیَّتَهٗ۔ مہینا اخیر ہوگیا ہم باقی دنوں میں بھی روزہ رکھ لیں تو بہتر ہے (ایک روایت میں تَسَعْسَعَ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

شَعَاعٌ: جدا کرنا، جدا ہونا۔ جیسے شَعٌّ ہے بہانا، جلدی کرنا۔ جیسے شَعِیْعٌ اور اِشْعَاعٌ جدا کرنا پھیلانا، موکلہ نکلنا۔

اِنْشِعَاعٌ۔ غارت کرنا۔

شَعَاعٌ۔ لطیف سایہ۔

شُعَاعُ الشَّمْسِ۔ سورج کی کرنیں جو تاگوں کی طرح سامنے آتی ہیں۔

اَشِعَّۃ اور شُعُعٌ اس کی جمع ہے۔

شُعٌّ۔ مکڑی کا گھر۔

سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ مُلْکًا عَضُوْضًا وَّاُمَّۃً شَعَاعًا۔ تم میرے بعد کتنی بادشاہت اور پھوٹ پڑی جماعت دیکھو گے (لوگوں میں اختلاف ہوگا کئی گروہ ہو جائیں گے عرب لوگ کہتے ہیں: ذَهَبَ دَمُهٗ شَعَاعًا۔ اس کا خون ادھر ادھر متفرق ہو گیا)۔

إِنَّهَا تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا يَوْمَئِذٍ۔ اس کی
ح کو جو سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی
شاید فرشتے اس کی شعاع کو روک لیتے ہیں)۔
شَعَفٌ: جلانا، ڈھانپ لینا۔
شَعَفٌ۔ ڈھانپ لینا، گھبراہٹ اور ڈر سے بے حواس ہو جانا
شُعَافٌ۔ جنون۔
قَدْ شَعَفَهَا حُبًّا یا شَغَفَهَا حُبًّا (دونوں طرح
ت ہے عین مہملہ اور غین معجمہ سے یعنی محبت نے اس کا
ڈھانپ لیا ہے وہ اس کی محبت میں دیوانی ہو گئی ہے۔
وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا أُجْلِسَ فِي قَبْرِهٖ
غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوْفٍ۔ جب مردہ نیک ہوتا ہے
اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے نہ اس کو گھبراہٹ
تی ہے نہ وہ بدحواس ہوتا ہے۔
أَوْ رَجُلٌ فِيْ شَعَفَةٍ مِّنَ الشِّعَافِ فِيْ غُنَيْمَةٍ
لَهٗ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ مُعْتَزِلُ النَّاسِ
وہ شخص جو تھوڑی سی بکریاں لئے ہوئے پہاڑ کی چوٹیوں
میں سے کسی چوٹی پر رہتا ہو یہاں تک کہ اس کی موت
آئے اسی حال میں یعنی لوگوں سے الگ رہتے ہیں۔
حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو عزلت کو
ت اور سوسائٹی سے افضل جانتے ہیں اور شافعی
اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ فتنہ اور فسادات کے زمانہ
حدیث محمول ہے ایسے زمانہ میں تو عزلت سب
نزدیک افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے
عتزل تلک الفرق کلھا یعنی ان سب فرقوں سے
ارہ بھی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط
مبتلا ہے یا تفریط میں۔ ایک طرف تو مقلدوں کا
لا ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث
چلنے والوں کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں دوسری
غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث

کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ
مسائلِ اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین
صحابہ اور تابعین کی قرآن کی تفسیر صرف لغت سے
اپنی من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر
آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔ بعضے عوام اہلحدیث
کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین
بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے
باقی اور آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ
مطلب نہیں۔ غیبت جھوٹ افترا سے باک نہیں کرتے
ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ
اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی
کے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اپنے سوا تمام مسلمانوں
کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں بات بات میں ہر ایک
کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ شرک اکبر کو
شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔ ایک طرف خارجیوں
اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام
کے جن کی محبت اور تعظیم مایۂ ایمان ہے دشمن بنے
ہوئے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی
طرفداری اور حمایت پر اڑے ہوتے ہیں۔ دوسری
طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو آنحضرتؐ کے
جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدینؓ اور
ام المومنین عائشہ صدیقہ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالیٰ
کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ ایک طرف ڈھیلہ سکھاؤ
ظاہر پرست کٹھ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیہ
کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت
اور اعتقاد نہیں رکھتے نہ اصلاح باطن کی کوشش
کرتے ہیں اور یہودیوں کی طرح صرف ظاہری اصلاح
پر زور دیتے رہتے ہیں۔ لوگوں سے کہتے ہیں چاندی
سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے پر جب

ان کو قابو ملتی ہے تو دوسروں کا چاندی سونا بلا تکلف اڑا لیتے ہیں. کسی کی ازار ٹخنے سے نیچے دیکھی تو اس پر لعنت ملامت کرتے ہیں مگر جھوٹ یا غیبت سے پرہیز نہیں کرتے۔ دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں کا شور ہے جو شرک وبدعت میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں نذریں چڑھاتے ہیں ان کی منت مانتے ہیں، قبروں پر میلے جماتے ہیں وہاں عرس صندل مالی روشنی چراغاں کرتے ہیں اور نماز روزہ سے زیادہ ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں۔ سچے متبعین سنت کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی منکر اولیاء قرار دیتے ہیں. یا اللہ العالمین کیا فساد کا زمانہ آگیا ہے۔ تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے والا ہے ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط قائم رکھ، آمین یارب العالمین۔

شَعَفَة - چندیا یعنے سر کا اونچا حصہ۔

یَتْبَعُ شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ. پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی گرنے کے مقاموں (نالوں اور جنگلوں) کو ڈھونڈھتا رہے گا (یعنے لوگوں سے دور آبادی سے نفور ہوکر صحرا نشینی اور عزلت گزینی اختیار کرے گا)۔

صِغَارُ الْعُيُوْنِ صُهْبُ الشِّعَافِ (یاجوج ماجوج کی) آنکھیں چھوٹی چھوٹی بال بھورے سرخ ہوں گے (ترکوں کی بھی قریب یہی وضع ہوتی ہے۔ یاجوج ماجوج بھی کہتے ہیں ترکوں کی دو قومیں ہیں جو قیامت کے قریب ٹڈی دل کی طرح نکل آئینگے)۔

ضَرَبَنِيْ عُمَرُ فَأَغَاثَنِيَ اللّٰهُ بِشَعَفَتَيْنِ فِيْ رَأْسِيْ. عمر نے مجھ کو مارا اللہ نے مجھ کو (ان کی مار سے) دو چوٹیوں کی وجہ سے بچایا جو میرے سر پر تھیں (بالوں کی وجہ سے مار کا اثر سر تک نہیں پہنچا)۔

شَعْلٌ: روشن کرنا، سلگانا، غور کرنا۔

شَعَلٌ. گھوڑے کی دم، پیشانی، گدی سفید ہونا۔

تَشْعِيْلٌ. سلگانا جیسے اِشْعَالٌ ہے۔

اِشْتِعَالٌ. سلگنا، شعلہ مارنا، پھیلنا۔

شَقَّ الْمَشَاعِلَ يَوْمَ خَيْبَرَ. خیبر کے دن مشکوں کو پھاڑ ڈالا یہ جمع ہے مِشْعَلٌ اور مِشْعَالٌ کی یعنی وہ مشک جس میں نبیذ بناتے تھے۔

كَانَ يَسْمُرُ مَعَ جُلَسَائِهٖ فَكَادَ السِّرَاجُ يَخْمُدُ فَقَامَ وَأَصْلَحَ الشَّعِيْلَةَ وَقَالَ قُمْتُ وَأَنَا عُمَرُ وَقَعَدْتُ وَأَنَا عُمَرُ. عمر بن عبدالعزیز (خلیفۂ عادل) اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو باتیں کر رہے تھے اتنے میں چراغ بجھنے لگا وہ اٹھے اور چراغ کی بتی درست کر دی اور کہنے لگے میں کھڑا ہوا تو بھی عمر ہوں بیٹھا بھی تو بھی عمر ہوں (یعنے چراغ کی بتی درست کرنے سے کوئی میری شان گھٹ نہیں گئی)۔

ثُمَّ آخُذُ شُعَلًا مِّنْ نَارٍ فَأُحَرِّقُ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ. پھر میں آگ کے شعلے لوں اور جو لوگ (اذان سنکر بھی) نماز کو [illegible] ہیں) نہیں آتے ان کے گھر جلادوں۔

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَعَالِيْلَ. لوگ متفرق ہوکر چل دیئے (کوئی کہیں کوئی کہیں)۔

شَعَنٌ: گھاس کے سوکھے پتے۔

اِشْعَانٌ. بیشانی بکڑنا۔

اِشْعِيْنَانٌ - پریشان ہونا، پراگندہ ہونا۔

فَجَاءَ رَجُلٌ طَوِيْلٌ مُشْعَانٌّ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا اتنے میں ایک لمبا تڑنگا شخص جس کے بال پریشان تھے بکریاں ہنکاتا ہوا آیا۔

باب الشین مع الغین

شَغْبٌ یا شَغَبٌ۔ شر اٹھانا، بُرائی پھیلانا، مائل ہونا، جیسے تَشْغِیْبٌ ہے۔

مُشَاغَبَۃٌ: شر اٹھانا، جھگڑا کرنا۔

مَا ھٰذِہِ الْفُتْیَا الَّتِیْ شَغَبَتْ فِی النَّاسِ۔ یہ فتویٰ کیسا ہے جس نے لوگوں میں فساد پھیلا دیا اور ایک روایت میں شَغَفَتْ ہے اور ایک میں تَشَغَّبَتْ اور ایک میں تَشَغَّفَتْ ہے یعنی پھیل گیا اور ظاہر ہو گیا یا دلوں سے لگ گیا یعنی لوگوں کا خیال ادھر رجوع ہو گیا، اسی کا ذکر تذکرہ کرتے ہیں۔ ایک روایت میں شَعَفَتْ ہے اس کے معنی اوپر گذر چکے۔

فَیُجْلَسُ فِیْ قَبْرِہٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْغُوْبٍ پھر وہ اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا نہ گھبرا ہوا ہوگا نہ شر اٹھایا گیا۔

نَھٰی عَنِ الْمُشَاغَبَۃِ۔ آنحضرتؐ نے جھگڑا اور ٹنٹا کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّہٗ کَانَ لَہٗ مَالٌ بِشَغْبٍ وَّبَدَا۔ ان کی جائداد شغب اور بدا میں تھی (یہ دونوں نام ہیں دو مقاموں کے ملک شام میں علی بن عبداللہ بن عباس وہیں رہا کرتے تھے ان کی اولاد بھی وہیں رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی)۔

شَغْرٌ: ایک پاؤں اٹھانا، نکالنا، دور ہونا، متفرق ہو جانا۔

شُغُوْرٌ عورت کے پاؤں اُٹھانا صحبت کے لئے۔

شَغَرَتْ۔ اس عورت نے اپنے پاؤں اٹھائے جماع کرانے کے لئے۔

مُشَاغَرَۃٌ اور شِغَارٌ۔ جاہلیت کے زمانہ کا ایک نکاح وہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے تو اپنی بیٹی یا بہن میرا نکاح کر دے اس کے بدل اپنی بہن یا بیٹی سے تیرا نکاح کر دیتا ہوں اور مہر یہی قرار پائے یعنی دوسری عورت کی شرمگاہ سے فائدہ لینا یہ ماخوذ ہے شَغَرَ الْکَلْبُ سے یعنی کتے نے اپنا پاؤں اٹھایا پیشاب کرنے کے لئے۔

نَھٰی عَنْ نِکَاحِ الشِّغَارِ۔ شغار نکاح سے آپ نے منع فرما دیا۔

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّیْطَانُ بِرِجْلِہٖ فَبَالَ فِیْ اُذُنِہٖ۔ جب سو جاتا ہے تو شیطان پاؤں اٹھا کر اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

قَبْلَ اَنْ تَشْغَرَ بِرِجْلِھَا فِتْنَۃٌ تَطَأُ فِیْ خِطَامِھَا۔ اس سے پہلے کہ ایک فتنہ جو اپنی نکیل میں جا رہا ہے اپنا پاؤں اٹھائے۔

وَالْاَرْضُ لَکُمْ شَاغِرَۃٌ۔ تمہارے لئے زمین کشادہ ہے۔

فَحَجَنَ نَاقَتَہٗ حَتّٰی اَشْغَرَتْ۔ انہوں نے اپنی اونٹنی کو موڑا (یعنی اس کی گردن ٹیڑھی کی) یہاں تک کہ وہ تیز چلنے لگی (دوڑنے لگی)۔

بَلْدَۃٌ شَاغِرَۃٌ بِرِجْلِھَا۔ غیر محفوظ شہر (جس کو ہر کوئی لوٹ اور غارت کر سکے)۔

تَفَرَّقُوْا شَغَرَ بَغَرَ۔ ادھر ادھر متفرق ہو گئے، جیسے شَذَرَ مَذَرَ ہے۔

اِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَ اِذَا جَلَسَ شَغَرَ۔ جب سجدہ کرتا ہے تو پرندہ کی طرح ٹھونگ لگاتا ہے (جلدی سے سر اٹھا لیتا ہے کیونکہ نماز میں اس کا جی نہیں لگتا لوگوں کے ڈر سے یا اُن کے دکھانے کو بوجھ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے) اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھائے رہتا ہے (اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

ضَرَبَہٗ حَتّٰی شَغَرَ بِبَوْلِہٖ۔ اس کو مارا یہاں تک کہ ٹانگ اٹھا کر پیشاب کر دیا۔

شِغِّیْرٌ۔ بدخلق۔

شَغْبُورٌ ۔ لمبی اونٹنی جو سوار ہوتے وقت پاؤں اٹھاتی ہے۔

شَغْزَبِیَّةٌ : کُشتی کا ایک پیچ لینے پاؤں میں پاؤں ڈال کر پٹخ دینا۔

شَغْزَبَةٌ : شغزبیہ کرکے دشمن کو گرا دینا۔ (شغزبیہ وہی کشتی کا پیچ یعنے پاؤں میں پاؤں ڈال کر پچھاڑ دینا، زور سے پکڑنا۔ نہایہ میں ہے کہ شَغْزَبِیَّة کا اصل معنی لپیٹنا اور مکر کرنا اور ہر ایک دشوار اور سخت امر کو شغزبی کہتے ہیں)۔

تَتْرُکُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ شُغْزُبًّا۔ اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ موٹا اور سخت ہو جائے (حربی نے کہا صحیح زُخْزُبًّا ہے۔ خطابی نے کہا تو زا کو شین سے اور خا کو غین سے بدل دیا اور یہ نادر ابدال ہے)۔

اَخَذَ رَجُلًا بِیَدِہِ الشَّغْزَبِیَّةَ۔ ایک شخص کو شغزبیہ کے پیچ سے گانٹھا۔

شَغٌّ : جدا ہونا، متفرق ہو جانا، جدا کرنا۔

شَغْفٌ ، دل کے پردے تک پہنچنا، اوپر آجانا، گھیر لینا۔

شَغَفٌ۔ دل سے لگنا۔

شَغَافٌ۔ دل کا پردہ یا اس کا دانہ یا سویدا۔

مَشْغُوْفٌ۔ محبت میں دیوانہ، سرشار۔

اَنْشَاَہٗ فِیْ ظُلَمِ الْاَرْحَامِ وَشُغُفِ الْاَسْتَارِ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو رحم کی تاریکیوں میں اور پردوں میں پیدا کیا۔

مَا ھٰذِہِ الْفُتْیَا الَّتِیْ تَشَغَّفَتِ النَّاسَ۔ کیسا فتویٰ ہے جو لوگوں کے دلوں میں گھس گیا (ان کو وسوسوں میں ڈال دیا ان میں پھوٹ پیدا کر دی)۔

کُنْتُ قَدْ شَغَفَنِیْ رَأْیٌ مِّنْ رَأْیِ الْخَوَارِجِ خارجیوں کا ایک اعتقاد میرے دل میں سما گیا (میں بھی وہی سمجھنے لگا یعنی کبیرہ گناہ کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) ایک روایت میں شَعَفَنِیْ ہے عین مہملہ سے معنی وہی ہیں)

شَغْلٌ یا شُغْلٌ۔ مشغول کرنا، کسی کام میں لگانا، غافل کرنا۔

اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ۔ وہ تو اس عورت سے بھی زیادہ مشغول ہے جس کے ہاتھ میں گھی کی دو مشکیں تھیں (یہ ایک مثل ہے عرب میں ہوا یہ تھا کہ ایک شخص ایک عورت کو اپنے گھر میں لے گیا اسکے پاس گھی کی دو مشکیں تھیں اس نے ایک مشک کا منہ کھولکر گھی چکھا پھر وہ کھلی ہوئی مشک عورت کے ہاتھ میں دی پھر دوسری مشک کا منہ کھول کر گھی چکھا۔ وہ اسکے دوسرے ہاتھ میں دی بعد اسکے زبردستی اس سے زنا کیا وہ بیچاری مجبور تھی دونوں ہاتھ پھنسے ہوئے تھے۔ اگر مشک چھوڑتی تو سارا گھی بہہ جاتا۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی۔

تَشْغِیْلٌ اور اِشْغَالٌ۔ مشغول کرنا۔

اِشْتِغَالٌ۔ مشغول ہونا، پریشان خاطر ہونا۔

شُغْلٌ اور شَغْلٌ اور شُغُلٌ اور شَغَلٌ کام میں مصروف ہونا یہ ضد ہے فَرَاغٌ کی)۔

اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔ نماز میں تو آدمی کو ایک دوسرا کام ہے جس میں مصروف رہنا چاہئے (یعنی قرات اور تسبیح اور دعا اور مناجات اس لئے اس میں بات کرنا سزاوار نہیں)۔

تَعْنِی الشُّغْلَ۔ یعنے شغل مجھ کو مانع ہوتا۔

یَشْغَلُھُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ وہ بازاروں کی خرید و فروخت میں مصروف رہتے (ان کو بیچ کھوچ سے فرصت نہ ملتی)۔

مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْأَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ (اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ، جس شخص کو قرآن کی تلاوت اس میں غور وفکر اسکے احکام پر عمل کرنا میرے ذکر اور سوال سے مشغول کردے (یعنے دوسرا ادعیہ ماثورہ اور وظائف پڑھنے کی اسکو مہلت نہ ملے) تو میں اسکو مانگنے والوں (دعا کرنے والوں سے) بڑھ کر دوں گا (شیخ ابن خفیف نے کہا قرآن کا مشغول کرنا یہ ہے کہ اسکے احکام پر عمل کرے۔ اس کے معانی میں غور وفکر کرے۔ اس کے مناہی سے باز رہے) ۔

اِنَّ عَلِیًّا خَطَبَ النَّاسَ بَعْدَ الْحَکَمَیْنِ عَلٰی شَغْلَۃٍ۔ جب دونوں پنچوں (ابوموسٰی اشعری اور عمرو بن عاص) کا فیصلہ ہوچکا تو حضرت علیؓ نے ایک کھلیان پر کھڑے ہوکر لوگوں کو خطبہ سنایا۔

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ (کم بخت) کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز یعنے عصر کی نماز پڑھنے کی مہلت نہ دی۔

اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّہٗ قَدْ جَاءَھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ۔ جعفر بن ابی طالب کے بال بچوں کے لئے کھانا تیار کرکے ان کے پاس بھیجو کیونکہ ان کے پاس ایسے (رنج کی) خبر آئی ہے یا اُن پر ایسی مصیبت پڑی ہے جس کی وجہ سے ان کو کھانا پکانے کی مہلت نہیں ملے گی (وہ کیا تھی ، حضرت جعفر کی شہادت غزوہ موتہ میں) ۔

نَحْنُ اَشْغَلُ عَنْ ذٰلِكَ۔ ہم کو اس کی فرصت کہاں ملے گی۔

قَدْ شَغَلَھُنَّ اللّٰہُ فِی الْحَیْضِ۔ اللہ نے عورتوں کو حیض میں پھنسا دیا ہے۔

شَغَاً یا شُغُوٌّ۔ دانتوں کا اختلاف یعنے تلے اوپر چھوٹے لمبے ہونا۔

سِنٌّ شَاغِیَۃٌ۔ بڑھا ہوا دانت۔

تَشْغِیَۃٌ۔ ٹپکانا۔

اِشْغَاءٌ۔ مخالفت کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ تَمِیْمٍ شَکَا اِلَیْہِ الْحَاجَۃَ فَمَارَہٗ فَقَالَ بَعْدَ حَوْلٍ لَاُلِمَّنَّ بِعُمَرَ وَکَانَ شَاغِیَ السِّنِّ فَقَالَ مَا اَرٰی عُمَرَ اِلَّا سَیَعْرِفُنِیْ فَعَالَجَھَا حَتّٰی قَلَعَھَا ثُمَّ اَتَاہُ۔ بنی تمیم کے ایک شخص نے حضرت عمر سے محتاجی کی شکایت کی۔ آپ نے اس کو کھانے کو غلہ دیا پھر ایک سال کے بعد کہنے لگا میں عمرؓ پاس پھر جاؤں گا اس کا ایک دانت بڑھا ہوا تھا وہ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں (اس دانت کی وجہ سے) عمر مجھ کو پہچان لیں گے آخر اس نے معالجہ کرکے وہ دانت اکھیڑ ڈالا پھر حضرت عمرؓ پاس آیا (مجمع البحار میں ہے کہ شاغیہ وہ دانت جو دوسرے دانتوں سے مختلف ہو بعضوں نے کہا شغا سامنے کے دو دانتوں کا باہر نکل آنا بعضوں نے کہا شَاغِی وہ شخص جس کے اوپر کے دانت نیچے کے دانتوں کے سروں کے نیچے چلے جائیں ایک روایت میں شَاغِنَ السِّنِّ ہے یہ راوی کی غلطی ہے) ۔

جِیْئَ اِلَیْہِ بِعَامِرِ بْنِ قَیْسٍ فَرَاٰی شَیْخًا اَشْغٰی۔ عامر بن قیس کو آپ کے پاس لے کر آئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے دانت باہر نکلا ہوا۔

تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ یَنْھَضُ فِیْھَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَشْغٰی۔ ایک فتنہ اٹھے گا اس کا بانی قریش کا دانت بڑھا ہوا ایک شخص ہوگا۔

اِنَّہٗ ضَرَبَ امْرَاَۃً حَتّٰی اَشْغَتْ بِبَوْلِھَا۔ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو اتنا مارا کہ اس کا پیشاب ٹپکنے لگا۔ صحیح اَشْغَتْ ہے اِشْغَاءٌ سے

ٮہ بفتح الغین وسکونہا دہی، سدرۃ ۱۲ مجمع البحرین

یعنی پیشاب کا قطرہ قطرہ ٹپکنا شَغْرَاء عقاب کیونکہ اسکے اوپر کی چونچ نیچے کی چونچ سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

باب الشین مع الفاء

شَفْتَرَةٌ: متفرق ہو جانا، ٹوٹ جانا، کشادہ ہونا، لبوں کا موٹا ہوکر باہر آجانا۔

مُشَفَّحٌ۔ محروم جس کو کچھ نہ ملے۔

شَفْتَنَةٌ۔ جماع کرنا۔

شَفْدَعٌ: چھوٹا مینڈک۔

شَفْرٌ: جماع میں عورت کی شرمگاہ کے کناروں پر مارنا۔

شَفَارَةٌ۔ جلدی انزال ہونا، کم ہو جانا۔

تَشْفِيرٌ کم ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا، نزدیک ہونا، عورت کی فرج کے کنارے پر جماع کرنا۔

شَافِر۔ فرج کا کنارہ۔

شَفْرُ الْوَادِي۔ نالے کا بالائی کنارہ۔

مَا فِي الدَّارِ شَفْرٌ وَ شُفْرٌ۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔

شَفْرَة۔ بڑی چھری۔

وَفِيكُمْ شُفْرٌ يَطْرِفُ۔ تم میں کوئی پلک باقی رہے جو جھپکتی ہو (تلے اوپر اٹھتی ہو)۔

شُفْر۔ پلک کا وہ کنارہ جہاں بال اگتے ہیں۔

كَانُوا لَا يُوَقِّتُونَ فِي الشُّفْرِ شَيْئًا۔ پلک میں کوئی دیت مقرر نہیں کرتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اجماع کے خلاف ہے اور پلکوں میں دیت واجب ہوتی ہے اگر پلکوں سے بال مراد ہوں تو اس میں اختلاف ہے یا وہ شعبی کا مذہب ہوگا۔

حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ یہاں تک کہ دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکل جاتا ہے۔

تَحْمِلُ شَفْرَةً وَ زِنَادًا۔ اگر اسکے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کی پتھری ہو۔

إِنَّ أَنَسًا كَانَ شَفْرَةَ الْقَوْمِ فِي سَفَرِهِمْ انسؓ سفر میں لوگوں کے خدمتگار ہوتے (ان کا کام کاج کرتے جیسے چھری (گنڈاسہ) سے بہت کام لئے جاتے ہیں۔

أَصْغَرُ الْقَوْمِ شَفْرَتُهُمْ۔ جو شخص سب لوگوں میں چھوٹا ہوگا وہی ان کے کام کاج کرے گا (خدمتگار رہے گا)۔

حَتّٰى وَقَفُوا بِي عَلٰى شَفِيرِ جَهَنَّمَ۔ یہاں تک کہ مجھ کو دوزخ کے کنارے پر لے کر کھڑے ہوئے۔

وَكَانَ يَرْعٰى بِشَفْرَ۔ وہ شفر میں چراتے جاتے تھے۔

شَفَر۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جو عقیق پر اترتا ہے۔

عَلٰى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ۔ مشرقی نالہ کے کنارے پر۔

اَلْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلٰى بَيْتِ الضِّيفَانِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلٰى سَنَامِ الْبَعِيرِ۔ جس گھر میں مہمان اترتے ہوں (ان کی ضیافت ہوتی ہو) اس میں خیر اور برکت اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے (کوہان کا گوشت مزیدار ہوتا ہے اس لئے پہلے چھری اس پر چلاتے ہیں اس کو کاٹ کر کھاتے ہیں)۔

إِسْتَشْفِرِي بِثَوْبٍ۔ ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ۔

مِشْفَرٌ۔ اونٹ کی تھوتنی۔

مِشْفَر۔ جانور میں جیسے ہونٹ آدمی میں۔

عَيْشٌ مُشْفِرٌ۔ تنگ زندگانی۔

دَمُ الْعُذْرَةِ لَا يُجَاوِزُ الشُّفْرَيْنِ۔ بکارت کا خون فرج کے دونوں کناروں سے آگے نہیں بڑھتا۔ (کیونکہ بہت تھوڑا ہوتا ہے تو نکلکر وہیں رہ جاتا ہے)۔

فَحَمَلَ عَلَیْهِ بِالشَّفْرَةِ۔ تلوار سے اس پر حملہ کیا۔
شَفْعٌ : جفت کرنا، ملانا، ایک کو دو دیکھنا، توام بچے ہونا جیسے شِفْعٌ ہے۔ دوسرے بچہ کو شَافِع کہیں گے۔
شَفَاعَۃٌ۔ سفارش کرنا، کسی کے کام میں کوشش کرنا مدد کرنا۔
شُفْعَۃٌ۔ دوگانہ اور خریدار پر جبر کر کے اس سے جائداد غیر منقولہ کا اسی قیمت سے جو اس نے دی ہے لے لینا۔
شَافِعِیّ۔ محمد بن ادریس جو مشہور امام ہیں ان کے مقلد کو بھی شافعی کہتے ہیں۔
اَلشُّفْعَۃُ فِیْ کُلِّ مَالَمْ یُقْسَمْ۔ ہر جائداد میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو حق شفعہ ہے ــــ اصل میں شفع کے معنی بڑھانا یعنے ایک کو دو کر لینا تو شفیع بھی حق شفعہ قائم کر کے اپنی جائداد بڑھاتا ہے گویا پہلے اس کی جائداد یعنے طاق تھی اب دوسری مل کر جفت ہو گئی۔
شَافِع۔ جو طاق کو جفت کرے اور سفارش کرنے والا۔
اَلشُّفْعَۃُ عَلٰی رُؤُسِ الرِّجَالِ۔ شفعہ شریکوں کی تعداد کے حساب سے ہوگا نہ ان کے حصوں کے لحاظ سے مثلاً ایک گھر میں کئی شریک تھے ایک آدھے کا دو کے اب ایک پاؤ والے نے اپنا حصہ بیچا تو باقی شریکوں کو شفعہ کا حق بطور مساوی ہوگا یعنے جائداد برابر آدھوں آدھ بانٹ لیں گے یہ نہ ہوگا کہ آدھے والا دونا حصہ لے اور پاؤ والا ایک حصہ۔
شَفَاعَۃٌ۔ سفارش کرنا، یہ لفظ بہت سی حدیثوں میں وارد ہے اور یہ عام ہے خواہ دنیا کے کاموں میں ہو یا آخرت کے امور میں اور اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا۔
شَافِعٌ اور شَفِیْعٌ۔ سفارش کرنے والا۔

مُشَفِّعٌ۔ سفارش قبول کرنے والا۔
مُشَفَّعٌ۔ جس کی سفارش قبول اور منظور ہو۔
اِذَا بَلَغَ الْحَدُّ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللّٰہُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ۔ جب سزا کا مقدمہ بادشاہ (یا امام) تک پہنچ جائے پھر سفارش کرنے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے اور جو سفارش قبول کرے اس پر بھی۔
اِشْفَعْ تُشَفَّعْ۔ تم سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی (یہ اللہ جل جلالہ آنحضرتؐ سے فرمائے گا جب آپ حشر کے دن بارگاہِ الٰہی میں جا کر سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے مالک کی بڑی ثنا و صفت بیان کریں گے اور بہت دیر تک سجدے ہی میں رہیں گے جب تک اس کو منظور ہوگا پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی۔
فَیُحَدُّ لِیْ حَدًّا۔ میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی کہ ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جاؤ ــــ مجمع البحار میں ہے یعنے مجھ کو اذن ملے گا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سفارش کا اذن آخرت میں ہوگا گو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آپ سے وعدہ کر لیا ہے کہ آپ کی شفاعت قبول ہوگی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شفاعت کا اذن بھی دنیا ہی میں ہو گیا ورنہ آپ کا بارگاہ الٰہی میں جانا اور سجدے میں گرنا، ثنا و صفت کرنا اور شفاعت کا اذن چاہنا جو حدیث میں وارد ہے سب بے معنی ہو جاتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ آپ کی اُمت کے علماء اور شہید اور صالحین اور اولیاء اللہ بھی شفاعت کریں گے اسی طرح دوسرے انبیاء بھی اسی طرح ایک شخص آپ کی امت کا جس کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے پس کیا ان

بعد ہی سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ آپ نے فرمایا ہائیں دونمازیں ایک ساتھ، دونمازیں ایک ساتھ۔ مطلب یہ ہے کہ فرض نماز سے سلام پھیر کر کچھ دیر ذکر الٰہی اور وظیفہ پڑھنا بہتر ہے۔ اس کے بعد نوافل ادا کرے)۔

فَاَعْطَانِي الثَّلٰثَ الْاُخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دوسری تین باتیں بھی عطا فرمائیں تب میں سجدے میں گر پڑا (یعنی کل امت کی شفاعت قبول ہونے کا وعدہ اور عام عذاب سے ان کو ہلاک نہ کرنے کا وعدہ اور ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرنے کا وعدہ جو بالکل ان کو تباہ اور غارت کردے ۔۔۔ سیّد نے کہا ساری امت کی شفاعت کا معنی یہ ہے کہ آپ کی امت میں کا کوئی شخص جس میں ایمان ہو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص دوزخ میں نہیں جائے گا (جیسے مرجیۂ کا اعتقاد ہے) کیونکہ متعدد حدیثوں سے ثابت ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے دوزخ میں جائیں گے)۔

وَ اَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ۔ ان کی شفاعت کے لئے مجھ سے درخواست کی جائے گی یا میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ ان کا شفیع بنوں۔

شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔ یہ دو سجدے سہو کے کرکے اپنی نماز کو جفت کرلے گا۔

اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ یا اللہ اس کی سفارش ہمارے حق میں قبول فرما۔

لَا تَشْفَعْ فِي حَقِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کسی مسلمان کے حق میں سفارش نہ کر مگر اسکے اذن سے۔

تَشْفَعُ الْمَلَائِكَةُ لِاِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ يَّسْعٰى فِي الْمَسْعٰى جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کے مقام میں دوڑے تو اس کی دعا قبول کرنے کے لئے فرشتے سفارش کرتے ہیں۔

شَفٌّ: بڑھنا اور گھٹنا، حرکت کرنا، دائم اور قائم ہونا۔

شُفُوْفٌ۔ دبلا ہونا، صاف ہونا، جیسے شَفِيْفٌ اور شَفَفٌ ہے یعنے اندر کی چیز اس میں سے نظر آنا۔

تَشْفِيْفٌ۔ دبلا کرنا۔

اِشْفَافٌ۔ بھر دینا۔ فضیلت دینا۔

تَشَافٌّ۔ سب پی جانا۔

اِشْتِفَافٌ۔ بھر دینا، سب پی جانا، سب لے لینا۔

اِسْتِشْفَافٌ۔ پیچھے کی چیز دیکھنا، معلوم کرنا۔

شَفٌّ شِفٌّ۔ باریک، مہین۔

شِفٌّ۔ نفع، فائدہ، بڑھوتری۔

نَهٰى عَنْ شِفِّ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔ جس چیز کا آدمی ذمہ دار اور جوابدار نہ ہو اس کا فائدہ اور نفع لینے سے آپ نے منع فرمایا۔

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ مَالٍ لَا شِفَّ لَهٗ۔ اس کی مثال اس مال کی سی ہے جس میں کچھ فائدہ نہ ہو۔

وَلَا تُشِفُّوْا اَحَدَهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ۔ ایک دوسرے پر مت بڑھاؤ۔

شِفٌّ۔ نفع اور نقصان دونوں کو کہتے ہیں۔

لَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا بِبَعْضٍ۔ سونے کو ایک دوسرے پر نہ بڑھاؤ نہ گھٹاؤ۔ (یعنے جب سونے کو سونے کے بدل بیچو تو برابر تول کر بیچو نہ کم نہ زیادہ اگرچہ ایک طرف کھرا سونا ہو ایک طرف کھوٹا یا کم درجے کا۔

فَشَفَّ الْخَلْخَالَانِ نَحْوًا مِّنْ دَانِقٍ فِضَّةٍ دونوں پازیبیں ایک وانق برابر زیادہ نکلیں۔ (آنحضرتؐ نے) چاندی کاٹ ڈالی (دانق ایک درم کا چھٹا حصہ ماشہ سے کچھ کم)

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ
حَابَهُ يَوْمًا وَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ
لَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا شِفٌّ ۔ آنحضرتؐ نے ایک
ن اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا اس وقت سورج ڈوبنے
کے قریب تھا، تھوڑا حصہ دن کا باقی رہا تھا۔

وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ ۔ اگر پینے پر آئے تو سب
جائے، ایک قطرہ نہ چھوڑے، ایسا پیٹو ہے۔

شُفَافَةٌ ۔ وہ پانی یا دودھ جو برتن میں بچ
ہے۔

شَفِفْتُ الْمَاءَ ۔ میں نے بہت پانی پیا لیکن
سیراب نہیں ہوا۔

فَنُشِفُّ فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا ۔ ہم اس کو تمام
تے اور جو کچھ اس میں ہوتا اس کو چاٹ لیتے۔

إِنَّهُ تَشَافَّهَا ۔ اس نے اس کو پورا کر دیا۔

لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ إِنْ لَا
شِفَّ ۔ اپنی عورتوں کو قباطی (جو ایک باریک
ی کپڑا ہوتا ہے) مت پہناؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ
ن کا بدن دکھلائے (بلکہ موٹے غلیظ کپڑے پہناؤ
ہ ان کا جسم نظر نہ آئے افسوس کہ حضرت عمرؓ
اس قول پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے
عورتوں کو عموماً باریک کپڑے پہنانے لگے ہیں جیسے
ل وغیرہ)۔

وَعَلَيْهَا ثَوْبٌ قَدْ كَادَ يَشِفُّ ۔ اس پر ایک
ا تھا جس میں سے اس کا بدن دکھائی دینے کے
تھا۔

يُؤْمَرُ بِرَجُلَيْنِ إِلَى الْجَنَّةِ فَفُتِحَتِ
بْوَابُ وَرُفِعَتِ الشُّفُوفُ ۔ دو آدمیوں کو
ت میں لے جانے کا حکم ہوگا پھر دروازے کھولے
ں گے اور پردے اٹھائے جائیں گے یہ جمع ہے

شِفٌّ کی وہ ایک قسم کا باریک پردہ ہوتا ہے
جس کے پرے کی چیز نظر آتی ہے۔ بعضوں نے
کہا سرخ باریک پردہ اون کا۔

فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ ظُلْمَةٍ وَّشِفَافٍ ۔ ایک
اندھیری ٹھنڈی رات میں۔ شِفاف جمع ہے شَفِيفٌ
کی یعنی سردی کی کاٹ۔ بعضوں نے کہا ہوا کی
سردی رطوبت کے ساتھ۔ اس کو شَفَّان بھی کہتے
ہیں۔

أَشْفَفْنَا لِقُرَيْشٍ ۔ ہم قریش کے لئے نیچے
اترے۔ یہ أَشَفَّ الطَّيْرُ سے ماخوذ ہے یعنے پرندہ
نیچے اترا یہاں تک کہ زمین کے نزدیک ہوگیا
پھر اوپر چڑھ گیا۔ مشہور روایت صَفَفْنَا ہے
یعنے ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف باندھی۔

شَفَّافٌ ۔ جس میں سے نظر پار جائے۔

وَلَقَدْ كَانَتْ خُضْرَةُ الْبَقْلِ تُرٰى
مِنْ شَفِيفِ صِفَاقِ بَطْنِهِ لِهُزَالِهِ ۔ حضرت
موسیٰ اتنے دبلے ہوگئے تھے کہ آپ کے پیٹ کی
اندر کی جھلی میں سے جو شفاف تھی بھاجی کی
سبزی دکھائی دیتی تھی۔

فَلَمَّا شَفَّ النَّاسُ أَخَذْنَا خَشَبَةً
فَدَفَنَّاهُ ۔ جب لوگ کم ہو گئے تو ہم نے ایک
لکڑی لی اسکو گاڑ دیا۔

وَلَا شَفَّانٌ ذِهَابُهَا ۔ اسکے ہلکے ہلکے مینہ
کے ساتھ سرد ہوا نہ ہو (کیونکہ جب ہوا سرد ہوتی
ہے تو بارش زور سے نہیں ہوتی۔

لَا تُصَلِّ فِي مَا شَفَّ ۔ اس کپڑے میں نماز
مت پڑھ جو باریک ہو (ایسا کہ اس میں سے ستر
نظر آئے)۔

شَفَّ جِسْمُهُ ۔ اس کا بدن دبلا ہوگیا۔

شَفَّهُ الْھَمُّ۔ رنج اور فکر نے اس کو دبلا کردیا۔

شَفَقٌ: ڈرنا، پرہیز کرنا، حرص کرنا۔

شَفَقٌ۔ شفقت، مہربانی کرنا کسی کی بھلائی پر حرص کرنا۔

شَفِیْقٌ اور شَفُوْقٌ۔ مہربان۔

تَشْفِیْقٌ۔ مہربان کرنا، کم کرنا، خراب بننا۔

اِشْفَاقٌ۔ کم کرنا، خوف کرنا، ڈرنا، حرص کرنا، مہربانی کرنا۔ع

مُشْفِقٌ۔ مہربان۔

شَفَقَةٌ۔ خوف اور مہربانی۔

حَتّٰی یَغِیْبَ الشَّفَقُ۔ یہاں تک کہ شفق ڈوب جائے۔ (شفق وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے پر نمود ہوتی ہے بعضوں نے کہا سفیدی جو اس سرخی کے بعد باقی رہتی ہے)۔

شَفَقًا مِّنْ اَنْ یُّدْرِکَهُ الْمَوْتُ۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ مر نہ جائے۔

شَفِقْتُ اور اَشْفَقْتُ دونوں کے معنی ہیں ڈرا لیکن اَشْفَقْتُ فصیح ہے۔

وَمَا عَلَى الْبِنَاءِ شَفَقًا وَّلٰكِنَّ عَلَيْكُمْ۔ میں عمارت پر نہیں ڈرتا بلکہ تم پر ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو تم کو صدمہ پہنچے)۔

اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا۔ میں اسکے بچہ پر ڈرتا ہوں۔

شَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ۔ میرے پاس جو ہے اس سے ڈر کر۔

اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ۔ مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے (ایسا نہ ہو قیامت کا جمعہ ہو کیونکہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی)۔

فَاَشْفَقَ اَنْ یَّكُوْنَ دَجَّالًا۔ آپ ڈرے ایسا نہ ہو ابن صیاد دجال ہو (پھر جب تمیم داری نے آپ کو خبر دی کہ وہ دجال کو ایک جزیرہ میں دیکھ کر آئے تو آپ کو اطمینان ہوگیا کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے)۔

فَضَرَبَهٗ عِشْرِیْنَ سَوْطًا ثُمَّ اَشْفَقَ۔ پہلے ان کو بیس کوڑے لگائے پھر ان پر رحم کیا (رقت آئی)۔

اَلشَّفَقُ الْحُمْرَةُ۔ شفق سرخی کا نام ہے (اسکے ڈوبتے ہی مغرب کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے)۔

ثَوْبٌ شَفَقٌ۔ کمزور بودا کپڑا۔

شَفَقٌ۔ خراب نکمی چیز، دن ہوف۔

شَفَقَ یَشْفِقُ۔ ڈرا اور ڈرتا ہے۔

شَفِقَ یَشْفَقُ۔ مہربانی کی اور مہربانی کرتا ہے

شَفْنٌ: گھورنا، آنکھ اٹھا کر تعجب سے دیکھنا یا کراہت سے یا دشمنی سے جیسے شُفُوْنٌ اور اشتفان کرنا۔

شَفْنٌ اور شَفِنٌ۔ عقلمند، دانا، میراث کا رقیب

شَفُوْنٌ۔ غیرت مند، تیز نگاہ کرنے والا۔

اِنَّ مُجَالِدًا رَاَی الْاَسْوَدَ یَقُصُّ فِی الْمَسْجِدِ فَشَفَنَ اِلَیْهِ۔ مجالد بن سعید نے اسود کو دیکھا مسجد میں حکایتیں بیان کر رہے ہیں (جیسے ہمارے

ع مگر جوہری نے کہا اشفاق کا معنی مہربانی کا نہیں ہے بلکہ ڈرنے کا مگر دوسرے لغت والوں نے کہا کہ اَشْفَقْتُ عَلَی الصغیر کا معنی یہ ہے کہ میں نے بچہ پر مہربانی کی اس صورت میں مشفق مہربان جو انشا کی کتابوں میں مذکور ہے لکھنا صحیح ہوگا۔ ابن درید نے کہا اَشْفَقْتُ اور شَفَقْتُ کا ایک ہی معنی ہے یعنی میں نے مہربانی کی۔ عـــه یہ امام حسن بصریؒ کا قول ہے جب لوگوں نے ایک پرانی سیڑھی پر ہجوم کیا۔ انہوں نے کہا:— احسنوا ملأکم ایھا المرؤن وما علی البناء شفقاً ولکن علیکم (یعنی اخلاق درست کرو لوگو میں عمارت پر الخ ۱۲ منہ

زمانہ کے واعظوں کا دستور ہے بجائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صحیح صحیح حدیثیں سنانے کے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی بے اصل حکایتیں اور نقلیں بیان کرتے ہیں تو مجالد نے ان کو گھور کر (کراہت سے) دیکھا۔

فَشَفَنَ النَّاسُ اِلَیْکُمْ۔ لوگوں نے تم کو گھورا۔

تَمُوْتُ وَتَتْرُكُ مَالَكَ لِلشَّافِنِ۔ تو مر جائیگا اور اپنا مال اسکے لئے چھوڑ جائے گا جو تیری موت کا منتظر ہے یا دشمن کے لئے اپنا مال چھوڑ جائے گا۔

صَلّٰی بِنَا لَیْلَةً ذَاتَ ثَلْجٍ وَّ شَفَّانٍ۔ ایک رات ہم کو نماز پڑھائی جس میں برف گر رہی تھی اور سرد ہوا تھی۔

لَا تَنْزِعُ رَبَابُهَا وَلَا شَفَّانٌ ذِهَابُهَا اسکے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں اور نہ اسکے مینہ میں سرد ہوا ہو۔

شَفَهٌ: ہونٹ پر مارنا، پھیر دینا، الحاح کرنا، سوال کا ختم کر دینا۔

مُشَافَهَةٌ۔ نزدیک ہونا، لب سے لب ملا کر رو برو بات کرنا۔

وَاِنْ كَانَ مَشْفُوْهًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِهٖ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَیْنِ۔ جب تمہارا نوکر یا غلام کھانا پکائے تو اس کو بھی (کھانے کے لئے) اپنے ساتھ بٹھالو (اگر کھانا تھوڑا ہو تو اسکے ہاتھ میں ایک یا دو لقمہ ہی رکھ دو (نوکر یا غلام یا لونڈی کو جو کھانا پکائے تیار کرے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا بہتر ہے بیوقوف دنیا دار امیر اور نواب اس میں شرم کرتے ہیں حالانکہ اس میں دین اور دنیا کے مصالح بھرے ہوتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پکانے والے کو دشمن بہکا کر کھانے میں کوئی مضر چیز یا زہر شریک کرا دیتے ہیں۔ جب اسکو ساتھ بٹھا کر کھلایا کرے گا تو وہ خود اپنی جان کے ڈر سے ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ غرض اللہ اور رسول کا ہر ایک حکم کمال دور اندیشی اور عقلمندی پر مبنی ہے مگر بعضے بیوقوفوں کو خود عقل نہیں جو ایسے احکام کی مصلحت سمجھیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر کھانے والے بہت ہوں (پکانے والے کو ساتھ نہ کھلا سکے تو اسکے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے رکھ دے)

رَجُلٌ مَّشْفُوْهٌ۔ وہ آدمی جس سے مانگنے والے بہت ہوں اس کا سارا مال تمام کر دیں۔

فَمَا خَلَوْا فِیْ ذٰلِكَ خَبِیْئَةً مِّنْ نَبَاتِ شِفَاهِهِمْ۔ کوئی پوشیدہ بات اپنی باتوں میں سے نہیں چھوڑی۔

بِنْتُ الشَّفَةِ: بات، کیونکہ وہ ہونٹ سے نکلتی ہے۔

لَهٗ فِی النَّاسِ شَفَةٌ۔ لوگوں میں اس کی تعریف ہو رہی ہے۔

شُفُوٌّ: ڈوبنے کے قریب ہونا، طلوع کرنا، ظاہر کرنا۔

شَفًا۔ کنارہ۔

شَفًا۔ تھوڑا۔

اَشْفٰی۔ جس کے دونوں لب نہ ملیں۔

شِفَاءٌ: تندرست کرنا، چنگا کرنا، تندرستی چاہنا، ڈوبنا، پورا ہونا۔

اِشْفَاءٌ۔ تندرستی چاہنا، قریب ہونا، اوپر سے دیکھنا، تندرستی کے لئے کچھ دینا، تندرستی کا سبب ہونا، تندرستی نہ ہو سکنا۔

تَشَفِّیْ۔ تندرستی اور اطمینان حاصل کرنا، غصہ بجھ جانا۔

اِشْتِفَاءٌ۔ کسی کی مصیبت پر خوش ہونا، مراد

کو پہنچا۔

اِسْتِشْفَاءٌ۔ تندرستی چاہنا۔

مُسْتَشْفٰی۔ شفاخانہ، ہاسپٹل، دواخانہ۔

اَشْفٰی۔ سُتالی جس سے سوراخ کرتے ہیں۔

شِفَاءٌ۔ تندرستی اور صحت۔

فَلَمَّا هَجَا كُفَّارَ قُرَيْشٍ شَفٰى وَ اشْتَفٰى۔ جب حسان نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو (مسلمانوں کے دلوں کو) ٹھنڈا کیا (ان کا غصہ فرو ہوا اور اپنے تئیں بھی راحت دی، اپنا دل بھی ٹھنڈا کیا)۔

فَتَشَفَّوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ۔ ہر دوا کو جس سے وہ چنگا ہو استعمال کیا (کوئی علاج نہ چھوڑا)۔

شُفَيَّةُ۔ ایک پرانا کنواں ہے جس کو بنی اسد کے لوگوں نے کھودا تھا۔

مَا شَفٰى فُلَانٌ أَفْضَلُ مِمَّا شَفَيْتَ تَعَلَّمَ خَمْسَ آيَاتٍ (ایک شخص لوٹ میں سے سونا لے کر آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپ سے برکت کی دعا چاہی۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص نے جس نے قرآن شریف کی پانچ آیتیں سیکھیں تجھ سے بہتر نفع کمایا (کیونکہ اس کا نفع دائمی ہے جو آخرت میں ہمیشہ رہے گا اور سونا فانی ہے آج تیرے پاس ہے کل دوسرے پاس چلا جائے گا)۔ نہایہ میں ہے کہ شاید شَفٰی اور شَفَيْتَ اصل میں شَفَّفَ اور شَفَّفْتَ تھا۔ ایک فا کو یا سے بدل دیا۔ جیسے تَقَضَّى الْبَازِيُّ میں ایک ضاد کو یا سے بدل دیا تو معنی یہ ہوگا اس نے جو زیادہ کمایا وہ تیری کمائی سے افضل ہے۔

هُوَ عَلٰى شَفًا۔ وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے اب ہلاک ہوا چاہتا ہے۔

مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا نَهْيُهُ عَنْهَا مَا احْتَاجَ إِلَى الزِّنَا إِلَّا شَفٰى۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) متعہ جو حلال ہوا تھا تو یہ ایک رحمت تھی اللہ کی حضرت محمدؐ کی امت پر اور اگر حضرت عمرؓ متعہ سے منع نہ کرتے تو شاید کوئی نادر آدمی ہی زنا کرتا (یعنے بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے جو زنا کرتے کیونکہ متعہ سے ضرورت رفع ہو جاتی۔ یہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے:

غَابَتِ الشَّمْسُ إِلَّا شَفًى یعنے سورج ڈوب گیا تھوڑا سا باقی ہے یعنے تھوڑی سی روشنی اس کی رہ گئی ہے۔ ازہری نے کہا إِلَّا شَفًى کا معنی یہ ہے یعنے زنا تو کوئی نہیں کرتا مگر شاید زنا کے قریب کوئی ہو جاتا یعنے دواعیٔ زنا میں سے جیسے بوسہ، مساس وغیرہ سے کوئی مبتلا ہو جاتا۔ بات یہ ہے کہ متعہ آنحضرتؐ کے وقت میں کئی بار حلال اور حرام ہوا اس لئے اس کی حرمت میں بعضے صحابہ کو تردد رہا اور وہ متعہ کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے برسرِ منبر اس کی حرمت بیان کی اس وقت لوگ متعہ سے باز آئے جب بھی عبداللہ بن عباس اس کی حلت کا فتویٰ دیتے رہے اور ایک جماعت تابعین بھی اس کی حلت کی طرف گئی ہے اب یہ کہنا کہ متعہ قطعاً حرام ہے صحیح نہیں ہو سکتا نہ یہ کہنا کہ متعہ کا حلال ہونا رافضیوں کا مذہب ہے کیونکہ اہل سنت میں سے بھی سلف اس کی حلت کی طرف گئے (ملاحظہ ہو زرقانی علی الموطا)

مه بعضی روایتوں میں اِلَّا شَقِیٌّ ہے یعنے زنا وہی کرتا جو بدبخت ہوتا

اور قرآن شریف کی اس آیت سے جو استدلال
کیا جاتا ہے والذین ہم لفروجہم حافظون اِلّا علےٰ
ازواجہم اوماملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین
فمن ابتغٰی وراء ذالک فاولٓئک ہم العادون ۔
تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت دو سورتوں میں
ہے اور وہ دونوں سورتیں بالاتفاق مکی ہیں اور
متعہ قطعًا ان آیتوں کے اترنے کے بعد آنحضرتؐ
نے حلال کر دیا تھا تو یہ زیادت علی الکتاب
ہوئی جو حدیث صحیح سے محققین کے نزدیک جائز
ہے البتہ یہ درست ہے کہ جمہور صحابہ اور تابعین
اور اکثر اہل سنت حرمتِ متعہ کی طرف گئے ہیں
اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن عباس
نے حلتِ متعہ کے فتوے سے رجوع کیا، واللہ اعلم)۔

شَفَا ۔ ہر چیز کا کنارہ۔

نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ ۔ ایک پھٹے کگار کے
کنارے پر اترا۔

فَاَشْفَوْا عَلَى الْمَرَجِ ۔ رمنے کے کنارے پر ہو گئے
(یہاں سے یہ ہے کہ اَشْفٰی کا استعمال اکثر بری بات پر
ہونے میں کیا جاتا ہے)۔

اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ ۔ میں اس
سے بالکل مرنے کے قریب ہوگیا۔

لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى صَلٰوةِ اَحَدٍ وَّلَا اِلٰى
...ہٖ وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى وَرَعِهٖ اِذَا
...ی۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) آدمی کی روزہ نماز
...وت پر فریفتہ نہ ہو جاؤ (اس کو نیک اور
سمجھنے لگو) بلکہ اس کی پرہیزگاری اس
دیکھو جب وہ دولت کو پہنچے (دنیا کا مال
...اسکے سامنے آئے اس وقت اگر خدا کا ڈر
...معاملہ صاف رکھ کر حرام مال اور بے ایمانی

خیانت دغابازی سے پرہیز کرے جب اس کو
نیک اور صالح سمجھو۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ نے
کیا کسوٹی بتلائی)۔

میں کیا کہوں اسکے سوا کہ مجھ کو مسلمانوں پر رونا
آتا ہے بڑے نمازی تہجد گذار وظیفچی لمبی ڈاڑھی
عمامہ بر سر جبہ در بر تسبیح کھٹا کھٹ مگر جس کا روپیہ
مل جائے اس کے اڑا لینے پر مستعد حرام حلال کی
کچھ قید نہیں نہ آخرت کے مواخذہ کا ڈر، قرض
لیتے ہیں تو ادا نہیں کرتے وعدہ کرتے ہیں تو وفا
نہیں کرتے۔ تھوڑی سی مالیت کے لئے اپنا ایمان
کھوتے ہیں۔ ذرا سی دنیاوی منفعت کے لئے
دین کی سچی بات کہنے میں تامل کرتے ہیں، اپنا
پیٹ بھرنا قومی خیر خواہی اور ملک وملت کی
بہبودی اور ترقی پر مقدم کرتے ہیں۔ ایسی حالت
میں نماز روزہ شب بیداری وظیفہ کیا کام آئیگا
بلکہ اور وبالِ جان ہوگا۔ اگر صرف فرائض ادا
کریں اور اللہ کے بندوں سے معاملہ صاف رکھیں
کسی کا ایک پیسہ ناحق نہ اڑائیں تو سو درجہ ایسی
عبادت سے افضل ہوگا۔

اِذَا ائْتُمِنَ اَدّٰى وَاِذَا اَشْفٰى وَرِعَ۔
جب اسکے پاس امانت رکھائی جائے تو ادا کرے
اور جب مال دولت پر پہنچے تو پرہیزگار رہے
(حرام کاری اور دغابازی اور خیانت سے باز رہے
بعضوں نے کہا جب گناہ کرنے کا موقع آلگے
تو خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے)۔

اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ
اِلَّا السَّامَ ۔ کالا دانہ (کلونجی) ہر بیماری کی دوا
ہے موت کے سوا (یعنی اگر موت ہی آئی ہے
تب تو کلونجی سے بھی فائدہ نہ ہوگا ورنہ کلونجی

ہرایک بیماری میں مفید ہوگی۔ بعضوں نے کہا مراد وہ بیماریاں ہیں جو رطوبت اور برودت اور بلغم سے ہوں کیونکہ کلونجی گرم وخشک ہے۔

میں کہتا ہوں آنحضرتؐ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے ہمارا اس پر ایمان اور یقین ہے اور اطباء کی باتیں ظنی اور گمانی ہیں ان پر بھروسا نہیں ہوسکتا بیشک کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سرد ہو یا گرم بشرطیکہ پورا اعتقاد رکھ کر اس کا استعمال کرے میں نے اپنی آنکھ سے ایک صاحب کو دیکھا وہ ہر ایک بیماری میں کلونجی کا استعمال کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتا۔ شفا پروردگار کے اختیار میں ہے اطباء کی خیالی اور وہمی باتوں پر بھروسا نہیں کرنا چاہئے۔ میں نے سنا ہے کہ شاہ عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم نزیل امرتسر بھی ہر بیماری کا علاج کلونجی اور شہد سے کیا کرتے۔

مَا شَفَيْتَنِي فِيْمَا اَرَدْتُ۔ میرا مطلب تم نے پورا نہیں کیا (میرا شبہ رفع نہیں کیا)۔

لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ۔ قرآن میں جو آیت ہے وہ تسلی دینے والی ایماندار کے لئے کافی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ تم دو دواؤں کا استعمال رکھو ایک تو شہد دوسرے قرآن کا (شہد تو جسمانی امراض کا علاج ہے اور قرآن قلبی اور باطنی اور روحانی امراض کا)

شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ ایسی تندرستی جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے (سب دور کردے)۔

وَشِفَاءٌ لِّلْعَلِيْلِ مَنْ كَانَ عَلٰى شَفَا۔ جو بیمار ہلاکت کے کنارے پر پہنچ گیا ہو اسکے لئے تندرستی ہے۔

شَفَةُ الرَّكِيِّ۔ کنوئیں کی مینڈ، اس کا کنارہ۔

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے (ہر ڈنک کا منتر ہے)۔

لَوْلَا مَا سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ ابْنُ الْخَطَّابِ مَا زَنٰى مِنَ النَّاسِ اِلَّا شَفًا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ سے پہلے خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) متعہ سے منع نہ کرتے تو بہت ہی تھوڑے آدمی زنا کرتے۔

اِسْتَشْفَيْتُ بِالتُّرْبَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ۔ امام حسینؓ کی خاک پاک سے میں نے شفا چاہی۔

شُفَيَّةُ۔ ایک کنواں ہے مکہ میں۔

باب الشین مع القاف

شَقًا: طلوع ہونا، پھوٹنا، نکلنا، پھاڑنا۔

مِشْقَاءٌ۔ کنگھی۔

شَقَبٌ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا اتار، شگاف پہاڑوں کے درے ہیں۔

شَقْحٌ: پاؤں اٹھانا پیشاب کرنے کے لئے لاٹھنا۔

شَقَاحَةٌ۔ قبیح ہونا جیسے قَبَاحَةٌ ہے۔

تَشْقِيحٌ۔ رنگ پکڑنا، کھجور کا پکنا۔

مُشَاقَحَةٌ۔ گالی گلوج کرنا۔

اِشْقَاحٌ۔ دور کرنا۔

شُقْحَةٌ۔ کھجور جو سرخ ہوگئی ہو۔

شُقْحِيٌّ۔ سرخ۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُشْقِحَ۔ آپ نے کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ نہ ہو (یعنی سرخ یا زرد نہ ہوجائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَشْقَحَتِ الْبُسْرَةُ اور شَقَّحَتْ اِشْقَاحًا اور تَشْقِيْحًا یعنی کچی کھجور پک گئی اسم مصدر شُقْحَةٌ ہے۔

كَانَ عَلٰى حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ حُلَّةٌ شُقْحِيَّةٌ۔ حیی بن اخطب جو حضرت ام المؤمنین صفیہ کا باپ تھا سرخ جوڑا پہنے تھا۔

إِنَّهُ قَالَ لِمَنْ تَنَاوَلَ مِنْ عَائِشَةَ اُسْكُتْ مَقْبُوحًا مَشْقُوحًا مَنْبُوحًا۔ (ایک شخص نے حضرت عائشہ ام المومنین کو برا کہا (یعنے جنگ جمل کے بعد جس میں وہ لوگوں کے بہکانے سے تشریف لے گئی تھیں اس کے بعد شرمندہ ہوئیں اور زندگی بھر حضرت علی اور اہل بیت کرام کے ساتھ رہیں) تو حضرت عمارؓ نے کہا (جو جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے) ارے کمبخت بدبخت خبیث گالی خورے چپ رہ (اپنا منہ دیکھ اور جناب ام المومنین کو دیکھ تو اس قابل کہاں سے ہوا کہ ان کو برا کہے)۔

دَعِيْ هٰذِهِ الْمَقْبُوحَةَ الْمَشْقُوحَةَ اس نگوڑی کمبخت کو چھوڑ (یعنے زینب کو) یہ بھی حضرت عمارؓ نے ام المومنین ام سلمہؓ سے فرمایا جب ان کی بچی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا۔

شَقْذٌ: دور چلے جانا۔

إِشْقَاذٌ۔ ہانک دینا، چلا دینا۔

شَقْذٌ۔ بدنظر ہونا۔

مُشَاقَذَةٌ۔ دشمنی کرنا۔

شَقِذٌ۔ جس کو نیند نہ آئے۔

مَالَهُ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ۔ اس کے پاس ایک دمڑی نہیں ہے۔

مَا بِهٖ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ۔ اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

شُقْدُفٌ: دو چار پائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکاتے ہیں ہر ایک میں ایک آدمی بیٹھتا ہے اور ایک چارپائی جو آڑی اونٹ کی پیٹھ پر رکھ دی جاتی ہے اس کو شبری کہتے ہیں۔ حجاز میں یہ دونوں سواریاں مشہور ہیں۔

شَقَرٌ: گھوڑے کی ایال اور دم سرخ ہونا اور آدمی کا سرخ سفید ہونا۔

أَشْقَرُ۔ وہ گھوڑا جس کی سرخی پر تیرگی ہو، اور کُمَيْتٌ وہ جس کی سرخی پر سیاہی ہو۔

يُمْنُ الْخَيْلِ فِيْ شُقْرِهَا۔ گھوڑا مبارک وہ ہے جو اشقر ہو۔

إِيَّاكَ وَالْأَشْقَرَ فَإِنَّهُ تَحْتَ قَرْنِهٖ إِلٰى قَدَمِهٖ مَكْرٌ۔ اشقر آدمی سے بچا رہ وہ سر سے لے کر پاؤں تک مکر اور فریب کا پتلہ ہے۔ محیط میں ہے کہ عرب لوگ شُقْرَة یعنے سرخی کو جس پر سفیدی غالب ہو پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ ان کا قول ہے۔

لَا خَيْرَ فِي الْأَشْقَرِ بَعْدَ الْإِمَامِ عُمَرَ اشقر آدمی میں بھلائی نہیں حضرت عمر کے بعد (یعنے حضرت عمر اس کلیہ سے مستثنٰی تھے کیونکہ آپ اشقر اللون تھے۔ امام شافعی نے کہا جس کے جسم میں کوئی آفت ہو یا ناقص الخلقۃ ہو اس سے بچا رہ وہ دغاباز اور خبیث ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اصل پیدائش سے ایسا ہی ہو)۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ وَادِيْ شُقْرَةَ یا شَقِرَةَ۔ ایک مقام ہے وادی شقرہ مکہ کے رستے میں وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

شُقْرَان۔ آنحضرتؐ کے آزاد کئے ہوئے غلام تھے ان کا نام صالح تھا۔

شَقْشَقَةٌ: اونٹ کا بڑبڑانا، آواز کرنا، اخیر میں پانی سے دھونا تاکہ صابون کا اثر جاتا رہے۔

شِقْشِقَةٌ۔ وہ لوتھڑا جو اونٹ اپنے منہ سے مستی اور جماع کی خواہش پر نکالتا ہے۔ کہتے ہیں یہ عربی اونٹ سے خاص ہے۔

خُطْبَةٌ شِقْشِقِيَّةٌ۔ حضرت علی کا ایک بڑا فصیح اور بلیغ خطبہ (جو نہج البلاغۃ میں مذکور ہے)۔

اِنَّ کَثِیْرًا مِنَ الْخُطَبِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّیْطَانِ بہت سے خطبے (لکچر یا اسپیچ) شیطان کے شقشقے ہیں (یعنی شیطان ان کو آدمی کے منہ سے نکلواتا ہے مراد وہ خطبے ہیں جو ناحق بات کو ثابت کرنے کے لئے یا گناہ اور معصیت کی رغبت دلانے کے لئے کئے جائیں)۔

تِلْكَ شِقْشِقَةٌ هَدَرَتْ ثُمَّ قَرَّتْ (حضرت علی نے جب خطبہ شقشقیہ سنایا تو عبداللہ بن عباس نے آپ سے کہا کاش آپ تقریر کو جہاں پر آپ نے ختم کر دیا آگے بڑھاتے اور سلسلہ بیان جاری رکھتے آپ نے فرمایا) وہ تو اونٹ کا ایک شقشقہ تھا جس نے آواز نکالی پھر خاموش ہو گیا (یعنی وہ خطبہ خدا کی طرف سے ایک جوش تھا جب تک اس کا حکم تھا جاری رہا پھر بند ہو گیا)۔

لِسَانًا كَشِقْشِقَةِ الْاَرْحَبِيِّ اَوْ كَالْحُسَامِ الْيَمَانِيِّ الذَّكَرِ۔ یعنے زبان اونٹ کے شقشقہ کی طرح یا یمنی تلوار کی طرح (تیز اور چلتی ہوئی)۔

فَاِذَا اَنَا بِالْفَنِيْقِ يُشَقْشِقُ النُّوْقَ۔ میں نے ایک نر اونٹ کو دیکھا جو اونٹنیوں پر آواز نکال رہا تھا۔ بعضوں نے کہا يُشَقْشِقُ یہاں يُشَقِّقُ کے معنی میں ہے یعنے اونٹنیوں کو چیر رہا تھا۔

شِقْصٌ : حصہ، ٹکڑا، شرکت۔

شَقِيْصٌ۔ شریک، ساجھی، عمدہ گھوڑا۔

تَشْقِيْصٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، حصے لگانا، بانٹنا۔

مُشَقِّصٌ۔ قصّاب۔

اِنَّهٗ كَوٰى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَوْ اَسْعَدَ ابْنَ زُرَارَةَ فِيْ اَكْحَلِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ حَسَمَهٗ۔ آنحضرتؐ نے سعد بن معاذ یا اسعد ابن زرارہ کے ہفت اندام رگ تیر کی پیکان سے داغی پھر اس کا خون بند کیا۔

فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَاجِمَهٗ۔ اس نے تیر کی بھالیں لیں اور اپنی انگلیوں کے جوڑ ان سے کاٹ ڈالے۔

اِنَّهٗ قَصَّرَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ آنحضرتؐ نے مروہ پہاڑ کے پاس تیر کی بھال سے بال کترائے۔

قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کے سر کے بال تیر کی بھال سے کترے (یہ قصر عمرہ جعرانہ کا ہے نہ کہ عمرۃ قضا کا کیونکہ عمرۃ قضا کے وقت تو معاویہ مسلمان نہ تھے)۔

مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيْرَ جو شخص شراب بیچے وہ سور کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرے (ان کو بھی بیچے کیونکہ شراب اور سور حرمت میں دونوں برابر ہیں ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان نصاریٰ کے ساتھ مل کر بے غل وغش شراب پیتے ہیں مگر سور کھانے میں ذرا ہچکچاتے ہیں۔ یہ وہی مثل ہوئی گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز، جب شراب پی تو سور بھی کھاؤ۔ میں نے سنا ہے دروغ بر گردن راوی کہ بعضے مسلمان اب نصاریٰ کے ساتھ سور بھی کھانے لگے ہیں۔ اللہ کی پناہ گلا گھونٹی مرغی یا بکری بھی سور کے برابر ہے)۔

اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوْكٍ ایک شخص نے بردے میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا (یعنے آدھا یا پاؤ)۔

شِقْصٌ اور شَقِيْصٌ۔ حصہ مشترک چیز میں۔

شَقِيْطٌ۔ مٹی کا گھڑا یا ٹھیکرا۔

رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَشْرَبُ مِنْ

مَاءِ الشَّقِيطِ - میں نے ابوہریرہؓ کو دیکھا وہ مٹی کے برتن کا پانی پیتے تھے (یا مٹی کے گھڑوں کا)۔

شَقَفٌ : بمعنی خَزَفٌ یعنی ٹھیکرا یا ٹکڑا۔

شُقَيْفَة - جھانج پیتل یا تانبے کا جو بجاتے ہیں۔

شَقِيْفٌ - بڑا پتھر۔

تَشْقِيْفٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

شَقٌّ: پھاڑنا، چیرنا، پھوٹ ڈالنا، جماعت سے الگ ہوجانا، سخت ہونا۔ جیسے مَشَقَّةٌ ہے۔ تکلیف میں ڈالنا، ہل چلانا۔

تَشْقِيْقٌ - چیرنا۔

مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ - عداوت اور مخالفت۔

تَشَقُّقٌ - چر جانا، پھٹ جانا۔

تَشَاقٌّ - ایک دوسرے کے مخالف اور دشمن ہونا۔

اِنْشِقَاقٌ - پھٹنا۔

اِشْتِقَاقٌ - نکلنا، پھوٹنا، ایک کونے میں ہوجانا۔

شَقِيْقٌ - سگا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا (یعنی ان پر سختی ہوگی اس کا مجھ کو خیال نہ ہوتا) تو میں ان کو ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا (ہر نماز کے لئے مسواک کرنا واجب ہوجاتا گو سنت اب بھی ہے کیونکہ نمازی اپنے مالک سے مواجہہ اور مخاطبہ ہوتا ہے اس لئے منہ صاف کرنا ضرور ہے تاکہ اس میں سے کوئی بری بو نہ آئے۔

تَشَقَّقْتُ عَلَيْهِ - میں اس پر بھاری ہوگیا۔

وَجَدَنِىْ فِىْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ - مجھ کو تھوڑی بکریوں والوں میں تکلیف میں پایا۔

لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ تم ان مقاموں پر پہنچ نہیں سکتے تھے مگر آدھی جان گنوا کر (یعنے بڑی محنت اور مشقت سے)۔

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ دوزخ کی آگ سے بچو (صدقہ اور خیرات کرکے) گو کھجور کا آدھا حصہ دے کر (یعنے تھوڑا یا بہت جو ہوسکے وہ خیرات کرو تھوڑی خیرات کو حقیر مت سمجھو اور بیکار نہ جانو)۔

اِنَّهٗ سَاَلَ عَنْ سَحَائِبَ مَرَّتْ وَعَنْ بَرْقِهَا فَقَالَ اَخَفْوًا اَمْ وَمِيْضًا اَمْ يَشُقُّ شَقًّا۔ جو ابر گذر رہے تھے ان کا اور ان کی بجلی کا حال پوچھا تو فرمایا کیا چمک تھی پھیلی ہوئی جا بجا یا ایک جگہ ٹھہر کر چمکتی تھی یا لمبی ہوکر بیچ آسمان تک آتی تھی، چوڑی نہیں ہوتی تھی۔

فَلَمَّا شَقَّ الْفَجْرُ اَمَرَ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ جب فجر کی روشنی پھوٹی تو آپ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْمَيِّتِ اِذَا شَقَّ بَصَرُهٗ کیا تم نے مرنے والے کو نہیں دیکھا جب اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ ایک روایت میں شَقَّ بَصَرَهٗ ہے یعنے جب اس کی نگاہ ایک طرف لگ جاتی ہے (پھر لوٹ کر نہیں آتی)۔

مَا كَانَ لِيُخْنِيَ بِابْنِهٖ فِىْ شِقَّةٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک ٹکڑے کے بدل ذلیل نہیں کرنے والا۔

اِنَّهٗ غَضِبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شِقَّةٌ وہ غصہ ہوا اس میں سے ایک ٹکڑا الگ ہوکر اڑا۔

فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِّنْهَا فِى السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ

فِی الْاَرْضِ۔ ایک ٹکڑا اس میں سے آسمان کی طرف اڑا ایک ٹکڑا زمین میں رہا (یہ مبالغہ ہے غیظ و غضب کا عرب لوگ کہتے ہیں اِنْشَقَّ فُلَانٌ مِّنَ الْغَضَبِ وَالْغَيْظِ فلاں شخص غصہ سے پھٹ گیا (یعنے غصہ اس کے جسم میں اتنا بھرا کہ آخر پھول کر پھٹ گیا)۔

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ۔ قریب ہے کہ غصہ سے پھوٹ نکلے۔

اَصَابَنَا شُقَاقٌ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَسَأَلْنَا اَبَاذَرٍّ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّحْمِ۔ ہم لوگوں کی کھال خشکی کی وجہ سے پھٹ گئی اور ہم احرام باندھے ہوئے تھے۔ ہم نے ابوذر سے پوچھا (کیا کرنا چاہئے) انہوں نے کہا تم چربی کا استعمال کرو (کھاؤ اور لگاؤ تاکہ یہ خشکی جاتی رہے۔

تَشْقِيْقُ الْكَلَامِ عَلَيْكُمْ شَدِيْدٌ۔ اچھی طرح (فصاحت اور بلاغت کے ساتھ) بات کرنا تم پر سخت ہے۔

اِنَّا نَأْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ۔ ہم آپ کے پاس دور دراز سفر کر کے آرہے ہیں یا دور دراز مسافت سے۔

عَلٰى فَرَسٍ شَقَّاءَ مَقَّاءَ۔ ایک لمبے تڑنگے گھوڑے پر۔

اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ۔ آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں آدھے سر کے درد کی وجہ سے پچھنے لگائے۔

اَرْسَلَ اِلَى امْرَأَةٍ بِشَقِيْقَةٍ سُنْبُلَانِيَّةٍ۔ ایک عورت کو آدھا لمبا کپڑا بھیجا۔

اَلنِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ عورتیں مردوں کی جنس ہی سے ہیں (وہ بھی مردوں کی طرح خصلتیں اور عادتیں رکھتی ہیں کیونکہ آدمی ہیں گویا مردوں ہی سے نکلی ہیں اس لئے کہ حوا آدم ہی سے نکلی تھیں)۔ شَقَائِقُ جمع ہے شَقِيْقَةٌ کی۔

شَقِيْقٌ۔ سگا بھائی۔

اَنْتُمْ اِخْوَانُنَا وَاَشِقَّاءُنَا۔ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے سگے ہو۔

وَفِي الْاَرْضِ الْخَامِسَةِ حَيَّاتٌ كَالْخَطَائِطِ بَيْنَ الشَّقَائِقِ۔ پانچویں زمین میں سانپ ہیں جیسے لکیریں ریتی ہیں (یعنے بڑے لمبے لمبے)۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تَحْمِلُ كِسْوَةَ اَهْلِهَا اَشَدَّ حُمْرَةً مِّنْ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ۔ بہشت میں ایک درخت ہے جس میں سے بہشتیوں کا لباس بنتا ہے وہ گلِ لالہ سے بھی زیادہ سرخ ہے (گل لالہ کو شقائق النعمان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نعمان ابن منذر عرب کا بادشاہ ریتی کے رستوں میں اترا تھا وہاں یہ پھول بکثرت تھا۔ نعمان نے اس کو پسند کر کے وہ جگہ محفوظ کر دی۔ اس روز سے اس کا نام شقائق النعمان ہو گیا۔ بعضوں نے کہا نعمان خون کو کہتے ہیں اور شقائق اسکے ٹکڑے اس پھول کو خون کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی سرخی میں)۔

فَبَدَأَ بِشِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔ داہنی جانب سے شروع کیا (یعنے بدن کے اس آدھے حصے سے جو داہنی طرف ہوتا ہے)۔

اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔ داہنی کروٹ پر لیٹے (داہنی کروٹ پر لیٹنا صالح اور نیک لوگوں کا سونا ہے اور بائیں کروٹ حکیموں کا اور چت لیٹنا بادشاہوں اور رئیسوں کا اور منہ کے بل اوندھے کافروں کا)۔

فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْاَيْمَنِ۔ اسکے کوہان کے داہنے آدھے حصے میں۔

أَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ. میں دروازے کی دراڑیں سے جھانک رہا تھا۔

صَائِرُ الْبَابِ. دروازے کا شگاف یعنی دراڑ۔

ثُمَّ يَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلٰى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ پھر لپ بھر کر اپنے سر کے داہنے حصے پر پانی ڈالا۔

فَجُحِشَتْ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ. آپ کے جسم کا داہنے جانب کا حصہ چھل گیا (اس کا پوست نکل گیا گرنے کی وجہ سے)۔

جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ. آدھا بچہ جنے یعنی ناقص الخلقة

يُشَقِّقُ شِدْقَهُ. اس کا جبڑا چیرا جارہا ہے۔

اِنْشَقَّ الْقَمَرُ. چاند پھٹ گیا (آنحضرتؐ کے اشارے سے پھر دو ٹکڑے ہوکر جڑ گیا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے سامنے یہ کوئی عجیب اور مشکل کام نہیں ہے اور جن حکیموں نے اجرام سماوی کے خرق و التیام سے انکار کیا ہے وہ محض بے وقوف ہیں اس وقت بھی اجرام سماوی میں خرق و التیام ہو رہا ہے سورج میں سے ہمارے زمین برابر برابر ٹکڑے اڑتے ہیں اور پیوست ہوجاتے ہیں اور زمین بھی دوسرے اجرام سماوی کی طرح ایک کرہ ہے اس میں رات دن خرق و التیام ہوا رہتا ہے۔ بعضے کم عقل لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر چاند آنحضرتؐ کے عہد میں پھٹا ہوتا تو تمام تاریخ والے خصوصاً ہندس[illegible]ک اس عجیب واقعہ کو تواتر کے ساتھ نقل کرتے۔ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ تو ایک آن کا تھا لوگوں کو ادھر توجہ کہاں تھی وہ اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے۔ کوئی سوتے ہوں گے کہیں اس وقت ابر ہوگا کہیں دن ہوگا تو سب لوگ اس کو کیونکر دیکھ سکتے تھے۔ اس پر بھی بعضی تاریخوں میں ہے کہ ملک ہند میں دھار کے راجہ نے اس واقعہ کو دیکھا تھا۔

فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّيْنِ. آپ نے چاند کے دو ٹکڑے ان کو دکھلائے (اور فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا)۔

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ. وہ پیالہ کے آدھے حصے کی طرح ہوتا ہے۔ (یعنی چاند)۔

أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ. تو نے اس کا دل تو نہیں چیرا (تجھے دل کا حال کیا معلوم شریعت کے احکام سب ظاہر پر مبنی ہیں)۔

يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ. وہ یہ چاہے کہ تمہاری جماعت کو پھوڑ دے (تم میں تفرقہ ڈالے موجودہ امام کو معزول کرنے کا قصد کرے، خود امام بننا چاہے یا دوسرے کسی کو بنانا اور جماعت کے اتفاق کو توڑنا چاہے تو اسکو قتل کرو کوئی بھی ہو)

شِقَّةُ الْعَصَا. لکڑی کا آدھا ٹکڑا جو لمبا چیرا جائے۔

شُقَّةُ الثَّوْبِ. کپڑے کا ٹکڑا۔

شِقُّهُ سَاقِطٌ. اس کا آدھا بدن گرا ہوا ہوگا۔ (لنجا بیکار)۔

مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ. جو شخص لوگوں پر مشقت اور تکلیف ڈالے گا (طاقت سے زیادہ ان سے کام لے یا اپنے اوپر حد سے زیادہ سختی کرے عبادت اور مجاہدہ میں تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر سختی کرے گا (اس کو سخت پکڑے گا، رتی رتی اس سے حساب لے گا)۔

ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ. پھر ان چاروں دریاؤں سے دوسری نہریں پھوٹتی ہیں۔

أُسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. اس غلام سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر نہ ایسی جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو۔

شِقَاقٌ۔ عداوت اور مخالفت۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ۔ میں سب سے پہلے زمین پھٹ کر اٹھوں گا (یعنے قیامت کے دن)۔

فَاِذَا هُوَ يَجْرِىْ وَلَمْ يَنْشَقَّ شَقًّا۔ وہ زمین میں چلنے لگا اور اس میں نالہ اور کھڈا نہیں کیا۔

اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔ بغلی قبر ہم لوگوں کے لئے ہے اور صندوقی دوسروں کے لئے۔

فَاَمَرَ الْقَمَرَ اَنْ يَنْقَطِعَ قِطْعَتَيْنِ اِلٰى آخِرِهٖ فَقَالُوْا يَنْشَقُّ رَأْسُهٗ فَاَمَرَهٗ فَانْشَقَّ فَسَجَدَ النَّبِىُّ شُكْرًا وَّ سَجَدَ شِيْعَتُنَا۔

(امام ابو عبداللہ جعفر صادقؑ نے فرمایا لیلۃ القدر میں چودہ آدمی اکٹھے ہوئے چودھویں ذی الحجہ کو اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ہر پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی ملی ہے آپ کی نشانی اس رات میں کیا ہے آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کچھ قدر و منزلت ہے تو چاند کو حکم دیجئے وہ دو ٹکڑے ہو جائے اتنے میں حضرت جبرئیل اترے اور کہنے لگے یا محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے ہر چیز کو آپ کے حکم میں کر دیا یہ سنکر آپ نے سر اٹھایا) اور چاند کو حکم دیا دو ٹکڑے ہو جا وہ دو ٹکڑے ہو گیا اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے بھی سجدہ کیا، پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا تب وہ کہنے لگے اب حکم دیجئے چاند اپنی حالت پر آجائے آخر وہ اپنی حالت پر آگیا (دونوں ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے پھر کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے۔ آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ گیا۔ اس وقت آنحضرتؐ نے سجدۂ شکر کیا اور ہمارے گروہ (یعنے شیعہ) نے بھی سجدہ کیا تب وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب مسافروں کو آنے دیجئے جو شام سے آئیں گے اور یمن سے ہم ان سے پوچھیں گے اگر انہوں نے بھی اس رات کو وہی دیکھا جو ہم نے دیکھا تب تو ہم کو یقین ہوگا کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ـــ مجمع البحرین میں ہے کہ شق قمر کے راوی بہت صحابی ہیں حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم۔

مترجم کہتا ہے مگر واقعہ کے وقت دیکھنے والے صرف عبداللہ بن مسعود ہو سکتے ہیں، باقی صحابہ نہیں کیونکہ وہ بہت کم عمر تھے اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ اترا کہ چاند پھٹ گیا اگر نہ پھٹا ہوتا تو سب لوگ اسلام سے پھر جاتے کہ قرآن میں جھوٹ خبر مذکور ہوئی بعضے ملحدوں نے اس کھلی دلیل کو ضعیف کرنے کے لئے یہ کہا کہ انشق بمعنی ینشق ہے یعنے چاند پھٹے گا اور قرآن میں کئی مستقبل واقعات کو بصیغہ ماضی بیان کیا گیا ہے جیسے ونفخ فی الصور وغیرہ ان کا جواب یہ ہے کہ اگر یہاں انشق بمعنی ینشق ہوتا تو بعد کی آیت وان یروا آیۃ اس سے چسپاں نہیں ہوتی اور جو خداوند قیامت کے قریب چاند کو پھاڑے گا وہ اب بھی اس کو پھاڑ سکتا ہے اس میں استبعاد کیا ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ۔ میں

تیری پناہ چاہتا ہوں عداوت اور مخالفت اور نفاق سے۔

اِحْفِرُوا لِيْ وَشُقُّوا لِيْ شَقًّا فَإِنْ قِيْلَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لُحِدَ فَقَدْ صَدَقُوْا۔ میرے لئے قبر کھودو اور صندوقی قبر بناؤ اگر کوئی کہے کہ آنحضرتؐ بغلی قبر میں رکھے گئے تو سچ کہتا ہے۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ الْخَلُوْقَ مِنْ شِقَاقٍ يُّدَاوِيْهِ۔ کوئی قباحت نہیں اگر آدمی اس خوشبو کی دوا چھولے جو اس نے اعضاء پھٹ جانے کی وجہ سے ان پر لگائی ہو۔

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَخَّرْتُ الْعَتَمَةَ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ۔ اگر مجھ کو اپنی امت پر یہ امر سخت ہونے کا خیال نہ ہوتا تو عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کرتا۔

شَقَّ فُلَانٌ الْعَصَا۔ فلاں شخص نے جماعت میں پھوٹ ڈال دی۔

كُلَّمَا فَرَغْتُ مِنْ شُقَّةٍ عَلَّقْتُهَا عَلَى الْكَعْبَةِ۔ جب میں کپڑے کے کسی ٹکڑے سے فارغ ہوا تو اسکو کعبے پر لٹکا دیتا۔

نُوْرٌ كَأَنَّهُ شُقَّةُ قَمَرٍ۔ آنحضرتؐ نور تھے جیسے چاند کا ٹکڑا۔

فُلَانٌ شَقُّ نَفْسِيْ وَشَقِيْقُ نَفْسِيْ۔ فلاں شخص گویا مجھ میں سے نکلا ہے (یعنی میرے جیسا ہے)۔

لَا بُدَّ مِنْ فِتْنَةٍ يَسْقُطُ فِيْهَا الْحَاذِقُ الَّذِيْ يَشُقُّ الشَّعْرَ بِشَعْرَتَيْنِ۔ ایک ایسا فتنہ ضرور ہوگا جس میں ایسا دانا اور ہوشیار شخص گرفتار ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو کر سکتا ہے۔

شَقَلَ - جماع کرنا، تولنا، اٹھانا۔

تَشَاقُل - ایک کے بعد ایک سوار ہونا۔

شَاقُوْل - وہ لکڑی جس سے معمار (اوڑ) دیوار وغیرہ کی برابری دیکھتے ہیں۔

أَوَّلُ مَنْ شَابَ إِبْرَاهِيْمُ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَشْقِلْ وَقَارًا۔ سب سے پہلے (پیغمبروں میں) ابراہیم پیغمبر بوڑھے ہوئے (ان کے بالوں میں سفیدی آئی) تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ عزت اور آبرو لے (یعنے سنجیدگی اور وقار اور تمکین بڑھاپے سے حاصل ہوتی ہے جوانی ایک طرح کی دیوانگی ہے۔

شَقَنٌ - کم کرنا۔

شُقُوْنَةٌ - کم ہونا جیسے اِشْقَانٌ ہے۔

شَقْنٌ - کم۔

إِشْقَاهٌ - پک جانا سرخ یا زرد ہو کر۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُشْقِهَ۔ کھجور کے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا یہاں تک کہ سرخ یا زرد ہو جائے (اس وقت بیچ سکتے ہیں بعضوں نے کہا اصل میں يُشْقِحَ تھا حا کو ہا سے بدل لیا۔ يُشْقِهَ کا بھی یہی معنی ہے تَشْقِيَةٌ سے۔

شَقْوٌ: بدبخت کرنا۔

شَقًا اور شَقَاءٌ اور شَقَاوَةٌ اور شِقْوَةٌ بدبخت ہونا۔

مُشَاقَاةٌ - ایک چیز کو اوپر اٹھانا پھر اترتے وقت ہاتھ پر روکنا، خبر گیری کرنا۔

إِشْقَاءٌ - بدبخت کرنا۔

مِشْقًى - کنگھی۔

اَلشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ وَالسَّعِيْدُ مَنْ سَعِدَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ۔ بدبخت وہ ہے جو

اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت لکھا گیا تھا (اللہ تعالے نے اس کی تقدیر میں بدبختی لکھ دی تھی) اور نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بخت لکھا گیا تھا۔ بدبختی سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں بےنصیب ہو اور نیک بختی سے یہ مراد ہے کہ آخرت میں اجر اور ثواب پائے۔ دنیا کی مالداری اور مفلسی مراد نہیں ہے۔

وَشَقِيتَ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ۔ اگر میں عدل اور انصاف نہ کروں تو پھر تو تو بدبخت ہے (کیونکہ جس امت کا پیغمبر عدل اور انصاف نہ کرے تو اس کی امت والوں سے کیا توقع ہے کہ وہ عدل و انصاف کریں گے)۔

لَا اَكُونُ اَشْقٰى خَلْقِكَ۔ میں تیری ساری مخلوق میں (جن کو بہشت ملی ہے) بدبخت اور بدنصیب نہ ہوں گا۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّقَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں بدبختی سے۔

دَرَكِ الشَّقَاءِ۔ بدبختی لگ جانے سے، بدنصیبی آنے سے۔

لَا يَشْقٰى جَلِيسُهُمْ۔ ان کا صحبتی بدنصیب نہ ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوگا۔

مِنْ شَقَاوَتِهٖ تَرْكُهُ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ۔ آدمی کی بدبختی میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالے سے بھلائی مانگنا، خیریت کی دعا کرنا چھوڑ دے (اور دنیا کے سازوسامان میں غرق ہو جائے اپنی عقل و تدبیر پر نازاں رہے)۔

وَاِنَّ اَشْقَاهَا الَّذِي يَخْضِبُ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ۔ اس امت کا سب سے زیادہ بدبخت (جیسے ثمود کی قوم کا بدبخت ترین وہ شخص تھا جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا) وہ شخص ہے جو اس کو اس سے رنگ دے گا (یعنی سر پر زخم لگا کر داڑھی کو خون سے رنگ دے گا) یہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا مراد ابن ملجم ملعون ہے جس نے دھوکے سے جب حضرت علی غافل تھے اور صبح کے اندھیرے میں نماز کے لئے جا رہے تھے، آپ کے مبارک سر پر تلوار کی ضرب لگائی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا۔ اللہ تعالے کو تیری بہن کے تکلیف دینے سے کوئی غرض نہیں (یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس کی بہن نے یہ منت مانی تھی کہ میں بیت اللہ کا حج ننگے پاؤں چل کر سر اور منہ کھول کر کروں گی)۔

مِنْ اَيْنَ لَحِقَ الشَّقَاءُ اَهْلَ الْمَعْصِيَةِ حَتّٰى حَكَمَ لَهُمْ فِي عِلْمِهٖ بِالْعَذَابِ عَلٰى عَمَلِهِمْ۔ گنہگاروں کو شقاوت (بدبختی) کہاں سے لگ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالے نے اپنے علم میں ان کے لئے عذاب کا حکم کر دیا ان کے اعمال کی سزا میں۔

اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَعْلَمَ اَشَقِيٌّ الرَّجُلُ اَمْ سَعِيدٌ فَانْظُرْ سَيْبَهٗ وَمَعْرُوفَهٗ۔ جب تو کسی شخص کی نسبت یہ جاننا چاہے کہ وہ نیک ہے یا بد تو اس کے داد دہش کو (یعنی خرچ اخراجات کو) دیکھ اگر وہ اپنا روپیہ مستحقوں پر خرچ کرتا ہے، نیک کاموں میں لگاتا ہے تو سمجھ لے وہ نیک ہے ورنہ جان لے کہ اللہ کے پاس اس کے لئے بھلائی نہیں ہے۔

وَالْجَاهِلُ شَقِيٌّ بَيْنَهُمَا۔ جاہل بدبخت ہے دونوں کے درمیان بعضوں نے کہا یہ سہو ہے کاتب کا اور صحیح شَقِيٌّ عَنْهُمَا ہے یعنی

ان دونوں سے ایک کنارے پر ہے یعنے الگ ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُوْرِثُ الشَّقَاءَ۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان گناہوں سے جو مفلسی اور محتاجی پیدا کرتے ہیں (یعنے دنیا کی ناداری اور آخرت کی بربادی)۔

باب الشین مع الکاف

شُکْرٌ یا **شُکُوْرٌ** یا **شُکْرَانٌ**۔ تعریف کرنا، ثنا کرنا، عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَکَرَ لَہٗ یعنے اس کی تعریف کی اس کا شکریہ کیا اور یہ زیادہ فصیح ہے شَکَرَہٗ سے بعضوں نے کہا دعائے قنوت میں جو عام لوگ نَشْکُرُ لَکَ پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح نَشْکُرُکَ ہے۔

شَکَرًا۔ تھن دودھ سے بھرجانا، موٹا ہونا، عادت کرنا، کھجور کے درخت کے بچے نکل آنا جس کو شِکِیْر کہتے ہیں۔

مُشَاکَرَۃٌ۔ شروع کرنا، شکرگذار ظاہر کرنا۔

اِشْکَارٌ۔ بھرجانا جیسے اِشْتِکَارٌ ہے۔

شَکْرٌ اور **شِکْرٌ**۔ فرج یا نُطفہ۔

شَکْرٌ۔ نکاح کو بھی کہتے ہیں۔

شُکْرٌ۔ اصطلاح میں نعمت کا بدل کرنا زبان ہو یا قلب سے یا ہاتھ پاؤں سے۔ بعضوں نے اپنے محسن کا احسان بیان کرنا اللہ تعالےٰ کا ایک شَکُوْرٌ بھی ہے یعنے نیک اعمال کا قدردان بدل دوچند سہ چند دینے والا۔ ان کے قصوروں بخشنے والا)۔

شَکِرَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ چر کر موٹے ہوگئے۔

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ۔ جو بندوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا (اپنے محسن سے برائی کرتا ہے یا اسکے احسان کو یاد نہیں رکھتا اس کی تعریف اور ثنا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرنے کا یا اس کی مثال ایسی ہے گویا وہ اللہ تعالےٰ کا بھی ناشکرا ہے)۔

لَوْلَا سَوَّیْتَ بَیْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْکَرَ۔ (اللہ تعالےٰ سے میں نے عرض کیا تونے اپنے بندوں کو برابر کیوں نہیں رکھا، حسن اور جمال اور مال تونگری علم اور ہنر میں) ارشاد ہوا مجھ کو یہ پسند ہے کہ لوگ میرا شکر کریں (اعلیٰ آدمی اپنے سے ادنیٰ یعنے کم درجہ کے آدمی کو دیکھ کر میرا شکر کرے اور ادنیٰ درجہ کا آدمی اپنے سے بھی ادنیٰ درجہ کو دیکھ کر شکر کرے اگر سب آدمی غنا اور تونگری مال دولت علم وہنر، حسن وجمال میں برابر ہوتے تو کسی کو شکر کا موقع نہ ملتا نہ صبر کا)۔

اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا اس روزہ دار کے برابر ہے (یعنے اجر اور ثواب میں) جو صابر ہو۔

اَلْاِیْمَانُ نِصْفٌ صَبْرٌ وَّنِصْفٌ شُکْرٌ ایمان کا آدھا حصہ شکر ہے اور آدھا حصہ صبر ہے۔

وَاِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَشْکَرُ شَکَرًا مِّنْ لُّحُوْمِهِمْ۔ زمین کے گوشت خوار جانور یاجوج ماجوج کے گوشت کھا کر موٹے اور فربہ ہوجائیں گے، خوب موٹے۔

هَلْ بَقِیَ مِنْ کُهُوْلِ بَنِیْ مُجَاعَةَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ وَشَکِیْرٌ کَثِیْرٌ۔ کیا بنی مجاعہ کے ادھیڑ لوگوں میں سے بھی کوئی باقی ہے۔ اس نے کہا ہاں اور بچے بہت ہیں (یعنی کم سن اولاد، اصل میں شکیر اس درخت کو کہتے ہیں جو

بڑے درخت کے تلے پھوٹتا ہے یعنے اس کا بچہ۔

نَھٰی عَنْ شَکْرِ الْبَغِیِّ۔ فاحشہ عورت کی خرچی سے منع فرمایا۔ جیسے نَھٰی عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ یعنے نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت سے منع فرمایا۔

اِنْ سَاَلَتْکَ ثَمَنَ شَکْرِھَا وَ شَبْرِکَ اَنْشَاْتَ تَطُلُّھَا۔ اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور جماع کرانے کی اجرت مانگے تو تو اس میں حیلہ حوالہ کرے۔

فَشَکَرْتُ الشَّاۃَ۔ میں نے بکری کی فرج بدل ڈالی۔

لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔ تیری ہی تعریف ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام ہر روز صبح اور شام تین بار یہ دعا پڑھتے :۔ اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ[عہ] بِیْ یا مَا اَمْسٰی بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ بِھَا عَلَیَّ حَتّٰی تَرْضٰی وَ بَعْدَ الرِّضَاءِ۔

شَکْرٌ : انگلیوں سے کھونسا دینا، زبان سے ستانا، برچھے سے مارنا، جماع کرنا۔

شَکِزٌ۔ بدخلق۔

شَکَّازٌ۔ جو عورت سے باتیں کرنے میں منزل ہو جائے۔

شِکْسٌ : بے انصاف، بدخلق، بدخو سخت گیر۔

شَکَاسَۃٌ۔ سخت گیری۔

شُکُسٌ۔ چاند نکلنے سے پیشتر ایک دن یا دو دن یعنی محاق۔

شَکُسٌ یا شَکِیْسٌ۔ بخیل، بدخلق۔

عہ یعنی صبح کو ما اصبح بی کہتے اور شام کو ما امسٰی بی ۱۲ منہ

اَنْتُمْ شُرَکَاءُ مُتَشَاکِسُوْنَ۔ تم جھگڑالو حصہ دار ہو (ایک دوسرے سے لڑنے والے)۔

شَکِصٌ : بدخو، بدخلق جیسے شَکِیْصٌ ہے۔

شِکَاصٌ۔ وہ عورت جس کے دانت ناہموار ہوں۔

شَکْعٌ : اٹھانا۔

شَکَعٌ۔ بہت ہائے ہائے کرنا، بہت دانے نکلنا، غصہ ہونا، دردناک ہونا۔

اِشْکَاعٌ۔ غصہ دلانا، تنگ کرنا، رنجیدہ کرنا۔

شَکِعٌ۔ بخیل دردناک جس کو نیند نہ آئے۔

لَمَّا دَنَا مِنَ الشَّامِ وَلَقِیَہُ النَّاسُ جَعَلُوْا یَتَرَاطَنُوْنَ فَاَشْکَعَہٗ وَقَالَ لِاَسْلَمَ اِنَّھُمْ لَنْ یَرَوْا عَلٰی صَاحِبِکَ بِزَّۃَ قَوْمٍ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ۔ (حضرت عمرؓ) جب ملک شام کے قریب پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ سے آن کر ملے تو اپنی زبان میں (جو دوسروں کی سمجھ میں نہ آئے) کچھ بکنے لگے۔ حضرت عمرؓ کو اس بات پر غصہ دلایا وہ اپنے غلام اسلم سے کہنے لگے یہ شام کے ملک والے تیرے صاحب پر اس قوم کی وضع نہیں پائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوا (یعنے [illegible] والوں کی پوشاک اور وضع مجھ پر نہیں دیکھیں گے) آپ اسی طرح سادے میلے کچیلے کپڑوں سے شام کے ملک میں داخل ہوئے۔ ابوعبیدہ نے [illegible] بھی کہ آپ لباسِ فاخرہ پہن لیجئے۔ ایسا نہ ہو ملک والوں کی نگاہ میں آپ حقیر معلوم ہوں [illegible] آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ وہاں تو جلالِ خدا [illegible] پیشانی سے عیاں تھا۔ عمدہ لباس اور بناؤ [illegible] کیا ضرورت تھی (حاجتِ مشاطہ نیست [illegible] دلارام را)۔

فَاِذَا ھُوَ شَکِعُ الْبِزَّۃِ۔ دیکھا تو وہ بچے [illegible]

حال میں تھے (یعنی عبدالرحمٰن بن سہیل جب ان کا
دم نکل رہا تھا)۔

شَكَّ: شک کرنا، شبہہ کرنا، ہتھیار لگانا،
پھاڑنا، بازو پہلو سے لگا لینا، لنگڑانا، گھس جانا
داخل ہونا۔

تَشْكِيكٌ۔ شک میں ڈالنا۔

اَنَا اَوْلٰى بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ۔ میں تو
براہیم پیغمبر سے زیادہ شک کرنے کے لائق ہوں
ہوا یہ کہ جب یہ آیت اتری واذ قال ابراہیم رب
ارنی کیف تحی الموتٰی۔ اخیر تک تو بعضے لوگ کہنے
لگے دیکھو ابراہیم پیغمبر کو اللہ کی قدرت میں شک
(جب تو کہنے لگے مجھ کو دکھلا دے تو مُردوں کو
کیسے جلائے گا) اور ہمارے پیغمبر کو شک نہیں
(تو ہمارے پیغمبر کا مرتبہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر
ہے) اس وقت آنحضرتؐ نے تواضع اور انکسار
کی راہ سے یہ حدیث فرمائی اس کا مطلب یہ ہے
براہیمؑ کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک نہ تھا بلکہ
یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے وہ بیشک
مُردوں کو جلائے گا مگر اس یقین کو اور زیادہ بڑھانے
کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی۔
براہیمؑ کو جو اللہ کے خلیل تھے کسی طرح کا
شک ہوتا تو ہم لوگ شک کرنے کے زیادہ سزاوار
مگر جب ہم کو شک نہیں ہے تو ان کو شک
کیسے ہوسکتا تھا۔ اس کی مثل دوسری حدیث ہے
کہ یونس پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو، جو
تواضع اور انکسار پر محمول ہے۔ بات یہ ہے کہ
پیغمبروں کو شک ہونا محال ہے مومنین کاملین
جو ان سے مرتبہ میں کہیں کم ہیں دین کے اعتقادات
میں شک نہیں ہوتا تو انبیاء کو جن کا درجہ بہت

عالی ہے کیونکر شک ہوگا۔ اس لئے حدیث کے
ایسے معنی کرنا ضرور ہیں جن سے کوئی قباحت لازم
نہ آئے)۔

اَوَ فِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ کیا خطاب
کے بیٹے ابھی تک تو شک میں ہے (جو سمجھتا ہے کہ
دنیا کی فراغت اور نعمت اور دولت عمدہ چیز ہے
اور شاہانِ روم اور ایران پر اللہ کا فضل مجھ سے
زیادہ ہے)۔

مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ۔ جو شخص شک
کے دن روزہ رکھے (جب رمضان کا چاند گواہی
سے ثابت نہ ہو)۔

اَشُكُّ فِيْهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا سَكَتُّ
مجھ کو شک ہے کہ میں نے یہ حدیث زہری سے
سنی یا نہیں تو کبھی میں زہری سے سننا بیان
کرتا ہوں، کبھی خاموش رہتا ہوں (سماع کی تصریح
نہیں کرتا)۔

وَلَا يَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ قریش کو اس میں کچھ
شک نہ تھا (بلکہ پورا یقین تھا) کہ آنحضرتؐ مزدلفہ
ہی میں ٹھہر جائیں گے (وہاں سے عرفات تک آگے
نہیں بڑھیں گے چونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ
حرم کے رہنے والے ہیں اس لئے حرم سے آگے
نہیں جاتے اور عرفات میں جا کر ٹھہرتے آنحضرتؐ
بھی مزدلفہ سے آگے بڑھے اور عرفات میں وقوف
کیا۔ قریش کو جو گمان آنحضرتؐ کی نسبت تھا کہ آپ
آگے نہیں جائیں گے وہ غلط نکلا۔

فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّفْدِيَهٗ اِلَّا بِشِكَّةِ اَبِيْهِ۔ آنحضرتؐ نے اس
سے فدیہ لے کر اس کا چھوڑنا منظور نہیں کیا مگر جب

وہ اپنے باپ کے ہتھیار فدیہ میں دے۔ شِکَّۃ بکسرہ شین ہتھیار رعب لوگ کہتے ہیں:

شَاکُّ السِّلَاحِ یا شَاکٌّ فِی السِّلَاحِ

یعنی پورا ہتھیار بند۔

فَقَامَ رَجُلٌ عَلَیْہِ شِکَّۃٌ۔ ایک شخص کھڑا ہوا جو ہتھیار باندھے تھا (مسلح تھا)۔

اَنَّہٗ اَمَرَ بِہَا فَشُکَّتْ عَلَیْہَا ثِیَابُہَا ثُمَّ رُجِمَتْ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا اس عورت (غامدیہ) کے کپڑے اس پر کس دیئے گئے (یا اسکے جسم سے لگا دیئے گئے) ایسا نہ ہو کہ رجم میں اس کا ستر کھل جائے پھر وہ سنگسار کی گئی (پتھروں سے مار مار کر قتل کی گئی۔ اس عورت نے جس کا مرتبہ بڑے بڑے اولیاء اللہ سے زیادہ ہے خود آنحضرتؐ کے سامنے آکر زنا کا اقرار کیا اور یہ خواہش کی کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا اس کو دی جائے۔ اس کا دودھ پیتا بچہ تھا۔ آپ نے فرمایا ابھی صبر کر یہاں تک کہ یہ بچہ کھانا کھانے لگے۔ وہ بچہ کو لے گئی اور چند دنوں بعد ایک ٹکڑا روٹی کا اسکے ہاتھ میں دے کر لائی۔ اور آپ سے عرض کیا کہ یہ بچہ اب روٹی کھانے لگا ہے اب مجھ کو رجم کیجئے۔ سبحان اللہ کیسا سچا ایمان اس عورت کا تھا کہ اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی، رضی اللہ عنہا۔ ایک شخص نے اسکے حق میں کوئی تحقیر کا کلمہ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینہ والوں میں بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو۔ ایک روایت میں فَشُدَّتْ عَلَیْہَا ثِیَابُہَا ہے یعنی اسکے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے)۔

اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ بَیْتَہٗ فَوَجَدَ حَیَّۃً فَشَکَّہَا بِالرُّمْحِ۔ ایک شخص اپنے گھر میں گیا وہاں ایک سانپ دیکھا اس کو برچھے میں پرو لیا (برچھا اس میں گھسیڑ دیا، برچھے سے چھید ڈالا)۔

خَطَبَہُمْ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوْفَۃِ وَہُوَ غَیْرُ مَشْکُوْکٍ۔ حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر لوگوں کو خطبہ سنایا، آپ بندھے ہوئے نہ تھے نہ ایک جائے پر ٹھہرائے گئے تھے۔

بِیْضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُکَّتْ لَہَا حَلَقٌ کَاَنَّہَا حَلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُوْلٌ۔ سفید پورے جس کے حلقے باندھ دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت میں سُکَّتْ ہے سین سے یعنی جس کے حلقے تنگ ہیں

یُشَکِّکُنِی الشَّیْطَانُ۔ شیطان مجھ کو شک میں ڈالتا ہے۔

لَا یُلْتَفَتُ اِلَی الشَّکِّ اِلَّا اَنْ یَسْتَیْقِنَ شک کی طرف آدمی کو توجہ نہ کرنا چاہئے۔ (مثلاً وضو کر چکے تھے یقیناً اب شک ہے کہ حدث ہوا یا نہیں) جب تک یقین نہ ہو۔

اَلْیَقِیْنُ لَا یَزُوْلُ بِالشَّکِّ۔ یقین شک سے دور نہیں ہوتا (یہ بڑا کلیہ ہے علم فقہ کا جس سے سینکڑوں مسئلے نکلتے ہیں)۔

مُشَکِّكٌ۔ وہ کلی جو اپنے افراد میں کم زیادہ ہو کر پایا جائے۔

شَکِیْکَۃٌ۔ طریقہ، فرقہ۔

شُکَّۃٌ۔ مسافت۔

شَکَّۃٌ۔ ایک بار

مِشَکٌّ۔ زرہ۔

شَکَلٌ: ملتبس ہونا، پختگی شروع ہونا، اعراب دینا۔ پاؤں باندھ دینا۔

شَکَلٌ۔ ناز و کرشمہ کرنا، سفیدی میں سرخی ہونا۔

تَشْکِیْلٌ۔ صورت بنانا، باندھنا، دو زلفیں

مُشَاکَلَۃٌ - مشابہت -

اِشْکَالٌ - التباس، پختگی اعراب دینا -

تَشَکُّلٌ - صورت بندھنا، تصور کرنا، بالوں میں پھول لگا کر آراستہ ہونا -

تَشَاکُلٌ - یکساں ہونا، مشابہ ہونا -

اِشْتِکَالٌ - التباس -

کَانَ اَشْکَلَ الْعَیْنَیْنِ - آنحضرتؐ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی - عرب لوگ کہتے ہیں: مَاءٌ اَشْکَلُ - جب پانی میں خون کی سرخی ملی ہوئی ہو -

فَخَرَجَ النَّبِیْذُ مُشْکِلًا - نبیذ (جو حضرت عمرؓ کو پلایا گیا) خون کے ساتھ مل کر باہر نکل آیا (اس وقت معلوم ہوا کہ زخم کاری لگا ہے اور بچ نہیں سکتے) -

وَاَنْ لَا یَبِیْعَ مِنْ اَوْلَادِ نَخْلِ هٰذِهِ الْقُرٰی وَدِیَّةً حَتّٰی یُشْکِلَ اَرْضُهَا غِرَاسًا - ان گاؤں کے کھجور کے درختوں کے بچے نہ بیچے جب تک کہ اس کی زمین درختوں کی وجہ سے بدل نہ جائے (یعنے اس میں کثرت سے درخت ہو جائیں اس طرح کہ جس نے اس زمین کو پہلے دیکھا تھا وہ اس کو پہچان نہ سکے کہ یہ وہی زمین ہے یا دوسری) -

فَسَأَلْتُ اَبِیْ عَنْ شَکْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - میں نے اپنے باپ سے پوچھا آنحضرتؐ کدھر جانا چاہتے ہیں یا آپ کا طریقہ کیا تھا، مذہب کیا تھا، مقصد کیا تھا -

شِکْلٌ - بکسرۂ شین، ناز و کرشمہ اور بہ فتحۂ شین مشابہ اور مذہب -

اَلْعَرِبَۃُ الشَّکِلَۃُ - عربہ وہ عورت جو نازنین غمزہ و انداز والی، اپنے خاوند کی محبوبہ ہو -

کَرِہَ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ - آنحضرتؐ گھوڑے میں شکال کو ناپسند کرتے تھے (وہ یہ ہے کہ گھوڑے کے تین پاؤں میں سفیدی ہو اور ایک پاؤں خالی - بعضوں نے کہا وہ جس کے ایک ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں پر سفیدی ہو چنانچہ گھوڑے والوں میں یہ شعر مشہور ہے: ارجل و اشکل وستارہ پیشانی گر بہ مفت دہند ستانی - کہتے ہیں اگر اشکل گھوڑے کی پیشانی پر اتنی سفیدی ہو جو ہاتھ کے انگوٹھے سے چھپ نہ سکے تو اس کا عیب دور ہو جاتا ہے) واللہ اعلم -

اَنَّ نَاضِحًا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ فَذُکِّیَ مِنْ قِبَلِ شَاکِلَتِهٖ - ایک پانی لانے والا اونٹ کنوئیں میں گر گیا آخر کوکھ کی طرف سے وہ حلال کیا گیا (بسم اللہ کہہ کے اس کی کوکھ میں برچھہ یا تیر مار دیا ایسی حالت میں اس قسم کی ذکوٰۃ درست ہے) -

تَفَقَّدُوا الشَّاکِلَ فِی الطَّهَارَۃِ - کنپٹی اور کان کے بیچ میں جو سفیدی ہے طہارت میں اس کا خیال رکھو (وہاں پانی پہنچاؤ) -

عَلٰی شَاکِلَتِهٖ - اپنے طریقے مذہب روش پر یا اپنی خصلت اور خلقت پر، اپنی طبیعت اور مزاج پر -

لَسْتَ عَلٰی شَکْلِیْ وَشَاکِلَتِیْ - تو میرے طریق اور مذہب پر نہیں ہے -

اَلْاِدْرَاکُ بِالْمُمَاسَّۃِ وَمَعْرِفَۃِ الْاَشْکَالِ - آدمی کو علم چھونے اور شکلیں پہچاننے سے حاصل ہوتا ہے (یعنے حواس کے ذریعہ سے پہلے محسوسات کا علم ہوتا ہے پھر معقولات کا) -

شَکْرٌ : بدلہ دینا، عطا کرنا، رشوت دینا، کاٹنا

جیسے شَکِیْمٌ ہے۔

شَکَمٌ۔ بھوکا ہونا۔

اِشْکَامٌ۔ بدلہ دینا۔

شُکْمٌ۔ مزدوری کا بدل اور بلا مزدوری کے جو عطا ہو اس کو شُکْدٌ کہتے ہیں۔

شَکِیْمَۃ۔ طبیعت اور لگام کا لوہا جو گھوڑے کے منہ میں اڑا دیا جاتا ہے۔

حَجَمَہٗ اَبُوْطَیْبَۃَ وَقَالَ اُشْکُمُوْہُ۔ ابوطیبہ نے آنحضرتؐ کے پچھنے لگائے آپ نے فرمایا اس کی مزدوری دو۔

اَلَا اَشْکُمُكَ عَلٰی صَوْمِكَ شُکْمَۃً تُوْضَعُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَائِدَۃٌ وَاَوَّلُ مَنْ یَّاْکُلُ مِنْھَا الصَّائِمُوْنَ۔ کیا میں تم کو روزے کا بدل نہ بتلاؤں قیامت کے دن ایک دسترخوان بچھایا جائے گا اس پر پہلے وہ لوگ کھائیں گے جو دنیا میں روزہ دار تھے۔

فَمَا بَرِحَتْ شَکِیْمَتُہٗ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ۔ ان کی سختی اللہ کے کاموں میں کم نہیں ہوئی (یہ حضرت عائشہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تعریف میں فرمایا یعنے اللہ کا دین جاری رکھنے میں اور اسکے احکام چلانے میں وہ بہت سخت تھے جیسے منہ زور گھوڑا جو لگام کی پیڑی کو بالکل نہیں مانتا اس کو خیال میں نہیں لاتا مطلب یہ ہے کہ دل کے بڑے مضبوط اور جری تھے)۔

اَشَکِمَتْ دَرْد۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے یہ فارسی کلام ہے جس کو بعضوں نے آنحضرتؐ کی طرف منسوب کیا ہے یعنے آپ نے یہ فارسی جملہ بولا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

بُزُرگ اَشْکَمْ۔ بڑے پیٹ والے۔ یہ حضرت علیؓ کی صفت تھی۔

شَدِیْدُ الشَّکِیْمَۃِ۔ جو شخص کسی سے نہ ڈرے کسی کو خیال میں نہ لائے قوی القلب ہو۔

شِکَنْبٌ۔ پیٹ، یہ معرب ہے شکم کا جو فارسی لفظ ہے ایک حدیث میں آیا ہے: اَشِکَنْب دَرْدَمْ۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اور آنحضرتؐ نے فارسی زبان نہیں بولی۔

شَکْوٌ یا شَکْوٰی یا شَکَاۃٌ۔ دردمند کرنا، رنج دینا، شکایت کرنا یعنے کسی کا ظلم اپنے اوپر بیان کرنا جیسے شَکَاوَۃٌ اور شِکَیَّۃٌ اور شِکَایَۃٌ ۔ شکایت کرنے والے کو شَاکِیْ اور جس کی شکایت کرے اس کو مَشْکُوٌّ اور مَشْکِیْ اور اسکے بیان کو شَکْوٰی اور جس سے شکایت کرے اس کو مَشْکُوٌّ اِلَیْہِ کہیں گے۔

شَکَا اَمْرَہٗ اِلَی اللّٰہِ۔ اللہ سے اپنا حال بیان کیا۔ جیسے شَکَا مَرَضَہٗ لِلطَّبِیْبِ یعنے حکیم سے اپنی بیماری بیان کی۔ اصل میں شَکْوَۃ دودھ یا پانی کے برتن کو کہتے ہیں پھر اس کا معنی اظہار اور اخبار ہوگیا۔

تَشْکِیَۃٌ۔ شکایت قبول کرنا۔

اِشْکَاءٌ۔ شکایت دور کرنا یا بڑھانا، راضی کرنا تہمت لگانا

اِشْتِکَاءٌ۔ شکایت کرنا، بیمار ہونا، دردمند ہونا۔

شَاکِی السِّلَاحِ۔ ہتھیار بند۔

شَکَاءٌ۔ بیماری۔

شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ یُشْکِنَا۔ ہم نے آنحضرتؐ سے جلتی ریتی کی شکایت کی یعنے دوپہر

کے وقت جب ظہر کی نماز کے لئے آتے تو دھوپ کی حرارت بہت تیز ہوتی۔ زمین کی گرمی سے پاؤں جلتے تو ہم نے یہ چاہا کہ آپ ظہر کی نماز میں ذرا دیر کیا کریں۔ ٹھنڈے وقت نماز پڑھیں لیکن آپ نے ہماری شکایت پر کچھ لحاظ نہیں کیا (ظہر کی نماز اوّل وقت ہی یعنے سورج ڈھلتے ہی پڑھتے رہے۔ مجمع البحار میں ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی ہے اور اخیر وقت پڑھنا اللہ کی معافی ہے اور معافی جب ہی ہوتی ہے جب کوئی تقصیر ہو اور آنحضرتؐ ہمیشہ افضل اور اعلےٰ کام کیا کرتے تھے اور رخصت پر کبھی کبھی عمل کرتے تھے بیانِ جواز کے لئے۔ اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے اَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ تو یہ رخصت ہے اور افضل وہی ہے کہ ظہر کی نماز ہر موسم میں اول وقت ادا کی جائے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث سجدے سے متعلق ہے یعنے صحابہ نے آنحضرتؐ سے یہ شکایت کی کہ زمین بہت جلتی ہے ہم زمین پر سجدہ نہیں کرسکتے تو اپنے کپڑے بچھا کر اس پر سجدہ کرنے کی اجازت دیجئے لیکن آپ نے ان کی شکایت پر کچھ التفات نہیں فرمایا اور کپڑوں کے کنارے پر سجدہ کرنا اس کی اجازت نہیں دی۔ بعضوں نے کہا صحابہ یہ چاہتے تھے کہ ظہر کی نماز میں اور زیادہ تاخیر کی جائے یعنے وقت ابراد سے بھی زیادہ تنی کہ دیواروں کا سایہ پڑنے لگے۔ لیکن آنحضرتؐ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ کی حدیث سے منسوخ ہے۔

شَكَوْنَا۔ ہم نے کافروں کی ایذا دہی کی آنحضرتؐ سے شکایت کی۔

شَاكَيْتُ اَبَا مُوْسٰى فِيْ بَعْضِ مَا يُشَاكِي الرَّجُلُ اَمِيْرَهٗ۔ ہم نے ابوموسیٰ اشعری کی بعضی باتوں میں شکایت کی جن میں آدمی اپنے حاکم اور سردار کی شکایت کیا کرتا ہے۔

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا۔ عبداللہ ابن زبیر پر کسی نے طعنہ مارا کہ وہ ذات النطاقین یعنے دو کمر بند والی اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر اس میں آنحضرتؐ اور ابوبکر کا توشہ باندھ دیا تھا تو انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا: ——— وتلک شکاۃ ظاہر عنک عارہا۔ یعنے یہ تو ایسی بات ہے جس سے شرم اور ننگ نہیں آتی، بلکہ تعریف اور فضیلت کی بات ہے (حجاج مردود نے بھی اسماء کو یہی طعنہ دیا تھا اس پاجی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تو ایسی فضیلت ہے جو اسکے ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی تھی

دَخَلَ عَلَى الْحَسَنِ فِيْ شَكْوٰى لَهٗ یا فِيْ شَكْوَاهُ۔ امام حسنؓ کے پاس ان کی بیماری میں گئے۔

اِشْتَكٰى سَعْدٌ شَكْوٰى۔ سعد ایک بیماری میں مبتلا ہوئے۔

تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ۔ تم شکایت بہت کرتی ہو۔

وَكَانَ لَهٗ شَكْوَةٌ يَنْقَعُ فِيْهَا زَبِيْبًا۔ ان کے پاس ایک چھاگل یا مشک تھی جس میں انگور بھگوتے۔ بعضوں نے کہا بکری کا بچہ جب تک دودھ پیتا ہے تو اسکی کھال کو شَكْوَة کہتے ہیں پھر جب دودھ چھٹ جائے تو اس کی کھال کو بَدْرَة کہتے ہیں، جب بڑا ہو جائے تو سِقَاءٌ کہتے ہیں۔

تَشَكَّى النِّسَاءُ۔ عورتوں نے چمڑے کا شکوہ بنایا (دودھ کو دہی بنانے کے لئے)۔

اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا۔ دوزخ نے اپنے مالک سے شکوہ کیا (گلہ کیا) دوزخ میں حیات ہونا اور اس کا بات کرنا کچھ بعید نہیں ہے تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے یہ آیت وتقول ہل من مزید۔ بعضوں نے کہا مجازاً زبانِ حال سے شکایت کرنا مراد ہے اور شکایت اسکی یہ تھی کہ مارے جوش اور حرارت کے خود ہیں اپنے کو کھا رہی ہوں۔

شُکِیَ اِلَیْهِ الرَّجُلُ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ۔ اس آدمی کی بیماری ان سے بیان کی گئی کہ اس کو یہ خیال آتا ہے۔

شَکَوْتُ اِلَیْهِ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ۔ میں نے ان سے یہ شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں۔

وَهُوَ شَاكٍ۔ وہ بیمار تھے۔

جَاءَ زَیْدٌ یَشْکُوْ۔ زید اپنی بی بی (حضرت زینب) کی شکایت کرتے ہوئے آئے۔

شَکَیَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ دونوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی ایک روایت میں شکوا ہے یہ واوی اور یائی دونوں طرح آیا ہے۔

مِنْ مِشْکَوتِهٖ۔ وہ سوراخ جو دیوار میں چراغ رکھنے کے لئے کرتے ہیں وہ آر پار نہیں ہوتا۔

اِنَّمَا الشَّکْوٰی اَنْ تَقُوْلَ لَقَدِ ابْتُلِیْتُ بِمَا لَمْ یُبْتَلَ بِهٖ اَحَدٌ (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) جو شکوہ برا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی یوں کہے جیسی بیماری یا تکلیف مجھ کو ہوئی ایسی خدا نے کسی کو نہیں دی اور یہ کہنا کہ رات کو مجھ کو نیند نہیں آئی یا آج مجھ کو بخار آگیا شکوہ نہیں ہے)۔

اِشْتَکَتْ اُمُّ سَلَمَةَ عَیْنَهَا۔ بی بی ام سلمہؓ کی آنکھ میں درد ہوا آنکھ کا شکوہ ان کو پیدا ہوا)۔

شَکِیٌّ: شکایت کرنا۔

شَکِیَّةٌ۔ بچا ہوا بقیہ۔

باب الشین مع اللام

شَلَبَةٌ۔ ایک قسم کی مچھلی۔

شَلَبِیْ۔ ظریف اور حجام کو بھی کہتے ہیں اور ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے مدینہ میں۔

شُلْشَانٌ: سلطان۔

شَلْثٌ۔ ایک قسم کا جو اسکو شَلْتٌ بھی کہتے ہیں۔

شَلْجَمٌ۔ مشہور ترکاری ہے کہتے ہیں بصارت کے لئے اس کا کھانا بہت مفید ہے۔ شیخ مولانا عبدالحق بنارسی نیوتنوی جب تک شلجم بازار میں ملتا رہتا اسی کو کھاتے دوسری کوئی ترکاری نہ کھاتے۔

شَلْحٌ: کپڑے اتار لینا، پر بدلنا، پھینک دینا۔

تَشْلِیْحٌ۔ کسی کو ننگا کرنا اسکے کپڑے چھین لینا۔

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ۔ لڑنے والا لوگوں کے کپڑے اتار لینے والا۔

خَرَجُوا اللُّصُوْصًا مُشَلِّحِیْنَ۔ چور کپڑے اتار و بن کر نکلے۔

شَلْحَفَةٌ: کسی چیز کا ایک کونا کاٹ لینا۔

شِلَخْفٌ۔ مضطرب الخلق، موٹا، بدخلق، جو اچھی طرح بات نہ کر سکے۔

شَلْخٌ: گوشت کاٹ دینا، اصل، نطفہ، فرج۔

شَلِیْخٌ۔ ایک کھانا جو گوشت دودھ پیاز سے تیار کیا جاتا ہے اسکو شَاکِرِیَّة بھی کہتے ہیں

شَلَخْبٌ: بمعنی سَلَخْبٌ۔ بدخلق، سخت مزاج جو اچھی طرح بات نہ کر سکے۔

شِلْخَفٌ بمعنی سِلْخَفٌ موٹا، بدخلق، سخت مزاج

شَلْشَلَةٌ: ٹپکنا، بہنا، پھیلانا۔ جیسے شِلْشَالٌ ہے۔

فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجُرْحُهٗ یَتَشَلْشَلُ۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے زخم سے خون شرشر بہہ رہا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: شَلْشَلَ الْمَاءَ فَتَشَلْشَلَ۔ پانی شرشر بہنے لگا۔

شَلْغٌ۔ کچلنا جیسے ثَلْغٌ۔

شَلْقٌ: کوڑے سے مارنا، جماع کرنا، لمبا پھاڑنا۔ شِلْقَاءُ۔ چھری۔

شَلٌّ: چھوڑ دینا، ہلکا سینا، کاٹنا، ہانکنا، سوکھ جانا، بیکار ہوجانا جیسے شَلَلٌ ہے۔

اَشَلَّ الرَّجُلُ۔ اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔

عَیْنٌ شَلَّاءُ۔ وہ آنکھ جس میں بینائی نہ ہو۔

وَفِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ دِیَتِهَا۔ جو ہاتھ خشک اور بیکار ہو اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو چنگے ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: شَلَّتْ یَدُهٗ تَشَلُّ شَلَلًا یعنے اس کا ہاتھ شل ہوگیا۔

شَلَّتْ یَدُهٗ یَوْمَ اُحُدٍ۔ طلحہؓ کا ہاتھ احد کی جنگ میں بیکار ہوگیا (کافروں کی تلوار کی ضربیں جو وہ آنحضرتؐ پر کرتے تھے طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لیں آنحضرتؐ نے فرمایا طلحہ کے لئے بہشت واجب ہوگئی۔ ایسے جاں نثار صحابہ سے اگر کوئی قصور ہوگیا وہ بھی اجتہاد اور رائے کی غلطی سے جیسے جنگ جمل میں وہ شریک ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرنے والا ہے۔ علی الخصوص اس حالت میں جب وہ اس قصور پر نادم اور شرمندہ ہوتے جیسے روایت ہے کہ طلحہ نے مرتے وقت ثور بن جزارہ کے ہاتھ پر جو حضرت علی کے لشکر والوں میں تھے حضرت علی سے بیعت کرلی اور حضرت علی نے یہ حال سنکر فرمایا اللہ اکبر صدق رسول اللہ طلحہ بہشت میں بغیر میری بیعت کے جانے والے نہ تھے اسی طرح حضرت زبیرؓ بھی نادم ہوکر بے لڑے بھڑے لوٹ گئے اور حضرت عائشہ تا دمِ وفات اپنے اس قصور پر روتی رہیں)۔

یَدٌ شَلَّاءُ وَبَیْعَةٌ لَا تَتِمُّ (جب حضرت علیؓ خلیفہ ہوتے تو سب سے پہلے طلحہؓ نے ان سے بیعت کی اس پر ایک شخص نے کہا) سوکھا ہاتھ اور بیعت یہ بیعت پوری نہ ہوگی (یعنے پہلے ایسے شخص نے بیعت کی جس کا ہاتھ شل تھا یہ فال نیک نہیں ہے مجھ کو یہ بیعت پوری ہوتی معلوم نہیں ہوتی۔ بعضے وقت کی بات جو منہ سے نکلتی ہے سچ ہوجاتی ہے ایسا ہی ہوا حضرت علی سے بہت لوگ جیسے معاویہ اور ان کے ہمراہی مخالف ہوگئے اور طلحہ اور زبیر بھی بیعت کر لینے کے بعد بیعت توڑ کر جنگ پر مستعد ہوگئے۔ غرض آپ کی خلافت کا سارا زمانہ آپس ہی کے جھگڑوں میں گذرگیا اور وفات تک آپ کو بے فکری اور راحت نہ ملی۔ وکان امر اللہ قدرًا مقدورًا)۔

یَجُوْزُ فِی الْعِتَاقِ الْاَشَلُّ وَلَا یَجُوْزُ الْاَعْمٰی بردہ آزاد کرنے میں (جیسے کفارہ وغیرہ میں) وہ بردہ آزاد کرنا درست ہے جس کا کوئی عضو شل ہو پر اندھا درست نہیں۔

شَلَمْ اور شَلِمْ اور شُلَمْ بیت المقدس کو کہتے ہیں اور عبرانی زبان میں:

اُوْرَشَلِیْم یعنے شلیم کا شہر۔

شَلْوٌ: چلنا، اٹھانا۔

اِشْلَاءٌ۔ جانور کو بلانے کے لئے توبرہ دِکھلانا، دوہنے کے لئے بلانا، شکار پر چھوڑنا، برانگیختہ کرنا۔

تَقَلَّدَهَا شِلْوَةً مِّنْ جَهَنَّمَ یا شِلْوًا مِّنْ جَهَنَّمَ (ابی بن کعب نے طفیل بن عمرو کو قرآن پڑھایا۔ طفیل نے اسکے صلہ میں ان کو ایک کمان تحفہ بھیجی آنحضرتؐ نے یہ سنکر فرمایا) طفیل نے ابی بن کعب کے بدن پر دوزخ کا ایک ٹکڑا لٹکایا۔ شِلْو کہتے ہیں عضو کو۔

اِئْتِنِیْ بِشِلْوِهَا الْاَیْمَنِ۔ میرے پاس اس کا داہنا عضو لا (یعنے داہنا دست یا داہنی ران)۔

فَاسْتَثَرْنَا شِلْوَ اَرْنَبٍ دَفِیْنًا۔ ہم نے خرگوش کا ایک پارچہ نکالا جو زمین میں گاڑ دیا گیا تھا۔

مَرَّ بِقَوْمٍ یَّنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَاَشْلٍ مِّنْ لَحْمٍ۔ آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر گذرے جو مسکہ اور تر کھجور اور گوشت کے پارچے اڑا رہے تھے (عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھا رہے تھے) — — اَشْلٌ جمع ہے شِلْوٌ کی۔

وَاَشْلَاءً جَامِعَةً لِاَعْضَائِهَا۔ اس کے سارے بدن کے ٹکڑے۔ اَشْلَاء بھی جمع ہے شِلْوٌ کی

کَانَ مِنْ اَشْلَاءِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ۔ نعمان ابن منذر قنص بن معد کی اولاد میں سے تھا (یعنے ان کے گوشت کا ایک ٹکڑا تھا بچا ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَشْلَاءُ بَنِیْ فُلَانٍ یعنے ان کے بقیہ۔

اَللِّصُّ اِذَا قُطِعَتْ یَدُهٗ سَبَقَتْ اِلَی النَّارِ فَاِنْ تَابَ اِشْتَلَاهَا۔ چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو وہ دوزخ کی طرف آگے چل دیتا ہے پھر اگر اس نے توبہ کی تو اپنا ہاتھ دوزخ سے کھینچ لیتا ہے (یعنے دوزخ میں جانے سے بچ جاتا ہے)۔

وَجَدْتُ الْعَبْدَ بَیْنَ اللّٰهِ وَبَیْنَ الشَّیْطَانِ فَاِنِ اسْتَشْلَاهُ رَبُّهٗ نَجَّاهُ وَاِنْ خَلَّاهُ وَالشَّیْطَانَ هَلَكَ۔ بندہ اللہ اور شیطان کے بیچ میں ہے اگر اللہ تعالے نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا تب تو اس کو نجات ملی (شیطان کے پھندے سے چھٹا) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان کے ہاتھ میں چھوڑ دیا تو تباہ ہوا)۔

ظَاهِرُهٗ نَسًا وَّبَاطِنُهٗ شَلًا۔ سرین باہر سے تو ایک رگ ہے (جو ران کے اندر جاتی ہے) اور اندر سے خالی ہے (گویا گوشت اس میں سے نکال لیا گیا ہے)۔

اَشْلَیْتُ الْكَلْبَ۔ میں نے کتے کو بلایا۔

جَعَلَ لَكُمْ اَشْلَاءً۔ تمہارے اعضا بنائے

باب الشین مع المیم

شَمَاتٌ یا شَمَاتَةٌ۔ کسی کی تکلیف سے خوش ہونا

تَشْمِیْتٌ۔ چھینک کا جواب دینا، محروم کرنا۔

اِشْمَاتٌ۔ دشمنوں کو کسی پر خوش کرانا۔

اِشْتِمَاتٌ۔ متالی شروع ہونا۔

تَشَمُّتٌ۔ محروم ہو کر لوٹنا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں دشمنوں کے ہنسنے اور خوشی کرنے سے

لَا تُطِعْ فِیَّ عَدُوًّا شَامِتًا۔ کسی دشمن کی میرے مقدمہ میں مت سن جو میری تکلیف پر خوشی کرے۔

فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ۔ آنحضرتؐ نے ایک چھینکنے والے کا جواب دیا (اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا۔

تَشْمِیْتٌ اور تَسْمِیْتٌ شین اور سین دونوں

سے آیا ہے (یعنے خیر اور برکت کی دعا کرنا) یہ شَوَامِت سے نکلا ہے بمعنے پائے (یعنی اللہ تجھ کو اپنی اطاعت اور فرماں برداری پر ثابت قدم رکھے۔ بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تجھ کو دشمنوں کی ہنسی اور خوشی سے بچائے اور دور رکھے)۔

فَاَتَاهُمَا فَدَعَا لَهُمَا وَشَمَّتَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ (جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہو گیا تو) آنحضرتؐ ان دونوں (یعنے حضرت علی اور حضرت فاطمہ پاس تشریف لائے (ان کے گھر میں آئے) اور دونوں کے لئے دعا کی اور خیر و برکت کی دعا کی پھر باہر نکلے۔

فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ جو شخص چھینک کی آواز مسلمان سے سنے تو اس پر لازم ہے کہ تشمیت کرے (یعنی یرحمک اللہ کہے بشرطیکہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک تشمیت سنّت ہے اور مالکیہ نے اس کو واجب کہا ہے)۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ وَذَكَرَ مِنْهَا تَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں ایک ان میں سے چھینک کا جواب دینا بھی ہے۔

لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ بِبَلِيَّةِ عَدُوٍّ فَيَرْحَمَهٗ رَغْمًا لِاَنْفِكَ وَيَبْتَلِيْكَ۔ دشمن کی تکلیف پر اپنی خوشی مت ظاہر کر ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ تجھ کو ذلیل کرنے کے لئے اس پر رحم کرے اور تجھ کو آفت میں پھنسا دے (اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست کہ زندگانیٔ ما نیز جاودانی نیست۔ بڑا بول بولنے والا یا دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والا خود اس بلا میں مبتلا ہوتا ہے) شُمَّات جمع ہے شَامِتٌ کی یعنے دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والے۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ۔ آنحضرتؐ نے چھینکنے والے کو جواب دینے کا حکم فرمایا۔

شَمْجٌ: ملا دینا، خلط کر دینا، دور دور سینا، جدا کرنا۔

نَاقَةٌ شَمَجَى۔ تیز اونٹنی۔

شَمْجَرَةٌ: ڈر کر بھاگنا۔

شَمْحَطٌ یا شِمْحَاطٌ یا شُمْحُوْطٌ۔ بہت لمبا

شَمْخٌ یا شُمُوْخٌ۔ بلند ہونا، لمبا ہونا، ناک بھوں چڑھانا، تکبر اور غرور سے۔

شَامِخُ الْحَسَبِ۔ عالی خاندان۔

فَشَمَخَ بِاَنْفِهٖ۔ اپنی ناک بھوں چڑھائی (غرور سے)۔

جِبَالٌ شَامِخَاتٌ۔ اونچے بلند پہاڑ۔

اَلْاَصْلَابُ الشَّامِخَةُ۔ اونچی نسلیں (یعنے شریف نطفے)۔

اَلْعِزُّ الشَّامِخُ۔ بلند عزت، بڑا مرتبہ۔

شَامِخُ الْاَرْكَانِ بلند پائے۔

مَا تَفْتَخِرُ الشِّيْعَةُ اِلَّا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فِيْ هٰذِهِ الشَّمْخِيَّةِ الَّتِيْ اَفْتَاهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ شیعہ حضرت علی کے اس حکم پر فخر کرتے ہیں جو انہوں نے اس عالیشان مسئلہ میں دیا جس میں عبداللہ بن مسعودؓ نے فتویٰ دیا تھا۔ ایک روایت میں سَجِيَّة ہے اس کا بھی معنی نہیں بنتا۔ بہرحال یہ حدیث غرابت اور تعقید سے خالی نہیں ہے۔

شَمْخَرَةٌ: تکبر اور غرور۔

اِشْمِخْرَارٌ۔ لمبا ہونا۔

مُشْمَخِرٌّ۔ بلند۔

شُمَّخْرٌ۔ مغرور، متکبر۔

شَمْرٌ: اِترا تے ہوئے چلنا، اکھیڑنا، کاٹنا۔

تَشْمِیْرٌ۔ کپڑا پنڈلیوں پر سے یا ہاتھ پر سے اٹھانا، چھوڑ دینا۔

تَشَمُّرٌ۔ تیار ہونا، آمادہ ہونا۔

اِنْشِمَارٌ۔ تیز چلنا۔

شَمِر۔ یمن کا ایک بادشاہ جس نے فارس کا ایک شہر کھود ڈالا اس لئے اس کو شمر کند کہنے لگے اب اس کو سمرقند کہتے ہیں۔

شِمْرٌ۔ سخی جہاندیدہ، تجربہ کار، ہوشیار۔

شِمْر لَعِیْن۔ امام حسین علیہ السلام کے قاتل بدبخت ملعون کا نام تھا۔

لَا یُقِرَّنَّ اَحَدٌ اَنَّہٗ یَطَأُ جَارِیَتَہٗ اِلَّا اَلْحَقْتُ بِہٖ وَلَدَھَا فَمَنْ شَاءَ فَلْیُمْسِکْھَا وَمَنْ شَاءَ فَلْیُشَمِّرْھَا۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا دیکھو جو شخص یہ اقرار کرے گا کہ وہ اپنی لونڈی سے صحبت کرتا ہے تو اس لونڈی کا جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نسب میں اسکے مالک سے ملا دوں گا (یعنے وہ بچہ لونڈی کے مالک ہی کا قرار دوں گا اب جس کا جی چاہے اپنی لونڈی کو رکھے اس سے جماع کرے جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے (اس سے صحبت نہ کرے)۔

شَمِّرْ فَاِنَّکَ مَاضِی الْاَمْرِ شِمِّیْرٌ۔ تو مستعد رہ تیرا حکم چلنے والا تو کوشش کرنے والا ہے۔

فَلَمْ یَقْرَبِ الْکَعْبَۃَ وَلٰکِنْ شَمَّرَ اِلٰی ذِی الْمَجَازِ۔ کعبے کے نزدیک نہیں آیا بلکہ ذی المجاز کا قصد کیا (اپنے اونٹوں کو وہاں بھیجدیا)۔

اِنَّ الْھُدْھُدَ جَاءَ بِالشَّمُّوْرِ فَجَابَ الصَّخْرَۃَ عَلٰی قَدْرِ رَأْسِ اِبْرَۃٍ۔ ہدہد شمور لے کر آیا (یعنے الماس کا وہ ٹکڑا جس سے جواہرات میں سوراخ کرتے ہیں) پھر پتھر میں سوئی کے نوک برابر سوراخ کیا۔

اِشْتِمَارٌ۔ گزرنا، نفوذ کرنا۔

یَا عِیْسٰی تَشَمَّرْ فَکُلُّ مَا ھُوَ اٰتٍ قَرِیْبٌ عیسٰی تو ہر وقت مستعد رہ (نیک اعمال کرتا رہ) جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے (یعنے موت کو ہر وقت نزدیک سمجھنا چاہئے)۔

شَمَّرَ عَنْ اِزَارِہٖ۔ اپنا تہبند اٹھایا۔

شَمَّرْتُ عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ۔ میں نے کوشش کی بانہہ پر سے کپڑا اٹھایا (یعنی مستعد اور آمادہ ہوا)۔

خَرَجَ مُشَمِّرًا۔ کپڑا اٹھاتے ہوئے نکلے۔

شَمْرَخَۃٌ: ٹہنیاں کاٹ لینا، سونت لینا۔

خُذُوْا عِثْکَالًا فِیْہِ مِائَۃُ شِمْرَاخٍ کھجور کی ایک ڈالی جس میں سو ٹہنیاں ہوں (باریک باریک جن پر کھجور لگی ہوتی ہے اس سے ایک مار اس کو لگا دو گویا یہ سو کوڑوں کے قائم مقام ہوگی)۔

شَمْزٌ۔ کراہت سے نفرت کرنا۔

تَشَمُّزٌ۔ ترش رو، منقبض ہونا۔

اِشْمِئْزَازٌ۔ روئیں اٹھنا، ڈرنا، برا جاننا، نفرت کرنا، منقبض ہونا۔

مُشْمَئِزٌّ۔ نفرت کرنے والا، کراہت کرنے والا۔

سَیَلِیْکُمْ اُمَرَاءُ تَقْشَعِرُّ مِنْھُمُ الْجُلُوْدُ وَتَشْمَئِزُّ مِنْھُمُ الْقُلُوْبُ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب تم پر ایسے حاکم حکومت کریں گے جن سے بدن پر روئیں کھڑے ہوں گے (ان کے ظلم و ستم اور افعال شنیعہ دیکھ کر) اور دل ان سے نفرت کریں گے (ان کی بدکاری کی وجہ سے)۔

شَمْسٌ: سورج اور جہاں دھوپ پڑتی ہو، دھوپ۔

شُمُوْسٌ اور شِمَاسٌ۔ باز رہنا، انکار کرنا، خندہ ہونا، ایسا کہ نہ سواری دے نہ زین یا لگام لانے دے برائی کا قصد کرنا، دشمنی ظاہر کرنا۔

شَمَسَ یَوْمُنَا یَشْمِسُ۔ ہمارے دن میں سورج نکلا۔

تَشَمُّسٌ۔ سورج کے سامنے ہونا۔

تَشْمِیْسٌ۔ سورج پرستی، دھوپ میں پھیلانا۔

اِشْمَاسٌ۔ سورج ظاہر ہونا۔

مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ کَاَنَّمَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٌ۔ مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تم نماز میں اپنے ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہو گویا وہ خندہ گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔

شُمُسٌ یا شُمْسٌ جمع ہے شَمُوْس کی یعنے وہ گھوڑا جس کی دم نہ ٹھہرتی ہو نہ پاؤں ٹھہرتے ہوں۔ (صحابہ جب سلام پھیرتے تو دونوں طرف اشارہ کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ امام بخاری نے کہا جس شخص نے اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت سمجھی وہ بے علم اور نادان ہے)۔

میں کہتا ہوں کئی فقہائے حنفیہ نے اس حدیث سے یہی دلیل لی ہے حالانکہ اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو وہ سمجھے ہیں اگر یہ مطلب ہو تو پھر خود حنفیہ پر الزام قائم ہوگا وہ نماز شروع کرتے وقت کیوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اگر یہ کہیں کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانا دوسری حدیث سے ثابت ہے تو ہم کہیں گے کہ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا بھی دوسری متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

اَلشَّمْسُ سِتُّوْنَ فَرْسَخًا وَالْقَمَرُ اَرْبَعُوْنَ فَرْسَخًا فِیْ اَرْبَعِیْنَ فَرْسَخًا۔ (حضرت علیؓ سے منقول ہے) سورج ساٹھ فرسخ لمبا اور ساٹھ فرسخ چوڑا اور چاند چالیس فرسخ لمبا چالیس فرسخ چوڑا ہے (تو کل رقبہ بحساب مکسر سورج کا تین ہزار چھ سو فرسخ کا ہوا اور چاند کا ایک ہزار چھ سو فرسخ کا) یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں نقل کی ہے اور مجھ کو یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ سورج تو کئی لاکھ حصے زمین سے بڑا ہے کہتے ہیں تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور علم ریاضی میں براہین ہندسیہ سے اس کو ثابت کیا ہے اس کا بُعد زمین سے دس کروڑ میل ہے اس لئے اتنا چھوٹا نظر آتا ہے۔ اسی طرح چاند کا رقبہ زمین کے قریب قریب ہے گو کسی قدر زمین سے چھوٹا ہے۔ کہتے ہیں زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کا ہے اور چاند کا پانچ ہزار میل کا، واللہ اعلم)۔

اِنَّ لِلشَّمْسِ ثَلٰثَ مِائَۃٍ وَّسِتِّیْنَ بُرْجًا کُلُّ بُرْجٍ مِّنْهَا مِثْلُ جَزِیْرَۃٍ مِّنْ جَزَائِرِ الْعَرَبِ فَتَنْزِلُ کُلَّ یَوْمٍ عَلٰی بُرْجٍ مِّنْهَا۔ (حضرت علی سے مروی ہے) سورج کے تین سو ساٹھ برج ہیں ہر ایک برج اتنا بڑا ہے جیسے عرب کا ایک جزیرہ اور ہر روز سورج ان میں سے ایک برج پر اترتا ہے (یہ بھی امامیہ کی روایت ہے اور اس میں یہ استبعاد ہے کہ شمسی سال کے تین سو پینسٹھ اور ¼ دن ہیں اور قمری سال کے تقریبًا تین سو پچپن دن تو تین سو ساٹھ برج کسی حساب سے درست نہیں بیٹھتے۔ دوسرے سورج اتنا بڑا ہے کہ عرب کا ایک جزیرہ تو کیا چیز ہے ساری زمین اسکے مقابل ایسی ہے جیسے ایک گولہ ہو جس کا قطر ایک گز کا ہو اور اس پر جَو کا ساتواں حصہ کہیں لگ جائے یا ایک مکھی

ایک ہاتھی کے مقابل تو اتنا بڑا جسم اتنے چھوٹے
مکان میں کیسے اترتا ہے۔ ایسی ہی غلط روایتوں
نے اسلام کو نیا فلسفہ پڑھے ہوئے لوگوں میں
بے قدر اور بے اعتبار کر دیا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ نُوْرِ النَّارِ
وَ صَفْوِ الْمَاءِ طَبَقًا مِّنْ هٰذَا وَ طَبَقًا مِّنْ
هٰذَا حَتّٰى إِذَا كَانَتْ سَبْعَةَ أَطْبَاقٍ أَلْبَسَهَا
لِبَاسًا مِّنْ نَارٍ فَمِنْ ثَمَّ كَانَتْ أَشَدَّ حَرَارَةً
مِّنَ الْقَمَرِ وَجَعَلَ الْقَمَرَ عَكْسَ مَا فَعَلَ فِي
الشَّمْسِ بِأَنْ جَعَلَ الطَّبَقَ الْفَوْقَ مِنَ الْمَاءِ
اللہ تعالیٰ نے سورج کو آگ کے نور سے پیدا کیا اور صاف
ستھرے پانی سے ایک طبقہ آگ کا رکھا پھر ایک
طبقہ پانی کا جب سات طبقے پورے ہو گئے تو اوپر
آگ کا لباس چڑھا دیا اس لئے اس میں چاند سے
زیادہ گرمی ہے اور چاند کے بنانے میں اس کا الٹا کیا
یعنی اسکے اوپر کا طبقہ پانی کا رکھا (جس کی وجہ سے
ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ یہ حدیث بھی امامیہ کی روایت
میں ہے اس زمانہ میں مہندسوں نے دور بینوں سے
جو دریافت کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند
میں مطلقاً پانی نہیں ہے اور چاند کی سطح ناہموار اور
اس میں بڑے بڑے عمیق غار ہیں)۔

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ
اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ
سورج اور چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے
دو نشان ہیں وہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے
نہیں گہناتے ۔۔۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے
کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشان
ہیں اسکے حکم سے چلتے ہیں اسکے مطیع ہیں ان کی
روشنی پروردگار کے عرش کے نور سے ہے اور ان
کی گرمی دوزخ سے ہے۔ جب قیامت قائم ہوگی تو
ان کا نور عرش کی طرف لوٹ جائے گا اور گرمی دوزخ
کی طرف چلی جائے گی پھر نہ سورج رہے گا نہ چاند۔
مجمع البحرین میں ہے کہ شمسی سال تین سو پینسٹھ دن
اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے ایک حصہ کم تین سو
حصوں میں سے دن کے اور قمری سال تین سو چون
دن اور دن کا پانچواں اور چھٹا حصہ اور دونوں سال
میں تفاوت دس دن اور چوتھائی دن اور ایک
دن کے دسویں حصہ کا ہوتا ہے۔

أَلَا إِنَّ الْخَطَايَا خَيْلٌ شُمُسٌ حُمِلَ
عَلَيْهَا أَهْلُهَا وَخُلِعَتْ لُجُمُهَا فَتَقَحَّمَتْ
بِهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔ گناہ کیا ہیں گویا خندہ گھوڑے
ہیں جن پر گنہگار لوگ سوار کر دیئے گئے اور ان
کی لگامیں نکال لی گئیں وہ ان کو لے کر دوزخ میں
گھس گئے (کیونکہ خندہ گھوڑا اور پھر بے لگام
وہ سوار کو جدھر چاہے ادھر لے جاتا ہے)۔

شَمْسِيَّةٌ۔ چھتری جو بارش اور دھوپ
سے آدمی کو بچاتی ہے ۔

شَمَصَ۔ ہانک دینا، مارنا۔

شَمْصٌ۔ جلدی جلدی بات کرنا۔

تَشْمِيصٌ۔ ہانکنا۔

شَمَطٌ۔ ملانا، خلط کرنا، بھر دینا، پھیل جانا۔

شَمَطٌ۔ سر یا داڑھی کی سفیدی۔

اِمْرَأَةٌ شَمْطَاءُ۔ جس عورت کے سر میں
سفیدی آگئی ہو۔

شَمِيطٌ اور شِمْطٌ اور شَمَطٌ مصالح کو بھی
کہتے ہیں جو گوشت کے ساتھ ڈالے جاتے ہیں
جیسے پیاز لہسن زیرہ دھنیا الائچی لونگ زعفران
وغیرہ۔

اَشْمِطُوْا یا شَمِّطُوْا ہر فن میں غوض کرو (یعنی کبھی علم نحو میں کبھی فقہ میں کبھی حدیث میں)۔

لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ میں یہ چاہتا کہ آنحضرتؐ کے سر میں جو سفید بال تھے ان کو گن لوں تو یہ کر سکتا تھا (مطلب یہ ہے آپ کے سر مبارک میں گنتی کے بال سفید تھے)۔

لَیْسَ فِیْ اَصْحَابِہٖ اَشْمَطُ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ آپ کے اصحاب میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ادھیڑ ہو یعنے جس کے بال کچھ سفید ہوں کچھ کالے سوا ابوبکر صدیقؓ کے، باقی سب جوان ہیں)۔

صَرِیْحُ لُؤَیٍّ لَا شَمَاطِیْطُ جُرْھُمٍ۔ وہ لوئی کی اولاد میں سے ہیں یعنے خالص النسب نہ کہ جرہم کے متفرق لوگوں میں سے۔

شِمْطَاطٌ اور شِمْطِیْطٌ۔ متفرق، علیحدہ، جداگانہ اس کی جمع شَمَاطِیْطُ ہے۔

شُمْطُوْطٌ لمبا جیسے شِمْطِیْطٌ ہے۔

لَا بَاْسَ بِجَزِّ الشَّمَطِ وَنَتْفِہٖ وَجَزُّہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَتْفِہٖ۔ سفید بالوں کو تراشنا یا ان کا اکھاڑنا کچھ منع نہیں ہے اور ان کا تراشنا اکھاڑنے سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔

اَلشُّؤْمُ لِلْمُسَافِرِ فِیْ طَرِیْقِہٖ فِی الْمَرْأَۃِ الشَّمْطَاءِ تُلْقِیْ فَرْجَھَا۔ مسافر کے لئے بدفالی ہے رستے میں ایک ادھیڑ عورت ملے، وہ اپنی شرمگاہ ... کرے۔

شَمْظٌ: منع کرنا، روکنا، ملا دینا، تھوڑا تھوڑا لینا، ... کرنا سختی اور نرمی دونوں کو ملا کر بات کرنا۔

شَمْعٌ یا شُمُوْعٌ یا مَشْمَعٌ۔ کھیلنا یا مزاح کرنا، ... کرنا۔

شُمُوْعٌ۔ متفرق ہونا۔

تَشْمِیْعٌ۔ کھلانا یعنی کھیل کرانا، موم میں یا چربی میں ڈبونا، موم لگانا۔

اِشْمَاعٌ۔ چمکنا۔

شَمْعٌ یا شَمَعٌ۔ بتی جس سے روشنی کرتے ہیں موم کی ہو یا چربی کی۔

مَنْ یَّتَتَبَّعُ الْمَشْمَعَۃَ یُشَمِّعُ اللّٰہُ بِہٖ جو شخص لوگوں سے ٹھٹا کرنے کے پیچھے پڑے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ٹھٹا کرائے گا (اس سے ایسے کام سرزد ہوں گے جن پر لوگ ٹھٹا ماریں گے)۔

اِذَا کُنَّا عِنْدَکَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَاِذَا فَارَقْنَاکَ شَمَعْنَا اَوْ شَمَمْنَا النِّسَاءَ وَالْاَوْلَادَ۔ (صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو (آپ کے فیضانِ صحبت سے) ہمارے دل نرم رہتے ہیں (خدا کی طرف متوجہ، دنیا سے نفور) اور جہاں آپ سے جدا ہوئے بس کھیل کود میں لگ جاتے ہیں عورتوں اور بچوں کو چومنے لگتے ہیں (خدا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ دلوں کی وہ حالت نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں رہتی ہے)۔

شَمْعُوْنُ۔ حضرت عیسٰی کے حواری تھے۔

شَمْعَلَۃٌ: متفرق ہونا۔

اِشْمِعْلَالٌ۔ جلدی سے نکل جانا، خوشی اور نشاط کیساتھ۔

شَمْعَلَۃٌ۔ یہود کی قرأت۔

مُشْمَعِلٌّ۔ تیز، بانشاط، ہلکا پھلکا، ظریف یا لمبا۔

اَقِطًا وَّتَمْرًا اَوْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا۔ پنیر اور کھجور یا تیز رو باز۔

عَزْمَۃٌ مُشْمَعِلَّۃٌ۔ تیز اور مضبوط ارادہ۔

قِرْبَۃٌ مُشْمَعِلَّۃٌ۔ مشک جس کا پانی بہہ گیا ہو۔

شَمَقٌ : نشاط، دیوانے کی طرح اترا کر چلنا۔
تَشَمُّقٌ۔ خوش ہونا، اترانا۔

شَمْلٌ : بائیں طرف لے جانا، شمالی ہوا میں ٹھنڈک کے لئے رکھنا، درخت سے سب پھل چن لینا۔
شَمَلٌ اور شُمُولٌ۔ شملہ سے ڈھانپنا، عام ہونا، شامل ہونا جیسے شَمِلَ ہے۔
اِشْتِمَالٌ۔ شامل کرنا۔
تَشْمِیْلٌ۔ لپٹنا، جلد چلنا۔
شَمَالٌ اور شِمَالٌ اور شَمْأَلٌ۔ شمالی ہوا۔
شِمَالٌ۔ بایاں۔

وَلَا تَشْتَمِلُ اِشْتِمَالَ الْیَهُوْدِ۔ یہودیوں کی طرح کپڑا مت اوڑھو (دونوں طرف لٹکتا رہے اسکو الٹے نہیں یہودی نماز میں اسی طرح چادریں اوڑھ کر لٹکاتے ہیں

نَهٰی عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ۔ اشتمال صماء سے آپ نے منع فرمایا (یعنے کپڑے کو اس طرح سے لپیٹ لینا کہ کسی طرف ہاتھ نہ نکل سکے)۔

لَا یَضُرُّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی فِیْ بَیْتِهٖ شَمِلًا اگر اپنے گھر میں ایک ہی کپڑا لپیٹ کر اسمیں نماز پڑھے تو کچھ نقصان نہیں (بشرطیکہ اشتمال صماء نہ کرے بلکہ اگر کپڑا وسیع ہو تو اسکے دونوں جانب الٹ لے کہ ہاتھ باہر رہیں اور اگر تنگ ہو تو صرف تہ بند کر لے)۔

مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ۔ یہ اشتمال کیسا ہوا (ہوا یہ تھا کہ ان کے پاس ایک ہی تنگ کپڑا تھا انہوں نے اس کو دونوں طرف سے اُلٹا تو ستر کھلنے کا ڈر ہوا اسلئے وہ جھکے ستر ڈھانکنے کے لئے تب آنحضرتؐ نے ان پر انکار کیا اور یہ فرمایا کہ دونوں کنارے الٹنا اس وقت ہے جب کپڑا کشادہ ہو لیکن اگر کپڑا تنگ ہو تو اسکو صرف ازار کر لے۔ یا انہوں نے اشتمال صماء کیا ہوگا اس لئے ان پر انکار کیا)۔

نَهَی الشَّمْلَةَ مَنْسُوْجَةٌ فِیْ حَوَاشِیْهَا۔ اس شملہ سے منع فرمایا جس کے دونوں کناروں پر حاشیہ لگا ہو (یعنے دونوں کناروں پر سرا ہو)۔

مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ۔ بردہ کیا ہے انہوں نے کہا شملہ یعنی جو کپڑا بدن پر لپیٹا جائے۔

فَیُؤْخَذُ ذَاتَ الشِّمَالِ۔ پھر اس کو بائیں طرف لے جائیں گے یعنے دوزخ کی طرف۔ ایک روایت میں یُؤْخَذُ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ہے یعنے داہنے بائیں دونوں طرف سے اس کو روک لیں گے وہ حرکت نہ کرسکے گا۔

— شَمَالٌ بہ فتحہ شین اُتر جس کے مقابل دکن

اَلشَّیْطَانُ یَأْکُلُ بِشِمَالِهٖ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

حَتّٰی لَا یَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَا یُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ اتنا چھپا کر خیرات کرے کہ بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کے خرچ کرنے کی خبر نہ ہو۔ ایک روایت میں حتّٰی لا یعلم یمینہ ما ینفق شمالہ ہے۔ یہ راوی یا کاتب کا سہو ہے۔

اَلشَّمْلَةُ الَّتِیْ اَخَذَهَا نَارٌ۔ وہ شملہ اس نے مال غنیمت میں سے چرا لیا تھا آگ ہوجائے گا (قیامت کے دن اسکو جلائے گا)۔

اَسْأَلُكَ رَحْمَةً تَجْمَعُ بِهَا شَمْلِیْ میں تیری ایسی رحمت چاہتا ہوں جس سے میری دلجمعی ہوجائے (پریشانی دور ہو)۔

وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ۔ اسکے پریشان کام ایک جگہ کر دے گا۔

وَجَمِیْعُ شَمَائِلِهٖ۔ اس کی ساری عادتیں

اخلاق شِمَال کی جمع ہے بمعنی خلق اور خصلت۔
يُعْطَى صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ الْخُلْدَ بِيَمِيْنِهٖ وَالْمُلْكَ بِشِمَالِهٖ۔ جو شخص قرآن کا حافظ یا عالم ہو اُس کو داہنے ہاتھ میں بہشت اور بائیں میں بادشاہت ملے گی۔
اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ يَنْسِجُ الشِّمَالَ بِيَمِيْنِهٖ (حضرت علیؓ نے اشعث بن قیس کو فرمایا) اس کا باپ داہنے ہاتھ سے چادریں بُنا کرتا تھا (یعنے جولاہہ تھا) یہ نہایت فصیح کلام ہے اس میں صنعت تضاد بھی ہے۔
بِقَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا شَمَائِلُ۔ ایک گاؤں میں جس کا نام شمائل تھا (یہ گاؤں عمان کے ...ت میں ہے)۔
اَضْحٰى وَهُوَ مَشْمُوْلٌ۔ صاف پانی پتھریلی ...ن میں جس کو شمالی ہوا نے ٹھنڈا کیا ہو۔
شِمْلِيْلٌ۔ ہلکی تیز رو اونٹنی۔
بَارَكَ فِيْ شَمْلِهِمَا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی صحبت میں برکت دے (ان کو نیک اولاد ...ب کرے۔ یہ آپ نے حضرت علی اور حضرت ...کو نکاح کے بعد دعا دی۔ ایک روایت میں ...لبهما ہے یعنے ان کے دونوں شیر بچوں میں ...دے۔ شیر بچوں سے مراد امام حسن اور امام ...ن علیہما السلام ہیں۔ اس صورت میں یہ آپ ...معجزہ ہوگا کہ پہلے ہی سے ان دونوں شہزادوں ...لد کی خبر دے دی)۔
فَرَّقَ اللّٰهُ شَمْلَهُ۔ اللہ اس کی جمعی کو ...شان کردے (یہ بددعا ہے اور جمع اللہ شملہ نیک ...ہے تو شمل اضداد میں سے ہے یعنے مجموعہ اور ...شان دونوں معنوں میں آتا ہے)۔

قَبَضَ الْاَرْضَ بِشِمَالِهٖ۔ بائیں ہاتھ میں زمین لے گا (دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اسکے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ قوت اور طاقت میں داہنے کے برابر ہے یہ نہیں کہ مخلوق کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو)۔
ذُوالشِّمَالَيْنِ۔ عمر بن عبد عمرو صحابی کا لقب تھا، وہ دونوں ہاتھ سے کام کرتے تھے۔
شَمَلَهُمُ الْبَلَاءُ۔ ان پر بلا عام ہوگی۔
مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ يُعْرَفُ بِشِبْهِهٖ خَلْقِهٖ وَ خُلُقِهٖ وَ شَمَائِلِهٖ۔ آدمی کی نیک نصیبی میں یہ بھی ہے کہ اس کا ایک بیٹا ہو جو صورت اور خصلت اور عادات میں اس کے مشابہ ہو (اپنے باپ کے)۔
ذَهَبَ الْقَوْمُ شَمَالِيْلَ۔ لوگ متفرق ہو کر چل دیئے۔ شَمَالِيْل تھوڑی چیز کو بھی کہتے ہیں
مِشْمَلٌ۔ چھوٹی تلوار۔
شَمٌّ یا شَمِيْمٌ یا شِمِّيْمٰى۔ سونگھنا۔
شَمَمٌ تکبر، غرور، بلندی۔
تَشْمِيْمٌ۔ سنگھانا۔
اِشْمَامٌ۔ سر اٹھا کر چلنا، تھوڑا سا ختنہ کرنا، بو دینا۔
تَشَامٌّ۔ ایک دوسرے کو سنگھانا۔
اِشْتِمَامٌ۔ سونگھنا۔
اِسْتِشْمَامٌ۔ سونگھنے کی خواہش کرنا، چھینکنا۔
يَحْسِبُهٗ مَنْ لَّمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ۔ جو شخص غور سے آنحضرتؐ کو نہ دیکھتا وہ آپ کو بلند بینی خیال کرتا۔ شَمَمٌ کا معنی ناک کان بلند اور اس سے برابر ہونا اور نتھنوں کا ذرا باہر نکلنا۔
شُمُّ الْعَرَانِيْنِ۔ بلند بینی (یعنے شریف النفس

عالی حوصلہ عرب لوگ متکبر شخص کو کہتے ہیں)۔

شَمَخَ بِاَنْفِہٖ۔ اپنی ناک چڑھائی (یعنے غرور کیا، اپنے تئیں بڑا سمجھا)۔

اُخْرُجْ اِلَیْہِ فَاُشَامُّہٗ قَبْلَ اللِّقَاءِ۔ میں عمرو ابن عبدوُد کی طرف نکلتا ہوں ذرا اس کو آزماؤں تو (سونگھ کر دیکھوں لوگ جیسا کہتے ہیں وہ بڑا پہلوان اور جری سپاہی ہے تو اس میں کیا بات ہے ــــ یہ عمرو بن عبدوُد عرب کا وہ پہلوان تھا جو خندق میں گھوڑا کدا کر آ گیا اور خود آنحضرتؐ کو اپنے مقابلہ کے لئے طلب کیا۔ آپ نے حضرت علیؑ کو بھیجا جو اس وقت نہایت کم سن تھے مگر آپ کی شجاعت اور قوت خدا داد تھی۔ ایک ہی وار میں اس مردود کا کام تمام کیا تمام لوگ حیران رہ گئے۔ اس کا سر کاٹ کر آنحضرتؐ کے سامنے لا کر ڈال دیا)۔

شَامَمْنَاھُمْ ثُمَّ نَاوَشْنَاھُمْ۔ ہم نے ان کو سونگھا (یعنے ان کے قریب گئے ان کو آزمایا) پھر ان سے بھڑ گئے، ان کو لے ڈالا۔

اَشِمِّیْ وَلَا تَنْھَکِیْ (آنحضرتؐ نے عورتوں کا ختنہ کرنے والی سے فرمایا) تھوڑا سا کاٹ اور زیادہ مت کاٹ (یعنے وہ گوشت جو عورت کی فرج پر اٹھا ہوتا ہے (شنہ) اس کو ذرا سا تراش دے، بالکل جڑ سے مت کاٹ)۔

وَلَا شَمِمْتُ مِسْکَۃً۔ نہیں نے مشک سونگھی۔

فَاَشُمُّہٗ۔ میں اس کو سونگھوں۔

شُمَّ سَیْفَکَ لَا تُفْجِعْنَا یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ حضرت رسولِ خدا کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں کر لیجئے ہم کو مت ستائیے۔

وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَشُمُّ رِیْحَھَا۔ مجھ کو ان لوگوں میں سے کر جو بہشت کی خوشبو سونگھیں گے۔

اِشْمَام۔ خفیف حرکت دینا۔ اخیر کے حرف کو یعنے صرف ہونٹ ملا کر ضمہ میں۔

باب الشین مع النون

شَنْأً یا شِنْأً یا شُنْأً یا شَنْأَۃً یا مَشْنَاءً یا مَشْنَأَۃً یا مَشْنُوْءَۃً یا شَنْآنٌ یا شَنَانٌ کینہ رکھنا، دشمنی اور بدخلقی کے ساتھ۔

شَنَأَ بِحَقِّہٖ۔ اسکے حق کا اقرار کیا یا دے دیا اس سے بری ہوا۔

شُنِئَ۔ ناپسند ہوا۔

شَنَأَۃٌ۔ نکالنا۔

تَشَانُؤٌ۔ بغض رکھنا ایک دوسرے سے

عَلَیْکُمْ بِالْمَشْنِیْئَۃِ النَّافِعَۃِ التَّلْبِیْنَۃِ تم اپنے اوپر ہریرہ کو جو ناپسند ہے مگر مفید ہے لازم کر لو یہ خلاف قیاس ہے، قیاس کے موافق مَشْنُوْءَۃٌ ہونا تھا جیسے مَقْرُوْءَۃٌ اور مَوْطُوْءَۃٌ میں مَقْرِیْئَۃٌ اور مَوْطِیْئَۃٌ کہنا درست نہیں ہے۔

لَا تَشْنَؤُہٗ مِنْ طُوْلٍ۔ لمبا ہونے کی وجہ سے تو اس سے بغض نہ رکھے۔

وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَآنِیْ عَلٰی اَنْ یَبْھَتَنِیْ وہ دشمن جس کو میرا بغض اس پر برانگیختہ کرے کہ وہ مجھ پر طوفان جوڑے۔

یُوْشِکُ اَنْ یُرْفَعَ عَنْکُمُ الطَّاعُوْنُ وَیَفِیْضَ عَلَیْکُمْ شَنَآنُ الشِّتَاءِ کہ طاعون تم میں سے اٹھا لیا جائے اور جا

عہ ایک روایت میں اُخْرُجْ اِلَیْہِ وَشَامِمْہُ ہے یعنے اسکے پاس جا اس کو آزما تو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا ہوگا - ۱۲ منہ

سردی تم پر بہہ آئے یعنی آپس میں بغض اور کینہ پھیلے
جاڑے میں سردی ناگوار ہوتی ہے اس لئے اس کو
شنآن کہا۔ بعضوں نے کہا سہولت اور آرام مراد ہے)۔

اِنَّ شَانِئَكَ۔ تم سے بغض رکھنے والا۔

مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ۔ شنوءہ کے مردوں کی
طرح جو ایک قبیلہ کا نام ہے۔

لَا اَبَ لِشَانِئِكَ۔ تیرے دشمن کا باپ نہیں ہو
(یعنے وہ حرام زادہ ہے)۔

وَاللّٰهُ شَانِئٌ لِاَعْمَالِهِ۔ اللہ اسکے کاموں
سے بُغض رکھتا ہے (اسکے اعمال کو ناپسند
کرتا ہے)

شَنَأَ الْمُقَامَ بِمَكَّةَ۔ مکہ میں ٹھہرنا اور رہنا ناپسند کیا۔

شَنَبٌ : دانتوں کا تیز اور صاف اور چمکتے ہوئے
ہونا۔ دانتوں کی تازگی اور شادابی جو کم سنی میں ہوتی ہے

ضَلِيعُ الْفَمِ اَشْنَبُ۔ آنحضرتؐ کا دہن کشادہ
اور دانت سفید شاداب چمکدار تھے۔

شَنْبُوْجِيَّةُ۔ نام ہے۔

شَنَجٌ : کھنچ جانا، منقبض ہونا، اکڑنا۔ (سردی
سے ہو یا آگ چھونے سے)

تَشْنِيْجٌ۔ کھینچنا، اکڑانا۔

اِنْشِنَاجٌ۔ اکڑنا سکڑنا تَشَنُّجٌ کا بھی یہی معنی ہے
پٹھوں کا کھنچ جانا، ہاتھ پاؤں کا سکڑ جانا۔

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ۔
جب آنکھ کھلی بندھ جائے اور انگلیاں کھنچ جائیں (یعنے
موت قریب آ لگے)۔

مَثَلُ الرَّحِمِ كَمَثَلِ الشَّنَّةِ اِنْ صَبَبْتَ
عَلَيْهَا مَاءً لَانَتْ وَانْبَسَطَتْ وَاِنْ تَرَكْتَهَا
تَشَنَّجَتْ وَيَبِسَتْ۔ ناطے رشتے کی مثال پرانی
مشک کی طرح ہے اگر تو اس پر پانی ڈالتا رہے
تو وہ نرم رہتی ہے اور پھیل جاتی ہے اگر یوں ہی اس
کو چھوڑ دے تو سکڑ جاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے
(مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور ناطہ داروں
سے اگر ملتا جلتا ان پر احسان ان سے اچھا سلوک
کرتا رہے تو ناطہ تازہ اور شاداب رہتا ہے ورنہ
سوکھ کر مرجاتا ہے)۔

اَمْنَعُ النَّاسَ مِنَ السَّرَاوِيْلِ الْمُتَشَنِّجَةِ
میں لوگوں کو ایسے پاجاموں سے منع کرتا ہوں جو
سکڑے جائیں۔ (مطلب یہ ہے کہ اتنے نیچے ہوں
جو جوتے اور موزے پر آگریں، آدھا پاؤں چھپالیں
ان کو اوپر اٹھانے اور سکیڑنے کی ضرورت پڑے
(ہمارے زمانہ میں عمومًا لوگوں نے ایسے ہی پاجامے
اور پتلونیں پہننا اختیار کی ہیں جو ٹخنوں سے بھی
نیچے رہتی ہیں یہ حرام اور منع ہے اللہ ان کو ہدایت
کرے)

شَنَاحٌ : لمبا، موٹا، اونٹ۔

تَشْنِيْحٌ۔ طعن کرنا، برائی کرنا، بمعنی تَشْنِيْعٌ

شَنْخَبٌ : پہاڑ کی چوٹی۔

ذَوَاتُ الشَّنَاخِيْبِ الصُّمِّ۔ بڑے اونچے
چوٹیوں والے، ٹھوس۔ یہ جمع ہے شُنْخُوْبٌ کی۔

شَنْخَفٌ : لمبا۔

شَنْخِيْفٌ۔ موٹا۔

اِنَّكَ لَشِنْخَفٌ۔ تو بڑا لمبا آدمی ہے۔

شِنْخَفٌ۔ حائے حطی سے کے معنی بھی یہی معنی ہیں
ایک روایت میں سِنْحَبٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

شَنْذَةٌ : حَمَلُوْهُ عَلٰى شَنْذَةٍ مِنْ لِيْفٍ
(سعد بن معاذؓ کو کھجور کی چھال کے پالان پر لادا)
خطابی نے کہا میں نہیں جانتا یہ کس زبان کی لغت
ہے۔

شَنَارٌ: سخت عیب، بڑی بے شرمی۔
كَانَ ذٰلِكَ شَنَارًا فِيْهِ نَارٌ۔ یہ سخت عیب تھا جس میں آگ تھی۔ شَنَارٌ اور عَارٌ دونوں کے ایک معنی ہے یعنے عیب اور بے عزتی، بے شرمی، بے آبروئی۔
شَنَّرَ عَلَيْهِ۔ اس پر عیب لگایا۔

شِنْشِنَةٌ: گوشت کا ٹکڑا، خلق طبیعت، عادت، خصلت۔
شِنْشِنَةٌ أَعْرِفُهَا مِنْ أَخْزَمَ۔ یہ وہ خصلت ہے جو اخزم سے میں سمجھتا ہوں (یعنے ان میں اخزم کی خصلت آگئی۔ ابو اخزم ایک شخص تھا اس کا بیٹا اخزم اپنے باپ کا عاق اور نافرمان نکلا وہ مرگیا تو اسکے بیٹوں نے اپنے دادا یعنے ابواخزم کو خوب مارا اس وقت ابواخزم نے یہ شعر کہا؛
اِنَّ بَنِيَّ زَمَّلُوْنِيْ بِالدَّمِ ۔ شِنْشِنَةٌ أَعْرِفُهَا مِنْ أَخْزَمِ
میرے بچوں نے مجھ کو لہولہان کر دیا۔ یہ خاصیت اخزم سے ان میں آئی)۔ ایک روایت میں نِشْنِشَةٌ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔ (یہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباس کے حق میں کہا یعنے ان کے باپ کی عقلمندی اور دانائی اور ہوشیاری ان میں بھی آگئی)۔

شِنْظِيْرٌ۔ گالی دینا، بدخلقی، بداطواری۔
الشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ۔ دوزخ میں جانے والا وہ ہے جو بدخلق سخت گو یعنے کج خلق، فحش بکنے والا۔
ثُمَّ تَكُوْنُ جَرَاثِيْمُ ذَاتُ شَنَاظِيْرَ۔ پھر بڑھ کر اونچے اونچے ٹیلے ہوجاتی ہے دُمیں دور تک جاتی ہیں۔ ہروی نے کہا صحیح ذَاتُ شَنَاظِيْ ہے یہ جمع ہے شُنْظُوَةٌ کی یعنے پہاڑ کی دُم جو ناک کی طرح ایک طرف چلی جاتی ہے۔

شَنْعٌ۔ جدا جدا کرنا، برا کہنا، گالی دینا، فضیحت کرنا۔
شَنَاعَةٌ۔ قباحت، برائی۔
تَشْنِيْعٌ۔ برا کہنا، عیب بیان کرنا، گالی دینا۔
وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مُشْنَعَةٌ۔ ان کے پاس ایک کالی بدصورت قبیح عورت تھی۔
مَنْظَرٌ شَنِيْعٌ یا أَشْنَعُ یا مُشَنَّعٌ۔ برا منظر۔
شَنَّعَ الرَّجُلُ۔ کپڑا اٹھایا، مستعد ہوا۔
أَشْنَعَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی تیز چلی۔
شُنُوْعٌ۔ برائی، قباحت۔
عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ مِنَ السُّلْطَانِ شُنْعَةٌ۔ ہم پر اور تم پر بادشاہ کی طرف سے قباحت اور برائی ہے۔
مُشَنِّعٌ۔ وہ شخص جو بے اصل خبریں بیان کرے۔

شَنَفٌ: تعجب سے نگاہ کرنا یا اعتراض سے یا کراہت سے۔
شَنَفٌ۔ برا جاننا، مکروہ سمجھنا، کسی بات کی تہہ کو پہنچ جانا۔
شَنْفٌ۔ کان کے اوپر کی بالی اور نیچے کی بالی کو قرط کہتے ہیں۔
تَشْنِيْفٌ۔ بالی پہنانا۔
فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوْا لَهُ۔ وہ لوگ تو ان کو برا سمجھے اسکے دشمن ہوگئے (یعنے ابوذر کے ان کے اسلام لانے کی وجہ سے)۔
مَالِيْ أَرَى قَوْمَكَ قَدْ شَنِفُوْا لَكَ۔ کیا ہوا۔ میں دیکھتا ہوں تیرے قوم والے تیرے دشمن بن گئے۔ تجھ کو برا سمجھنے لگے۔
كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى الضَّحَّاكِ وَعَلَيَّ شَنْفُ ذَهَبٍ فَلَا يَنْهَانِيْ۔ میں ضحاک کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور میں کان میں سونے کا بالا پہنے تھا وہ مجھ کو منع نہیں کرتے تھے۔ مجمع البحرین

ہیں ہے کہ شَنَفٌ وہ بالا جو بائیں کان میں لٹکتا ہوا ور قرط جو داہنے کان میں پہنا جائے۔

شَنْقٌ: کھینچنا، اوپر اٹھانا، ڈانٹ لگانا، مجرم کے گلے میں پھانسی ڈال کر اس کو لٹکا دینا۔

شَنَقٌ۔ محبت میں دیوانہ ہونا۔

تَشْنِیْقٌ۔ کاٹنا۔

شِنَاقٌ۔ تسمہ جس سے مشک کا منہ باندھتے ہیں۔

لَا شِنَاقَ وَلَا شِغَارَ۔ نہ شناق ہے نہ شغار۔ شغار کا بیان تو اوپر گذر چکا۔ شناق اور شَنَق یہ ہے کہ زکوٰۃ کے دو نصابوں کے درمیان جو زیادتی ہو مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دس اونٹوں تک اب پانچ سے زیادہ نو اونٹوں تک ان میں بھی ایک ہی بکری ہے تو مطلب لاشناق یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس دس اونٹ تھے ان میں دو بکریاں لازم تھیں وہ اپنا ایک اونٹ اس شخص کے اونٹوں میں ملا دے جس کے پانچ اونٹ ہوں تاکہ ایک ہی ایک بکری دینی پڑے۔

قَدْ اَشْنَقَ۔ اس پر ایک بکری واجب ہوئی۔ یعنے پچیس اونٹوں تک یہی کہتے ہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو بنت مخاض یعنے ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اس وقت کہتے ہیں:۔ ھُوَ مُعْقِلٌ۔ پھر جب چھتیس ہو جائیں تو مُفْرِضٌ کہتے ہیں۔

شَانِقْنِیْ۔ یعنے اپنا مال میرے مال میں ملا دے، کہ زکوٰۃ ہلکی ہو جائے۔ ایک روایت میں ہے لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ وَلَا شِنَاقَ نہ مال کو ملانا چاہئے نہ چھپا دینا نہ شناق۔

فَحَلَّ شِنَاقَ الْقِرْبَۃِ (آنحضرتؐ رات کو تہجد پڑھنے کے لئے اٹھے) آپ نے مشک کا سر بندھن کھولا، وہ تسمہ جس سے مشک لٹکاتے ہیں۔ (نہایہ میں ہے کہ جس تسمہ یا رسی سے مشک کو لٹکاتے ہیں اسکو شِناق کہتے ہیں اور جس تسمہ سے مشک کا منہ باندھتے ہیں اس کو شنق کہتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں: شَنَقَ الْقِرْبَۃَ، اَشْنَقَ الْقِرْبَۃَ یعنے مشک کا منہ بند کیا یا اس کو لٹکایا)۔

اِنْ اَشْنَقَ لَھَا خَرَمَ۔ اگر زور سے اونٹنی کی نکیل کھینچے سوار رہ کر تو اس کی ناک کاٹ دے گا۔

شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ۔ قصواء (آپ کی اونٹنی کا نام تھا) کی باگ زور سے کھینچی اور سر اٹھانے کے لئے۔

فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ طَالِعٍ فَاَشْرَعَ نَاقَتَہٗ فَشَرِبَتْ وَ شَنَقَ لَھَا۔ آنحضرتؐ سب سے پہلے نمودار ہوئے آپ نے اپنی اونٹنی کو پانی میں ڈال دیا اس نے پانی پیا اور آپ نے اس کی باگ کھینچی۔

فَمَا زَالَ شَانِقًا رَأْسَہٗ حَتّٰی کُتِبَتْ لَہٗ۔ وہ برابر اپنا سر اٹھائے رہے یہاں تک کہ وہ قصیدہ ان کے لئے لکھ لیا گیا۔

عَنَّتْ لِیْ عِکْرِشَۃٌ فَشَنَقْتُھَا بِجَبُوْبَۃٍ (حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا احرام کی حالت میں) ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلا اس کو مار دیا (وہ مار کھا کر رک گئی بھاگ نہ سکی)۔

وَفِی الدِّرْعِ ضَخْمُ الْمَنْکِبَیْنِ شِنَاقٌ زرہ پہن کر بھاری مونڈھوں والا لمبا ہوتا ہے۔

اُحْشُرُوا الطَّیْرَ اِلَّا الشَّنْقَاءَ۔ سب پرندوں

کو جمع کرو مگر جو اپنے بچوں کو چونچ سے کھانا کھلا رہے ہوں۔

شَنٌّ: تھوڑا تھوڑا کر کے جگہ جگہ پانی ڈالنا، ہر طرف سے حملہ کرنا۔

اِشْنَانٌ۔ پرانا ہونا، ہر طرف سے حملہ کرنا۔

تَشَنُّنٌ۔ سوکھ جانا، سمٹ جانا، پرانا ہونا۔

شَنَانٌ۔ بغض اور عداوت۔

شُنَانٌ۔ ٹھنڈا پانی۔

اَمَرَ بِالْمَاءِ فَقُرِّسَ فِی الشِّنَانِ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرنے کا یہ جمع ہے شَنٌّ اور شَنَّۃٌ کی یعنی پرانی مشک۔

فَقَامَ اِلٰی شَنٍّ مُّعَلَّقَۃٍ۔ ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی۔

فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ۔ ایک پرانی مشک کے پانی سے وضو کیا۔

لَا یَتْفَہُ وَلَا یَتَشَانُّ۔ قرآن ایسا کلام ہے کتنا ہی اس کو پڑھو نہ بے مزہ ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (بلکہ ہر بار جب پڑھو مزہ دیتا ہے اور نئے نئے نکات اور باریکیاں اس میں سے نکلتی رہتی ہیں)۔

اِذَا اسْتَشَنَّ مَا بَیْنَکَ وَ بَیْنَ اللّٰہِ فَابْلُلْہُ بِالْاِحْسَانِ اِلٰی عِبَادِہٖ (جب اللہ تعالیٰ سے جو تجھ کو تعلق ہے وہ پرانا پڑ جائے (یعنے قبض[عہ] کی حالت ہو جس وقت عبادت میں مزہ کم ہو جاتا ہے) تو اسکو اللہ کے بندوں پر احسان کر کے تازہ دم کر دے (یہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے حقیقت میں مخلوقِ خدا پر رحم و شفقت اور ان کو راحت رسانی کے برابر کوئی عبادت نہیں ہے)۔

عہ صوفیہ کی اصطلاح میں اس حالت کو قبض کہتے ہیں اور جب عبادت میں خوب مزہ آتا ہے اللہ تعالیٰ سے خوب الفت اور محبت کی حالت ہوتی ہے، دل کشادہ ہوتا ہے اسکو بسط کہتے ہیں ۱۲ منہ

اِذَا حُمَّ اَحَدُکُمْ فَلْیَشُنَّ عَلَیْہِ الْمَاءَ۔ جب کوئی تم میں سے بخار میں مبتلا ہو تو اپنے اوپر تھوڑا تھوڑا کر کے پانی چھڑکے (صفراوی بخار میں سرکہ اور پانی ملا کر بدن پر ملنا یا سر پر برف کے ٹکڑے رکھنا، اطبا کے نزدیک بھی بیحد مفید ہے) نہایہ میں ہے کہ شَنٌّ متفرق طور سے پانی ڈالنا اور سَنٌّ ایکساں پانی بہانا۔

کَانَ یَسُنُّ الْمَاءَ عَلٰی وَجْھِہٖ وَلَا یَشُنُّہٗ عبداللہ بن عمر اپنے منہ پر ایکبارگی پانی بہاتے تھے تھوڑا تھوڑا کر کے نہیں چھڑکتے تھے۔

فَشَنَّہٗ عَلَیْہِ۔ ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوا کر اس پر بہا دیا۔ مشہور روایت سَنَّہٗ عَلَیْہِ ہے سین مہملہ سے جیسے کتاب السین میں گذر چکا۔

فَلْیَشُنُّوا الْمَاءَ وَلْیَمَسُّوا الطِّیْبَ۔ پانی اپنے اوپر ڈالیں (یعنے نہاویں) اور خوشبو لگائیں۔

اِنَّہٗ اَمَرَہٗ اَنْ یَّشُنَّ الْغَارَۃَ عَلٰی بَنِی الْمُلَوِّحِ۔ آنحضرتؐ نے ان کو یہ حکم دیا کہ بنی ملوح پر ہر طرف سے حملہ اور لوٹ مار کریں۔

اِتَّخَذْتُمُوْہُ وَرَاءَکُمْ ظِھْرِیًّا حَتّٰی شُنَّتْ عَلَیْکُمُ الْغَارَاتُ۔ تم نے اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا یہاں تک کہ تم پر ہر طرف سے لوٹ مار ہونے لگی۔

وَلَا تَشَانٌّ۔ بعضے نسخوں میں ایسا ہی ہے اور صحیح لَا یَتَشَانُّ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

یُقَعْقِعُ بَیْنَ رِجْلَیْہِ بِشَنٍّ۔ اس کے دونوں پانوؤں کے درمیان پرانی مشک کی آواز نکلتی ہے۔

باب الشین مع الواو

شَوْبٌ یا شِیَابٌ۔ خلط کرنا، ملا دینا، جیسے

تَشْوِیْبٌ ہے۔ اِنْشِیَابٌ اور اِشْتِیَابٌ مِل جانا۔

شَوَائِب۔ آفتیں، برائیاں، عیب جیسے نَوَائِب ہے۔

لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ۔ خرید فروخت میں آمیزش اور ملانا درست نہیں (جیسے دودھ میں پانی ملا دینا یا گھی میں چربی)۔

یَشْہَدُ بَیْعَکُمُ الْحَلْفُ وَ اللَّغْوُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَۃِ۔ تمہاری خرید فروخت (سوداگری) میں قسم کھانا اور بیکار باتیں بنانا ہوا کرتا ہے (کم کوئی سوداگران باتوں سے بچتے ہیں) تو ایسا کرو اپنی سوداگری میں خیرات ملا دو (خیرات ان گناہوں کا کفارہ ہوجاتے گی)۔

ثُمَّ شُبْتُہٗ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا۔ پھر میں نے اس میں اپنے کنوئیں کا پانی ملایا۔

لَمْ یُشَبْ۔ نہیں بدلا نہ اس میں تغیر ہوا۔

اَرٰی اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ۔ میں تو مختلف قبیلوں کے گروہ پاتا ہوں۔

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ۔ گرم جلتا ہوا پانی ملا کر۔

فَشُوْبُوْا بَیْعَکُمْ بِالصَّدَقَۃِ۔ اپنی بیچ کھوچ میں خیرات اور صدقہ ملا دو (کچھ محتاجوں کو بھی دیا کرو تاکہ بیکار اور لغو جھوٹ باتوں کا کفارہ ہوجائے)۔

شُوْبُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالصَّدَقَۃِ تُکَفِّرْ عَنْکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ (سوداگرو) تم اپنے مالوں میں سے خیرات نکالا کرو تاکہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہوجائے۔

غَیْرَ مَشُوْبٍ حَسَبُہٗ۔ آنحضرتؐ کا خاندان بے آمیزش تھا۔ (کوئی عیب آپ کے حسب نسب میں نہ تھا)۔

مَالَہٗ شَوْبٌ وَّلَا رَوْبٌ۔ اس کے پاس نہ شوربا ہے نہ دودھ یا نہ آٹے کا ٹکڑا ہے نہ شہد۔

شَوْبَۃٌ۔ مکر و فریب۔

لَیْلَۃُ الشَّیْبَاءِ۔ مہینہ کی آخری رات۔

شَوْحَطٌ۔ ایک درخت ہے جس کی کمانیں بناتے ہیں۔

ضَرَبَہٗ بِمِخْرَشٍ مِّنْ شَوْحَطٍ۔ شوحط کی ٹیڑھے منہ والی لکڑی سے اس کو مارا۔

شَوْذٌ۔ تَشْوِیْذٌ۔ ڈوبنے کے قریب ہونا، گھیر لینا، عمامہ باندھنا۔

مِشْوَذٌ اور مِشْوَاذٌ۔ عمامہ، اس کی جمع مَشَاوِذ ہے۔

اَمَرَھُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی الْمَشَاوِذِ وَ التَّسَاخِیْنِ۔ آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ عماموں اور جرابوں (موزوں) پر مسح کرلیں۔

شَوْرٌ یا شِیَارٌ یا شِیَارَۃٌ یا مَشَارٌ یا مَشَارَۃٌ۔ چننا، نکالنا۔

شَارَ الدَّابَّۃَ شَوْرًا وَّ شِوَارًا۔ جانور کو سوار ہوکر چلانا خریدار کو دکھلانے کے لئے۔

شَارَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ موٹے ہوگئے۔

تَشْوِیْرٌ۔ جانور کو چلانا امتحان کے لئے۔ کسی سے بیشرمی کا کام کرنا، شرمندہ کرنا، اشارہ کرنا، بلند کرنا۔

مُشَاوَرَۃٌ۔ مشورہ لینا، دوسرے کی رائے دریافت کرنا جیسے اِسْتِشَارَۃٌ ہے۔

تَشَوُّرٌ۔ شرمندہ ہونا۔

اَقْبَلَ رَجُلٌ وَّعَلَیْہِ شُوْرَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ ایک شخص آیا اس کی شکل اور ہیئت اچھی تھی۔

شُوْرَۃٌ۔ جمال اور حسن یہ شَوْرٌ سے ہے بمعنی عرض کرنا، پیش کرنا، ظاہر کرنا۔

عَلَیْہِ شَارَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ اس کی شکل اور صورت اچھی تھی یعنے خوبصورت، خوش وضع تھا۔

كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَهُ عِيْدًا وَيُلْبِسُوْنَ نِسَاءَهُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ۔ عرب لوگ عاشورا کے دن کو عید سمجھتے اس دن اپنی عورتوں کو ان کے زیور پہناتے اور اچھے اچھے کپڑے۔

مترجم کہتا ہے انہی کے کچھ چیلے چاپڑ اب تک دکن میں باقی ہیں وہ محرم میں عید سے زیادہ خوشی کرتے ہیں نئے نئے کپڑے بناتے ہیں عورتوں کو زیورات اور ملبوسات سے آراستہ کرتے ہیں۔ بعضے تو ہولی کی طرح اس میں طرح طرح کے سوانگ نکالتے ہیں۔ شیر اور ریچھ اور جوگی بنتے ہیں۔ مہذب اقوام کو اسلام پر ہنسی اڑانے کا موقع دیتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اَنَّهُ رَكِبَ فَرَسًا يَشُوْرُهُ۔ وہ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے خریداروں کو دکھانے کے لئے۔

مِشْوَار۔ نخاس جہاں جانور بکتے ہیں۔

اَنَّهُ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ابوطلحہ آنحضرتؐ کے سامنے اپنے تئیں پیش کرتے تھے۔ (یعنے میدان جنگ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لئے اپنے تئیں آگے کرتے۔ بعضوں نے کہا دوڑتے اور ہلکے ہوجاتے اپنی قوت دکھلانے کے لئے یہ شُرْتُ الدَّابَّةَ سے نکلا ہے یعنے میں نے جانور کی جانداری آزمانے کے لئے اس کو دوڑایا)۔

اَنَّهُ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهُ عَلٰى غُرْلَتِهٖ۔ طلحہ اپنے تئیں لڑنے مرنے کے لئے اس وقت سے پیش کرتے جب ان کا ختنہ بھی نہیں ہوا تھا (بالکل بچہ تھے یعنے بچپن سے بہادر اور دلیر تھے)۔

غُرْلَة۔ قلفہ کو کہتے ہیں یعنے وہ کھال جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے۔

اَنَّهُ جَاءَ بِشَوَارٍ كَثِيْرٍ۔ بہت اسباب خانہ داری کا لایا۔

تَدَلّٰى بِحَبْلٍ لِيَشْتَارَ عَسَلًا۔ ایک رسی میں لٹکا شہد جمع کرنے کے لئے۔

شَارَ الْعَسَلَ یا اِشْتَارَهُ۔ یعنے شہد کو جگہ جگہ سے جمع کیا، چُنا۔

مَشُوْرَة یا مَشْوَرَة۔ صلاح دینا، رائے دینا، اشارہ کرنا۔

خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ اس کی تمام عورتوں میں حضرت خدیجہ افضل ہیں۔ وکیع نے یہ کہہ کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا (یعنے آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر جتنی عورتیں ہیں سب میں حضرت خدیجہ بہتر ہیں)۔

وَاَشَارَ يُقَلِّلُهَا۔ آنحضرتؐ نے اشارے سے بتلایا کہ یہ ساعت یعنے جمعہ کی ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے تھوڑی دیر تک رہتی ہے۔

مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ۔ جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کسی کام کا مشورہ دیا (اور وہ جانتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں ہے) تو اس نے خیانت کی)۔

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى۔ تمہارا کام مشورے سے چل رہا ہو (کیونکہ مشورہ لینا سنت ہے اور خود رائی اور خودسری شیطانی حرکت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اس کے سارے بندوں میں زیادہ عقلمند اور باتدبیر تھے مشورہ لینے کا حکم دیا تو اور کسی بادشاہ

یا رسیں کا مشورہ سے علیحدہ ہونا کیونکر ہوسکتا ہے۔ جو سلطنت مشورہ اور صلاح سے چلے گی اس میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی جائے گی۔

اَلْخِلَافَةُ شُوْرٰی بَیْنَ هٰؤُلَاءِ. خلافت ان چھ آدمیوں میں سے کسی پر مشورے سے رہے گی ان میں سے جس پر اکثر آدمیوں کی رائے آئے وہ خلیفہ ہو جائے (یہ حضرت عمرؓ نے مرتے وقت وصیت فرمائی۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے بیٹے عبداللہ کا کوئی حق خلافت میں نہیں ہے اور سعید بن زید اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے مگر چونکہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے۔ اس لئے ان کا نام بھی نہیں لیا۔ اس پاک نفسی اور خلوص کو دیکھو۔ ایسا سردار کہیں دنیا میں پیدا ہوا ہے اور ہزار لفریں ہے ان لوگوں پر جو ایسے راست باز اور پاک نفس سردار کو برا سمجھیں جس کی جوتیوں کی گرد کے برابر بھی وہ نہیں ہوسکتے۔ مجمع البحرین میں جو شیعہ امامیہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا الصالحون لہذا الامر سبع سعید بن زید وانا مخرجہ لانہ من اہل بیتی یعنی اس خلافت کے مستحق سات آدمی ہیں ان میں سے سعید بن زید کا نام میں نکال ڈالتا ہوں کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا دلیل حضرت عمرؓ کی پاک نفسی اور خدا ترسی کی ہوگی)۔

شُوْرَۃ۔ شرمندگی۔

كَانَ يُشِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ. آنحضرتؐ نماز میں اشارہ کرتے (ہاتھ یا ابرو سے کبھی سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دے دیتے۔ معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے کوئی خرابی نہیں آتی)۔

فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ ضَعْهَا فِيْهِ. نماز میں اشارہ کیا کہ اس کو اس میں رکھ دے۔

مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ. جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار سے اشارہ کرے (یعنی اس کو مارنے کے لئے ہتھیار اٹھائے یا صرف ہنسی کی راہ سے) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (جب صرف مسلمان پر ہتھیار اٹھانے سے لعنت کرتے ہیں تو اس پر کتنی لعنت کریں گے جو مسلمان کو ناحق ظلم سے قتل کرے اللہ ہی جانتا ہے اور اس پر کتنی لعنتوں کا انبار ہوگا جو مسلمانوں کے سردار یا سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرے)۔

اَبْدَی اللّٰهُ شَوَارَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ستر کھول دیا۔

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ۔ آدمی کی خرابی کے لئے یہ کافی ہے کہ لوگ اس کی طرف اشارہ کریں (یعنی شہرت اور ناموری اس کی ہو جائے کیونکہ ایسی حالت میں آدمی کے دل میں ضرور غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے تئیں دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے مگر خاص خاص بعضے بندے جن کو اللہ بچاتا ہے وہ ایسے خیال سے بچے رہتے ہیں)۔

شَوْسٌ: کنکھیوں سے دیکھنا تکبر یا غصہ کی راہ سے۔

جیسے تَشَاوُسٌ ہے شَوْسٌ یا شَوْصٌ مسواک کو چبانا۔

اَسْفَعُ شُوْسٌ کیا کالے کالے لمبے قد والے ہیں

رُبَّمَا رَاَيْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يَتَشَاوَسُ يَنْظُرُ اَزَالَتِ الشَّمْسُ اَمْ لَا۔ کبھی میں نے ابو عثمان نہدی کو دیکھا وہ ایک آنکھ سے (یا آنکھ کو چھوٹا کرکے کنکھیوں سے) دیکھتے سورج ڈھل گیا یا نہیں۔

تشوش جمع ہے آشوش کی یعنے لڑائی کے پہلوان۔

تشویش۔ ہلا دینا۔

تشوّش۔ مل جانا۔

شواش۔ اختلاف۔

شوص: ہاتھ سے سیدھا کرنا، اپنی جگہ سے ہٹانا، رگڑنا، ملنا، چبانا۔

شاص السواک۔ مسواک چبائی یا اوپر سے نیچے کی طرف رگڑی۔

کان یشوص فاہ بالسواک۔ آنحضرتؐ اپنے دانتوں کو مسواک سے رگڑتے، ان کو صاف کرتے یا اوپر سے نیچے کی طرف لاتے۔ اصل میں شوص کے معنے دھونے کے ہیں۔

استغنوا عن الناس ولو بشوص السواک لوگوں سے بے پرواہ رہو (یعنے کسی سے کوئی حاجت مت چاہو) اگرچہ مسواک رگڑنا ہو یا مسواک کا دھوون یا جو اس میں سے ریزہ ریزہ ہو کر نکلتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ایسی بے حقیقت چیز بھی کسی سے مت چاہو)۔

من سبق العاطس بالحمد امن الشوص واللوص والعلوص۔ جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے وہ داڑھ کے درد یا پیٹ کے ریاحی درد اور کان کے درد اور بدہضمی کے درد سے محفوظ رہے گا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شوص کے معنی ملنا، رگڑنا اور موص۔ دھونا۔

شوط: حد غایت یا حد تک ایک پھیرا کرنا۔

شوطا شوطا ایک ایک پھیرا جیسے طلقا طلقا ہے۔

رمل ثلثة اشواط۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا۔ (یعنے مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑتے ہوئے چلے جیسے پہلوان چلتے ہیں)۔

ان الشوط بطین وقد بقی من الامور ما تعرف بہ صدیقک من عدوک۔ ابھی پھیر المبا ہے (یعنے زمانہ بہت باقی ہے) اور کئی کام ایسے رہ گئے ہیں جن سے آپ دوست دشمن کی تمیز کر لیں گے (یہ سلیمان بن صرد نے حضرت علی سے کہا)۔

شوط۔ مدینہ کے ایک باغ کا نام تھا اس کا ذکر جونیہ کی حدیث میں ہے۔

طاف بالبیت سبعة اشواط۔ خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے۔

شواظ۔ آگ کا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔

اذا خرجوا من قبورہم وساقہم شواظ الی المحشر۔ جب قبروں سے نکلیں گے اور آگ کا ایک شعلہ ان کو محشر کی طرف ہانک لائے گا۔

طبعہ شواظ۔ وہ بڑا چڑچڑا ہے آگ بھبوکا ہے۔

شوع یا شوع۔ اڑنا، گرد آلود ہونا۔

شع شع۔ بال لمبے کر۔

شوع الفرس۔ گھوڑی کا ایک خسارہ سفید ہے

ہذا شوع ہذا۔ یہ اسکے بعد پیدا ہوا۔

شوف: جلا کرنا، صیقل کرنا، دیکھنا۔

اشاف علیہ۔ اس پر برآمد ہوا۔

اشاف منہ۔ اس سے ڈرا۔

تشوف۔ آراستہ ہونا، منتظر ہونا، آنکھ لگانا، جھانکنا

شیاف۔ جو دوا آنکھ میں ڈالی جائے یا مقعد میں

انہا شوفت جاریة فطافت بہا وقالت لعلنا نصید بہا بعض فتیان قریش

ایک چھوکری کو اس نے سنوارا آراستہ کیا اور اس کو پھرایا کہنے لگی شاید ہم اس سے قریش کے بعضے جوانوں کا شکار کریں (ان کو اپنے دام میں پھانس لیں) ۔

شَیَّفَ اور شَوَّفَ اور تَشَوَّفَ۔ آراستہ ہوا۔

تَشَوَّفَتْ لِلْخُطَّابِ۔ پیغام دینے والوں کے لئے بنی ٹھنی آراستہ ہوئی۔

وَلٰکِنِ انْظُرُوْا اِلٰی وَرَعِهٖ اِذَا اَشَافَ آدمی کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب کوئی چیز اسکے سامنے آجائے (مال دولت یا خوبصورت عورت) اور اس وقت پروردگار کا ڈر رکھے حرام مال لینے سے یا حرام کاری کرنے سے بچا رہے ورنہ عصمت بی بی از بیچادری یوں تو میں معتقد نہیں کسی شیخ و شاب کا۔

مُتَشَوِّفِیْنَ لِشَیْءٍ۔ کسی چیز کا انتظار کرنے والے، اس کی امید رکھنے والے، زمانۂ حال کے محاورہ میں شَوْفٌ دیکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

شَافَ یَشُوْفُ شُفْ۔ دیکھا، دیکھتا ہے، دیکھ۔

اَلنِّسَاءُ یَتَشَوَّفْنَ مِنَ السُّطُوْحِ عورتیں کوٹھوں پر سے جھانکتی ہیں۔

شَوْقٌ: رغبت کرنا، شوق کرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔

شَاقَ الْقِرْبَةَ۔ مشک کو دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا۔

شَائِقٌ۔ عاشق اس کی جمع شُوَّقٌ ہے۔

قَلْبٌ شَیِّقٌ۔ مشتاق دل۔

شَوْكٌ: کانٹا لگنا۔

شَاكَهٗ اور شِیْكَهٗ۔ کانٹوں میں گرنا، کانٹا لگنا۔

شَاكَ شَوْكًا۔ اس کی شوکت اور تیزی ظاہر ہوئی۔

شِیْكَ الْجَسَدُ۔ بدن پر سرخی نمود ہوئی۔

شَاكَتِ الثَّدْیُ۔ پستان ابھر آئے۔

شَوْكَةٌ۔ ہتھیار کا نٹا، تیزی لڑائی میں سختی اور بہادری

اَنَّهٗ کَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں داغ دیا۔ (شوکہ سرخ مادہ جو غلبۂ خون سے پیدا ہوتا ہے اس کو پتی اچھلنا بھی کہتے ہیں)۔

اِذَا شِیْكَ فَلَا انْتَقَشَ۔ جب اس کو کانٹا لگے تو موچنہ سے نکال نہ سکے۔

لَا یُشَاكُ الْمُؤْمِنُ۔ مومن کو کوئی کانٹا نہیں لگتا (یعنے کوئی مصیبت یا تکلیف پیش نہیں آتی مگر اللہ تعالیٰ اسکے بدل اسکو اجروثواب دیتا ہے)۔

حَتَّی الشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا۔ یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اسکے بدن میں لگے۔

غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ۔ بے ہتھیار والی۔

تَرَكْتُ بَعْدِیْ عَدُوًّا كَبِیْرًا وَشَوْكَةً شَدِیْدَةً۔ میں اپنے پیچھے ایک بڑے دشمن اور بڑی قوت کو چھوڑ آیا ہوں (یعنی پوری ہتھیار بند خوب لڑنے والی فوج کو)۔

هَلُمَّ اِلٰی جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِیْهِ۔ اس جہاد کی طرف آؤ جس میں جنگ اور ہتھیار نہیں ہے (یعنے حج جیسے دوسری روایت میں ہے الحج جہاد کل ضعیف یعنے حج کرنا ناتوان ضعیف کا جہاد ہے)

اُرِیْدُ اَنْ اُدَاوِیَ بِكُمْ وَاَنْتُمْ دَائِیْ كَنَاقِشِ الشَّوْكَةِ بِالشَّوْكَةِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّ ضَلْعَهَا مَعَهَا۔ (حضرت علیؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا) میں تو تم سے اپنی بیماری کی دوا کرنا چاہتا ہوں مگر تم خود بیماری ہو جیسے کوئی

شخص کانٹا کانٹے سے نکالے وہ جانتا ہے کہ دوسرا کانٹا اسی طرح کا اسکے ساتھ ہے۔

شَوْكَةُ الْعَقْرَبِ۔ بچھو کا ڈنک۔

شَوْلٌ یا شَوَلَانٌ یا شَوَالٌ۔ اوپر اٹھانا یا اٹھنا۔

شَالَتْ نَعَامَتُهٗ۔ مرگیا یا اس کا غصہ تھم گیا۔

نَعَامَةٌ۔ قدم یا تلوہ۔

شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ۔ وہ متفرق ہوگئے یا اپنے مکانات خالی کرگئے۔

مُشَاوَلَةٌ۔ نیزہ بازی۔

اِشَالَةٌ۔ اوپر اٹھانا۔

تَشَاوُلٌ بمعنی مُشَاوَلَةٌ ہے۔

شَالٌ۔ روئی یا اون یا ریشم کی چادر جو کمر پر باندھی جائے یا سر پر لپیٹی جائے۔ اس زمانہ میں عرب لوگ شُلْ کی جگہ شِیْل کہتے ہیں، یعنے اُٹھا۔

شِیْلُوْا۔ اٹھاؤ۔

فَهَجَمَ عَلَيْهِ شَوَائِلُ لَهٗ فَسَقَاهُ مِنْ اَلْبَانِهَا۔ اس کی حاملہ اونٹنیاں جن کا دودھ کم رہ گیا تھا اسکے گرد جمع ہوئیں ان کا دودھ اس کو پلایا (نہایہ میں کہ شَوَائِل جمع ہے شَائِلَة کی یعنی وہ اونٹنی جس کے تھن میں بہت کم دودھ رہ گیا ہو اور یہ جب ہوتا ہے جب اسکے حمل پر سات مہینے گذر چکے ہوں)۔

فَاُتِيَ بِشَائِلٍ۔ بکریوں کا ایک گلہ ان کے پاس لائے۔

شَائِلٌ بِرِجْلَيْهِ۔ دونوں پاؤں اپنے اٹھائے ہوئے۔

فَكَاَنَّكُمْ بِالسَّاعَةِ تَحْدُوْكُمْ حَدْوَ الزَّاجِرِ بِشَوْلِهٖ۔ تم قیامت کے ساتھ ایسے ہو کہ قیامت تم کو ہانکے لے جارہی ہے جیسے ہانکنے والا اپنی اونٹنیوں کو جو دُم اٹھائے رہتی ہیں گاکر ہانکے لئے جاتا ہے۔

شُوَّلٌ جمع ہے شَائِلَة کی برخلاف قیاس جیسے شُوَّلٌ اور شُيَّلٌ جمع ہیں شَائِلٌ کی۔

شَوَالٌ۔ ٹوکرا گونی، بوری۔

اَتٰى هِرَقْلَ وَقَدْ شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ۔ وہ ہرقل کے پاس آیا حالانکہ ہرقل کے لوگ سب متفرق ہوگئے تھے یا مرگئے تھے کچھ تھوڑے سے باقی تھے۔

نَعَامَةٌ۔ جماعت۔

تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِيْ شَوَّالٍ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا (معلوم ہوا کہ شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا مبارک ہے۔ حضرت عائشہ نے یہ فرماکر جاہلیت کے خیال والوں کا رد کیا جو شوال میں نکاح کرنا منحوس سمجھتے تھے۔ کیونکہ شَوَّال اِشَالَة اور شَوْل سے ماخوذ ہے جس کے معنی اوپر اٹھانے کے ہیں۔ بعضوں نے کہا شوال اس مہینے کا اس لئے نام ہوا کہ اونٹنیاں اس میں اپنی دُمیں اٹھائے رہتی ہیں (یعنے نر کی خواہش سے)۔

اِنَّمَا سُمِّيَ شَوَّالًا لِاَنَّ فِيْهِ شَالَتْ ذُنُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ شوال اس مہینے کا اس لئے نام ہوا کہ مومنوں کے گناہ اس میں اٹھالئے جاتے ہیں (یعنے معاف ہوجاتے ہیں۔ رمضان کے روزے تمام گناہوں کا کفارہ ہوجاتے ہیں اور پھر بچے کھچے گناہ صدقہ فطر سے دور ہوجاتے ہیں اسی طرح عید کی نماز سے)۔

شُوْمٌ: نحوست، بدبختی، اصل میں شُؤْمٌ ہمزے سے تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ہمزے کو واو سے بدل دیا اس لئے اس کو یہاں دوبارہ بیان کردیا۔

اِنْ كَانَ الشُّوْمُ فَفِيْ ثَلٰثٍ اَلْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔ اگر نحوست کوئی چیز ہو تو تین چیزوں میں ہوگی عورت اور گھر اور گھوڑے

ہیں (عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پست خیالی اور وسواسں میں مبتلا تھے۔ وہ بہت چیزوں کو منحوس سمجھا کرتے۔ آنحضرتؐ نے یہ خیال باطل کیا اور یہ فرمایا کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے انجام پر اگر نظر رکھے تو قباحت نہیں مثلاً گھر تنگ و تاریک، نجس اور غلیظ مقام میں ہو وہاں رہنے والے بیمار رہتے ہوں تو اس گھر کو چھوڑ دے، جیسے ابو داؤد کی حدیث میں ہے۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ایک گھر میں ہم جا کر رہے اور ہماری تعداد زیادہ تھی، وہاں ہماری تعداد کم ہوگئی۔ آپ نے فرمایا ایسے بُرے گھر کو چھوڑ دو۔ عورت زبان دراز، بے حیا بدکار ہو تو وہ منحوس ہے اس کو طلاق دے دے، اس سے الگ ہو جائے، گھوڑا اسشریر اور خندہ ہو یا کھاؤ اور چلنے میں مٹھا اور سست ہو تو اس کو نکال ڈالے۔ امام مالک اور ایک جماعتِ علماء کا یہ قول ہے کہ ان تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کبھی نحوست ہوتی ہے۔ ایک روایت میں خادم کا بھی ذکر ہے اور خادم کی نحوست یہ ہے کہ چور اور کام میں سست ہو نافرمان اور شریر ہو)۔

شَامَۃ اور طَفِیل۔ مکہ کے دو پہاڑوں کا نام ہے۔ حَتّٰی عَرَفْتُہٗ اُخْتُہٗ بِشَامَۃٍ۔ ابو طلحہ کی بہن نے ان کو پہچانا ایک تل دیکھ کر (ورنہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے)۔

کَانَتْ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ شَامِیَۃٌ۔ آنحضرتؐ شام کے ملک کا بنا ہوا ایک جبّہ پہنے تھے (ایک روایت میں جبہ رومیہ ہے یعنے روم کا بنا ہوا شام اس کے زمانہ میں کافروں کا ملک تھا۔ معلوم ہوا کہ مشرکوں اور کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ابن شہاب زہری جو بڑے عالم اور حدیث کے امام تھے اس کپڑے کو پہنتے جو پیشاب سے رنگا جاتا۔

شُوْنِیْز: کلونجی یا رائی یا بطم۔

اَلشُّوْنِیْزُ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ۔ کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا۔

شَوَہٌ یا شَوْھَۃٌ قبیح ہونا، بدشکل ہونا، ڈرانا، نظر لگانا، ہونسنا، مائل ہونا۔

تَشْوِیْہٌ۔ بدشکل بنانا، قبیح کرنا۔

تَشَوُّہٌ۔ قبیح ہونا، شکار کرنا، عیب دار ہونا، دیو کی شکل بننا

رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَاِذَا امْرَاَۃٌ شَوْھَاءُ اِلٰی جَنْبِ قَصْرٍ۔ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں بہشت میں ہوں اور ایک محل کے بازو ایک خوبصورت عورت ہے۔

شَوْھَاء۔ بدصورت اور خوبصورت دونوں میں مستعمل ہے

شَوْھَاء۔ چوڑے منہ والی عورت اور تنگ منہ والی عورت کو بھی کہتے ہیں۔

شَوَّہَ اللّٰہُ حُلُوْقَکُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حلق کشادہ کر دے۔

شَاھَتِ الْوُجُوْہُ (آنحضرتؐ نے مشرکوں پر ایک مٹھی مٹی کی پھینکی اور فرمایا) منہ بدشکل ہوئے (جس خطبہ میں آنحضرتؐ پر درود نہ بھیجیں اس کو بھی شوہاء کہتے ہیں اسی طرح جس درود میں آنحضرتؐ کی آل کا ذکر نہ کریں اس کو بتراء کہتے ہیں)۔

شَاہَ الْوَجْہُ۔ اس کا منہ قبیح ہوا یعنے پھٹے منہ۔

اَتَشَوَّھْتَ عَلٰی قَوْمِیْ اَنْ ھَدَاھُمُ اللّٰہُ لِلْاِسْلَامِ۔ کیا تو پھٹے منہ ہو گیا میری قوم پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کو اسلام کی ہدایت کی

(آپ نے انصار کو اپنی قوم فرمایا چونکہ وہ آپ کے مددگار تھے)۔

اَشْوَہ - جس کی نظر تیز لگتی ہو۔

شَائِہُ الْبَصَرِ اور شَاهِی الْبَصَرِ ۔ تیز نگاہ والا ۔

لَا تُشَوِّہُ عَلَیَّ ۔ مجھ کو اچھا کہہ کے نظر مت لگا ۔

اَبُوْشَاہ ۔ ایک شخص کا نام تھا جس کو آنحضرتؐ نے پروانہ لکھوا کر دیا تھا۔

شَاۃٌ ۔ بکری ۔ اصل میں شَوْهَۃٌ تھا اس کی جمع شِیَاۃٌ آتی ہے اور تصغیر شُوَیْهَۃٌ یعنے چھوٹی بکری ۔ شاہ فارسی لفظ ہے بمعنی بادشاہ ۔

اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ مَنْ تُسَمّٰی شَاهَان شَاہ یا شَاہِ شَاہ ۔ بدترین نام اللہ کے نزدیک شاہنشاہ ہے یعنے بادشاہوں کا بادشاہ کیونکہ یہ نام خاص اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے وہی سب شاہوں کا شاہ ہے باقی سب اسکے غلام اور بندے ہیں جو لوگ خوشامد کی راہ سے دنیا کے بادشاہوں کو شاہنشاہ یا امیر کہتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہیے)۔

لَا تُشَوِّہْ خَلْقِیْ بِالنَّارِ ۔ میری شکل کو دوزخ کی آگ سے بدنما مت کر ۔

سُئِلَ عَنِ الْمُشَوَّهِیْنَ فِیْ خَلْقِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِیْنَ یَاْتِیْ اٰبَاؤُ هُمْ نِسَاءَ هُمْ فِی الطَّمْثِ ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا یہ لوگ بدصورت بدوضع کیوں پیدا ہوتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا ان کے باپوں نے اپنی عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کی (جو حرام قطعی ہے اور اس حرامکاری کی وجہ سے اولاد بدشکل بدہیأت پیدا ہوتی ہے)۔

شَہْ شَہْ ۔ ایک کلمہ ہے جو کسی چیز سے نفرت دلانے کے لئے کہا جاتا ہے جیسے اردو زبان میں چھی چھی کہتے ہیں۔

شَہْ شَہْ بِتِلْکَ الْحُمْرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ ۔ یہ بدبودار سرخی (یعنے حیض کا خون) چھی چھی ۔

شَاہِ زَنَان ۔ حضرت شہر بانو کا لقب تھا جو امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی والدہ ماجدہ تھیں ۔

مَاتَ وَاللّٰہِ شَاهُهٗ ۔ اس کا شاہ مر گیا۔ (یعنے شطرنج کا شاہ)۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی شَاهُهٗ مَا مَاتَ وَلَا قُتِلَ حالانکہ شاہ اس کا اللہ ہے وہ نہ مرا نہ قتل کیا گیا۔ (بعضے علما نے شطرنج کی حرمت پر یہ دلیل بیان کی ہے کہ اس میں جھوٹ بولنا ہوتا ہے ایک دوسرے کو کہتا ہے دیکھو تمہارا پیادہ یا ہیل یا ہاتھی یا وزیر مرگیا حالانکہ کوئی مرا نہیں ہوتا)۔

شَاهْتَرَج ۔ شاہترہ مشہور دوا ہے مصفی خون۔

اَرْضٌ مَشَاهَۃٌ اس زمین میں بکریاں بہت ہیں

شَیٌّ : اصل میں شَوْیٌ تھا، بھوننا۔

شِوَاءٌ ۔ بھنا ہوا گوشت۔

شَاوٍ ۔ بھوننے والا ۔

مَشْوِیٌّ ۔ بھنا ہوا ۔

تَشْوِیَۃٌ ۔ بھنا ہوا گوشت کھلانا جیسے اِشْوَاءٌ

اِنْشِوَاءٌ بھن جانا جیسے اِشْتِوَاءٌ ہے ۔

کَانَ یَرٰی اَنَّ السَّهْمَ اِذَا اَخْطَأَ فَقَدْ اَشْوٰی ۔ جب تیر نشان پر نہ لگے تو عرب لوگ کہتے ہیں اَشْوٰی یعنے اس نے کام نہیں کیا ۔

شَوَیْتُہٗ ۔ سر کی کھلڑی پر مارا یا جسم کے اطراف پر جیسے سر ہاتھ پاؤں وغیرہ ۔ اس کا مفرد شَوَاۃٌ ہے یعنے جسم کا کوئی ٹکڑا ۔

لَا تَنْقُضُ الْحَائِضُ شَعْرَهَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ شَوَی رَأْسِهَا ۔ حائضہ عورت کو غسل میں

روٹی کھولنا ضرور نہیں ہے جب سر کی کھال پر پانی پہنچ جائے۔

کُلُّ مَا اَصَابَ الصَّائِمُ شَوًی اِلَّا الْغِیْبَۃَ روزے میں ہر آفت جو آئے آسان ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (مثلاً بھولے سے کھاپی لینا یا کلی میں پانی بے اختیار حلق کے اندر چلا جانا) مگر غیبت (اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بعض علما کا قول یہی ہے اور اکثر علما کہتے ہیں کہ روزے میں غیبت کرنے سے گو روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہوجاتا ہے)۔

کُلُّ شَیْءٍ شَوًی مَا سَلِمَ لَکَ دِیْنُکَ۔ ہر چیز آسان ہے (یعنے ہر مصیبت) جب تک تیرا دین محفوظ ہے اگر دین میں خلل آیا تو سخت مشکل ہے کیونکہ عاقبت کی خرابی سے بدتر کوئی چیز نہیں (یہ دنیا کی تکلیف تو وہ بے حقیقت ہے چند روز میں نہ تکلیف رہے گی تکلیف دینے والا رہے گا)۔

فِی الشَّوِیِّ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ وَاحِدَۃٌ چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

فِی الشَّوِیِّ الْوَرِیِّ مُسِنَّۃٌ۔ موٹی تازی بکریوں دو برس کی بکری دینا ہوگی۔

مَالِیْ وَلِلشَّوِیِّ (عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے پوچھا تمتع میں ایک بکری کی قربانی کافی ہے یا کیا۔ انہوں نے کہا) بھلا بکریوں سے کیا کام نکلتا ہے (ان کا مذہب تھا کہ تمتع کے لئے ایک بدنہ یعنے اونٹ یا گائے کی قربانی کرنا ضرور ہے)۔

رَمٰی فَاَشْوٰی۔ اس نے تیر مارا لیکن کام تمام نہیں ہوا ادھر جسم کے کناروں میں لگا۔

رَجُلٌ شَاوِیٌّ۔ بکریوں والا آدمی۔

لَا تَشْوِیْ خَلْقِیْ بِالنَّارِ۔ میرا جسم دوزخ کی آگ سے نہ بھنے۔

یُظْعِنُہُمْ وَ نَعَمِہِمْ وَ شَائِہِمْ۔ اپنی سواری کے اونٹوں اور چارپایوں اور بکریوں کے ساتھ۔

باب الشین مع الھاء

شَھُبَ: جلاڈالنا، رنگ بدل دینا۔ جیسے تَشْھِیْب ہے اِشْھَابٌ جلاڈالنا، فنا کردینا، خراب کردینا۔

شَھَبٌ۔ سپیدی سیاہی پر یا سپیدی اور سیاہی ملی ہونا۔

یَا اَھْلَ مَکَّۃَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِ اسْتُبْطِنْتُمْ بِاَشْھَبَ بَازِلٍ۔ حضرت عباسؓ نے جس دن مکہ فتح ہوا مکہ والوں سے فرمایا تم مسلمان ہوجاؤ تو سلامت رہوگے کیونکہ تم پر ایک جوان اونٹ زور آور پھینکا گیا ہے (یعنی تم پر ایک سخت مصیبت آئی ہے جس کا دفعیہ تم سے نہیں ہوسکتا) عرب لوگ کہتے ہیں یَوْمٌ اَشْھَبُ اور سَنَۃٌ شَھْبَاءُ اور جَیْشٌ اَشْھَبُ یعنے سخت دن اور سخت سال اور سخت زور آور لشکر۔

خَرَجْتُ فِیْ سَنَۃٍ شَھْبَاءَ۔ (حلیمہ سعدیہ آنحضرتؐ کی انا کہتی ہیں) میں ایک قحط اور سختی کے سال میں گھر سے نکلی۔ اصل میں شَھْبَاء اس صاف زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزی اور روئیدگی نہ ہو۔

فَرُبَّمَا اَدْرَکَہُ الشِّھَابُ قَبْلَ اَنْ یُّلْقِیَھَا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شہاب (یعنے آگ کا شعلہ جو ستارہ ٹوٹنے کی طرح رات کو نظر آتا ہے) اس کو پالیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں سے چرائی ہوئی بات دوسروں کو سنائے۔ مجمع البحرین میں قَبْلَ اَنْ یَّتَلَقَّیَھَا ہے یعنے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں کی بات سنے اور وہ جل کر خاک ہوجاتا ہے (اگر کوئی کہے کہ شیطان اور جن کی پیدائش تو آگ

ہی سے ہے آگ ان پر کیونکر اثر کرتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہے مگر مٹی اس کو گلا کر فنا کر دیتی ہے پتھر مارو تو آدمی مرجاتا ہے اور دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کی طرح نہیں ہے تو شیطان کے لئے بھی وہ عذاب ہوگی گو اس کی خلقت آگ ہی سے ہے۔

۔ اصل میں شِہَاب اور قَبَس اور جَذْوَة۔ وہ لکڑی جس کا ایک کنارہ سُلگ رہا ہو اور شِہَاب اس تارے کو بھی کہتے ہیں جو رات کو ٹوٹتا ہے درحقیقت وہ تارہ نہیں ہے بلکہ آگ کا ایک شعلہ ہے جو فرشتے شیطانوں پر مارتے ہیں)۔

اَمْسَكْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ۔ میں نے آنحضرتؐ کا خچر جس کو شہبا کہتے تھے تھاما (شہبا اس کو اس لئے کہا کہ اس کی سفیدی پر سیاہی غالب تھی) اسی سے ہے غُرَّةٌ شَهْبَاءُ مجمع البحرین میں ہے کہ اَشْهَب شیر کو بھی کہتے ہیں۔

شَهْبَاءُ۔ بڑا لشکر بہت ہتھیار والا۔

يَوْمٌ اَشْهَبُ۔ سردی کا دن۔

شَهَابٌ۔ وہ دودھ جس میں دو حصے پانی ملا ہو۔

شَهْبَرَةٌ: بوڑھی عمر والی عورت جیسے شَهْبُوْرٌ اور شَهْنَبَرَةٌ اور شَهْرَبَةٌ ہے۔

لَا تَتَزَوَّجَنَّ شَهْبَرَةً وَّلَا نَهْبَرَةً وَّلَا نَهْبَرَةً وَّلَا هَيْذَرَةً وَّلَا لَفُوْتًا۔ بوڑھی عورت اور لمبی دُبلی عورت اور مرجونی عورت (جو ناتوانی سے مرنے کے قریب ہو یا لمبی دبلی) اور گلے والی (باتونی بہت بک بک کرنے والی) سے اور اس عورت سے جس کی اگلے خاوند سے اولاد ہو مت نکاح کر۔

شَهْدٌ یا شُهْدٌ۔ شہد۔

شُهُوْدٌ۔ حاضر ہونا مطلع ہونا، دیکھنا، پالینا اور

جمع ہے شَاهِدٌ کی بمعنی گواہ اور حاضر جیسے شُهَّدٌ ہے۔

اِشْهَادٌ۔ گواہ کرنا، جوان ہوجانا، عورت کا حائضہ ہونا۔

اِسْتِشْهَادٌ۔ گواہی چاہنا۔

شَهِيْدٌ۔ اللہ کا ایک نام ہے یعنے سب چیزیں اس کے سامنے حاضر ہیں کوئی چیز اس سے غائب نہیں۔

وَشَهِيْدٌ لَكَ يَوْمَ الدِّيْنِ قیامت کے دن تیرا گواہ۔

سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ هُوَ شَاهِدٌ سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے وہ گواہ ہے (جو کوئی جمعہ کی نماز میں حاضر ہوگا تو قیامت کے دن جمعہ اس کے لئے گواہی دے گا)۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ۔ شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن کیونکہ اس دن لوگ عرفات میں حاضر ہوتے ہیں، وہاں جمع ہوتے ہیں۔

فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَّكْتُوْبَةٌ۔ فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کا ثواب نمازی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ دوسری روایت میں فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ ہے یعنے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں شریک ہوتے ہیں۔

اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ۔ جو شخص پیٹ کی بیماری سے مرجائے یا ڈوب کر مرے یا آگ میں جل کر یا مکان گر کر یا پسلی کے عارضہ یعنے ذات الجنب سے یہ سب شہید ہیں (اصل میں تو شہید وہ ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا مارا جائے پھر ان لوگوں کو بھی آنحضرتؐ نے شہید فرمایا یعنے شہید کا سا اجر اور ثواب ان کو حاصل ہوگا، شہید اس کو اس لئے کہا کہ اللہ تعالےٰ اور فرشتے اس کے لئے گواہ ہیں وہ بہشت میں جائے گا بعضوں

نے کہا اس لئے کہ وہ مرا نہیں بلکہ زندہ اور حاضر اور خبردار ہے. بعضوں نے کہا کہ رحمت کے فرشتے شہادت کے وقت اسکے پاس حاضر رہتے ہیں بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ امر حق کا گواہ ہے یہاں تک کہ اسی کے لئے مارا گیا بعضوں نے کہا اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے جو عزت اور کرامت اسکے لئے تیار کر رکھی ہے اس کو وہ پانے والا ہے اور حاصل کرنے والا)۔

خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَأْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْأَلَهَا۔ بہتر گواہ گواہوں میں وہ ہے (جو کسی کا حق ڈوبتے وقت اللہ کے لئے ایک مسلمان کا حق بچانے کے واسطے) گواہی دے۔ اس سے پہلے کہ اس سے گواہی کی درخواست کی جائے. بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو دیر نہ کرے فوراً حاضر ہو اور گواہی نہیں چھپائے۔

يَأْتِيْ قَوْمٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ (قیامت کے قریب) کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا (بظاہر یہ حدیث پہلی حدیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے مگر خلاف نہیں ہے۔ اس حدیث سے مراد جھوٹے گواہ ہیں جن کو کسی نے گواہ نہیں بنایا نہ وہ معاملہ کے وقت حاضر تھے اور خواہ مخواہ گواہی دینے آئیں) بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ پر قسم کھائیں مثلاً یوں فلاں بہشتی ہے فلانا دوزخی ہے۔

يَسْبِقُ شَهَادَةَ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ۔ ان کی گواہی پر قسم پہلے ہوگی کبھی گواہی پہلے ہوگی قسم بعد ائیں گے (مطلب یہ ہے کہ بے باک ہوں گے نہ

ان کو گواہی دینے میں کوئی تامل ہوگا نہ قسم کھانے میں ۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ گواہ کو قسم دینا درست ہے اور ہمارے زمانہ میں جب جھوٹ کا رواج ہوگیا ہے یہی مناسب ہے کہ گواہوں سے حلف لیں اور بعضے حنفیہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے

مَا لَكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخَرِّقُ اَعْرَاضَ النَّاسِ اَنْ لَّا تُعَرِّبُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا نَخَافُ لِسَانَهٗ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) تم کو کیا ہوا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو لوگوں کی عزت بگاڑتا ہے (اس کی برائیاں کرتا ہے) تو اس کو ڈانٹتے اور روکتے کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہم اس کی زبان سے ڈرتے ہیں (کہ وہ ہم کو بھی بدنام کرے گا ہماری بھی برائی پھیلائے گا) حضرت عمر نے کہا پھر تو تم قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے کے لائق نہیں ہوسکتے (حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم لوگ اگلی امتوں پر گواہ بنوگے۔ مطلب یہ ہے کہ حق پرستی اور انصاف پسندی کا خیال رکھو اور کسی کے برا کہنے سے ڈرو نہیں جو کام برا ہے اس پر بے خوف وخطر انکار کرو)۔

اَللَّعَّانُوْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ۔ جو لوگ بہت لعنت کیا کرتے ہیں (جو شخص لعنت کے لائق نہیں اس پر بھی لعنت کر بیٹھتے ہیں۔ لعن طعن سبّ وشتم گالی گلوج ان کی خصلت ہے) وہ گواہ نہیں ہوسکتے ایسے لوگوں کی گواہی قبول نہ ہوگی (کیونکہ ان کی زبان بے لگام ہے ان کو جھوٹ بولنے میں بھی باک نہ ہوگا۔ یا مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ اگلی امتوں پر گواہ نہ بنیں گے)۔

فَلْيَشْهَدْ ذَا عَدْلٍ۔ ایک پرہیزگار نیک

شخص کو گواہ بنالے (کہ یہ چیز میں نے پڑی پائی تھی ایسا نہ ہو وہ مرجائے اور اس کے وارث اس چیز کو بھی اس کا ترکہ سمجھ لیں یا خود اس شخص کے دل میں بے ایمانی کرنے کا وسوسہ شیطان ڈالے)۔

شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ۔ تیرے لئے دو ہی باتیں ہیں یا تو دو گواہ لا یا مدعی علیہ سے قسم لے (اگر گواہ نہ ہوں) ایک روایت میں شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ ہے ایک میں شُهُودُكَ فَيَمِينُهُ ہے مطلب وہی ہے۔

لَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ عصر کی نماز کے بعد پھر کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ستارہ دکھلائی دے جو غروب کی نشانی ہے اسی سے مغرب کی نماز کو صَلٰوةُ الشَّاهِدِ کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ مسافر اور مقیم دونوں اس نماز میں برابر ہیں یعنی اس میں قصر نہیں ہے۔

أَمُشْهِدٌ أَمْ مُغِيبَةٌ فَقَالَتْ مُشْهِدٌ كَمُغِيبٍ (حضرت عائشہ نے عثمان بن مظعون کی بی بی سے پوچھا) کیا تو ایسی عورت ہے جس کا خاوند حاضر اور موجود ہو یا ایسی عورت جس کا خاوند غائب ہو انہوں نے کہا میں ایسی عورت ہوں جس کا خاوند حاضر ہے مگر وہ غائب کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا تو میں کیا بناؤ سنگار کروں)۔

يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ۔ آنحضرتؐ ہم کو التحیات اس طرح سکھلاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے (التحیات کو تشہد اسلئے کہا کہ اس میں دو شہادتیں ہیں ایک توحید کی دوسری رسالت کی)۔

قَالَ نَعَمْ وَأَنَا لَهُ شَهِيدٌ۔ فرمایا وہ شہید ہے اور میں اس کا گواہ ہوں (یعنی اس کی شہادت کی گواہی دوں گا)۔

أَنَا فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ۔ میں قیامت میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے آگے جاکر تمہاری ضروریات کا بندوبست کروں گا) اور میں تمہارا گواہ ہوں گا تو گویا میں تمہارے ساتھ ہوں۔

أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ۔ میں ان لوگوں کا گواہ ہوں (قیامت کے دن یہ گواہی دوں گا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کیں)

يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ۔ ہم کو اشہد باللہ کہنے یا قسم کھانے پر مارتے تھے (ایسا نہ ہو قسم کھانے کی عادت پڑ جائے۔ یہ بری عادت ہے جیسے بعضے لوگوں میں ہوتی ہے کہ بات بات پر واللہ باللہ ثم باللہ خدا کی قسم اشہد باللہ کہا کرتے ہیں)۔

أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ۔ تم اللہ کے گواہ ہو (مراد وہ صحابہ ہیں جو اس وقت حاضر تھے اسی طرح جو لوگ صحابہ کی طرح متقی اور پرہیزگار ہوں میت کے دشمن نہ ہوں)۔

ثُمَّ حَصَلَ لَكَ الشَّهَادَةُ (آپ کی تو فضیلتیں بہت تھیں) پھر اس پر شہادت کی فضیلت بھی حاصل ہوئی (یہ عبداللہ بن عباس نے حضرت عمرؓ سے کہا جب فیروز ابولولوء پارسی نے آپ کو عین نماز میں زہر آلود خنجر سے زخمی کیا) مَغَازِی یعنی جہادوں کو مشاہد بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں شہادت ہوتی ہے۔

صَوْمُ الْمَرْأَةِ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ عورت کا روزہ رکھنا یعنی نفل روزہ جب اس کا خاوند موجود ہو (تو شوہر کے بدوں اجازت نفل

روزہ نہ رکھے اس لئے کہ خاوند کو تکلیف ہو گی البتہ فرض اور واجب روزے میں اجازت کی ضرورت نہیں جب وقت میں گنجائش نہ ہو)۔

لَمْ یَذْکُرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدَ مَنْ حَضَرَہٗ ۔ یہ مذکور نہیں کہ آنحضرتؐ نے (مدعی علیہ کے اقرار پر) حاضرین میں سے کسی کو گواہ کیا ہو (معلوم ہوا کہ جب مدعی علیہ اقرار کرے تو قاضی اس پر فیصلہ نافذ کر سکتا ہے اور رد ہوا اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں قاضی کو اسکے اقرار پر دو گواہ کر کے پھر فیصلہ کرنا چاہئے)۔

لَا یَسْمَعُ صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے اور جو کوئی اس کی آواز سنتا ہے وہ اس کا گواہ ہوگا (قیامت کے دن یہاں تک کہ کنکر پتھر درخت بھی گواہی دینگے)

مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃٌ ۔ بہشت کی کنجیاں شہادت ہے۔

شَاھِدُ الصَّلٰوۃِ ۔ جو نماز میں حاضر ہو (یعنی اذان سُنکر جماعت میں شریک ہونے کے لئے)۔

شَاھِدُوْا الصَّلٰوۃِ ۔ جو لوگ نماز میں حاضر ہوں۔

فَتَوَضَّأْ کَمَا اَمَرَکَ اللّٰہُ ثُمَّ تَشَھَّدْ فَاَقِمْ ۔ پہلے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس طرح وضو کر پھر اذان دے پھر نماز کے لئے تکبیر کہہ۔

شَاھِدٌ ۔ آنحضرتؐ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ آپ قیامت کے دن اگلے پیغمبروں کے گواہ ہوں گے (انہوں نے اپنی امت والوں کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا)۔

شَھِدْتُ الدَّارَ ۔ میں حضرت عثمانؓ کے قتل کے وقت ان کے گھر پر موجود تھا۔

فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ اٰخِرَاتِ ہیں جو (تہجد کی) نماز پڑھی جائے تو فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ ۔ جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے (تھوڑا ہو یا بہت یا اپنی عزت بچانے کے لئے) مارا جائے وہ شہید ہے۔ (مثلاً چور یا ڈاکو یا اور کوئی ظالم اس کا مال یا اس کی عزت لینا چاہے اور وہ دفع کرے اور مارا جائے تو اسکو شہید کا ثواب حاصل ہوگا۔ بعضوں نے کہا کم قیمت چیز کے بچانے کے لئے یہ حکم نہیں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حدیث عام ہے کم قیمت اور بیش قیمت سب کو شامل ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے جب کوئی ظالم ناحق اس کی جان لینا چاہے۔ بعضوں نے کہا جب مسلمانوں میں آپس میں فتنہ ہو تو مارا جانا بہتر ہے مگر مارنے والے پر ہاتھ نہ ڈالے جیسے دوسری حدیث میں ہے مَنْ طَلَبَ الشَّھَادَۃَ صَادِقًا اُعْطِیَھَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْہُ جو شخص دل سے شہادت طلب کرے (خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے) تو اللہ تعالیٰ اس کو شہادت عطا فرمائے گا، گو شہادت اس کو نہ ملے (بلکہ اپنے بچھونے پر مرے لیکن شہادت کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا)۔

فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُہٗ (قیامت کے دن اس پیغمبر سے پوچھا جائیگا تمہارے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمد اور ان کی امت کے لوگ گواہ ہیں۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ شَاھِدٌ عَلَیْنَا وَنَحْنُ شُھَدَاءُ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ وَحُجَّتُہٗ فِیْ اَرْضِہٖ ۔ قرآن میں جو شاہد و مشہود ہے تو شاہد سے آنحضرتؐ مراد ہیں وہ ہم پر گواہ ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اس کی

مخلوقات پر اور زمین میں اس کی حجت اور دلیل ہیں۔ (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

مَضَيْتَ لِلَّذِيْ كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيْدًا وَّ مُسْتَشْهَدًا وَّ مَشْهُوْدًا۔ (آپ کی تقدیر میں جو لکھا تھا کہ شہید ہوں گے، وہ آپ نے پورا کیا اسی طرح آپ سے جو شہادت طلب کی گئی تھی اور لوگوں کو آپ کی شہادت پر گواہ کرنا منظور تھا (یہ امام حسین علیہ و علیٰ ابیہ السلام کی صفت بیان کی)۔

وَشَهِيْدٌ لَكَ يَوْمَ الدِّيْنِ. قیامت کے دن تیرا گواہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا تُدْرِكُهُ الشَّوَاهِدُ سب تعریف اس پروردگار کو ہے جس کو حواس نہیں پا سکتے (یعنی حواس خمسہ سے اس کا احساس نہیں ہو سکتا)۔

وَلَا تَحْوِيْهِ الْمَشَاهِدُ. مجلسیں اس کو گھیر نہیں سکتیں (یعنی کوئی مکان اس کو محیط نہیں ہو سکتا بلکہ وہی سب چیزوں کو محیط ہے)۔

شَهِدْتُ عَلَى الشَّيْءِ. میں اس بات پر مطلع ہوا۔

اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ. جو شخص حاضر ہو وہ چیز دیکھتا ہے جس کو غائب نہیں دیکھتا۔

ذُو الشَّهَادَتَيْنِ. دو گواہوں کے برابر (یہ خزیمہ ابن ثابت انصاری کا لقب ہے آنحضرتؐ نے ان کے اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر رکھی تھی)۔

شَهَرَ: مشہور کرنا، ظاہر کرنا۔

شَهَرَ سَيْفَهٗ. اپنی تلوار کھینچی مارنے کو۔

تَشْهِيْرٌ. مشہور کرنا۔

مُشَاهَرَةٌ. ماہواری تنخواہ پر نوکر رکھنا جیسے مُعَاوَمَةٌ سالانہ تنخواہ پر۔

اِشْهَارٌ. مشہور کرنا، ایک مہینہ گذرنا یا مہینہ داخل ہونا یا زچگی کا مہینہ آنا۔

اِشْتِهَارٌ. مشہور ہونا۔

شَهْرٌ. مہینہ۔ شُهُوْرٌ اور اَشْهُرٌ اس کی جمع ہیں

صُوْمُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهٗ. مہینہ کے شروع اور اخیر یا درمیان میں روزے رکھا کرو۔

اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ. مہینہ انتیس[29] دن کا بھی ہوتا ہے (یہ مہینہ جس میں عورتوں کے پاس نہ جانے کی میں نے قسم کھائی تھی انتیس دن کا ہے — مجمع البحار میں ہے کہ کبھی دو دو تین تین چار چار مہینے برابر انتیس انتیس دن کے ہوتے ہیں لیکن چار سے زیادہ نہیں ہوتے)۔

اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ. صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا رمضان کے بعد اور کس مہینے میں روزے رکھنا افضل ہے۔ فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں۔

شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ. عید کے دونوں مہینے (یعنی رمضان اور ذیحجہ) کم نہیں ہوتے (اگر انتیس دن کے ہوں جب بھی ثواب تیس دن کا ملتا ہے یا اگر غلطی سے دسویں تاریخ وقوف عرفات کرلے اس کو نویں تاریخ سمجھ کر جب بھی حج صحیح ہو جاتا ہے)۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. جو شخص ایسا کپڑا پہنے جس سے شہرت اور ناموری مقصود ہو (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ وہاں ذلت کے ساتھ شہرت ہوگی۔ جیسے یہاں عزت کے ساتھ ہوئی تھی) طیبی نے کہا مراد وہ کپڑا ہے

جس کا پہننا درست نہیں یا لوگوں کو ہنسانے اور تمسخر کے لئے یا فخر اور غرور کے لئے پہنے۔

نَهٰی عَنِ الشُّهْرَتَیْنِ۔ دونوں شہرتوں سے منع فرمایا (یعنے ایسا بیش قیمت کپڑا پہننا یا اتنا کم قیمت اور ذلیل کہ جس سے لوگوں میں شہرت ہو دونوں منع ہیں ۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بعضے لوگ جو اپنے تئیں فقیر اور درویش کہلانے کو گیروی یا ملتانی مٹی میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں یا پھٹے پرانے بوسیدہ کمل اوڑھے رہتے ہیں یہ بھی خوب نہیں ہے عمدہ طریق یہ ہے کہ متوسط درجہ کے کپڑے پہنے نہ بہت بیش قیمت نہ بالکل خراب اور کم قیمت اور ہر طرح کی شہرت سے بچا رہے)۔

خَرَجَ اَبِیْ شَاهِرًا سَیْفَهٗ رَاکِبًا رَاحِلَتَهٗ (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) میرے والد ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونتے ہوئے اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر نکلے (یعنے اکیلے ان لوگوں سے لڑنے کے لئے جو اسلام سے پھر گئے تھے زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تھے۔ یہ حال دیکھ کر کہ امیر المومنین اکیلے نکلے صحابہ بھی لڑنے پر مستعد اور آمادہ ہو گئے)۔

مَنْ شَهَرَ سَیْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔ جو شخص تلوار سونت لے اور اس کو چلائے (مار کرے) تو اس کا خون ہدر ہے (یعنے ضائع ہے اس کو دوسرا شخص دفع کرنے کے لئے مار ڈالے تو قصاص لازم ہوگا نہ دیت دینا پڑے گی)۔

مترجم: تمام مہذب اقوام کے قوانین میں ایسا ہی حکم ہے اس کو حفاظتِ خود اختیاری کہتے ہیں۔ یہ حق ہر ایک شخص کو حاصل ہے۔

وَمَا تَتْلُو السَّفَاسِرَةُ الشُّهُوْرُ۔ اور جو کتاب والے عالم لوگ پڑھتے ہیں یہ شہر کی جمع ہے بمعنی عالم اور فاضل۔

شَهِیْر۔ مشہور۔

شَهْرِیَار۔ ایران کا بادشاہ تھا۔

شَهَقٌ یا شَهِیْقٌ یا شُهَاقٌ یا تَشْهَاقٌ سینہ میں رونے کی آواز پیدا ہونا، بد نظر لگانا۔

شَهِیْقٌ۔ گدھے کی بھی آواز کو کہتے ہیں۔ جیسے نَهِیْقٌ ہے۔

فِیْ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ۔ پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہ جمع ہے شَاهِقٌ کی بمعنی بلند اور مرتفع۔

فَشَهَقَ ثَلٰثَ شَهَقَاتٍ۔ تین بار سینہ سے آواز نکالی یا تین کھٹکے لئے۔

فَمَاتَ۔ پھر مرگیا۔

ذُوْ شَاهِقٍ۔ سخت غصیلا۔

شَهَلٌ: آنکھ کی سیاہی میں سرخی ہونا۔ مگر زُرْقَةٌ یعنے نیلگونی سے کم۔ محیط میں ہے کہ شُهْلَةٌ یہ ہے آنکھ کے حلقہ میں سرخی پلائی گئی ہو مگر لکیریں نہ ہوں اگر لکیریں ہوں تو اس کو شُکْلَةٌ کہتے ہیں۔ شَهْلَاءُ مؤنث ہے اَشْهَلُ کا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَلَ الْعَیْنِ آنحضرتؐ کی آنکھوں میں سرخی تھی۔

مُشَاهَلَةٌ۔ گالی گلوج کرنا، جواب دینا۔

تَشَهُّلٌ۔ منہ کا پانی سوکھ جانا، حاجت برآنا۔

لَعَنَ اللّٰهُ شَهْلَاءَ ذَاتَ الْاَسْنَانِ۔ اللہ لعنت کرے نیلی آنکھ والے بڑے دانت والے پر۔

شَهَمَ یا شُهُوْمٌ۔ ڈرانا، ڈانٹنا۔

شَهَامَةٌ۔ مستعد، چالاک، ہوشیار ہونا۔

کَانَ شَهْمًا۔ آنحضرتؐ مستعد اور روشن ضمیر اور اپنے ارادے کے پورے تھے یہی انسان

کی بڑی فضیلت ہے کہ پہلے خوب سوچ لے پھر جو بات
مناسب نظر آئے اس کو کرڈالے اور اللہ پر بھروسا
رکھے یہ نہیں کہ ساری عمر حیص بیص میں گذرے
اور کوئی کام پورا نہ ہو شَهْمٌ کی جمع شِهَامٌ ہے۔
اَلشَّهَامَةُ ضِدُّهَا الْبَلَادَةُ۔ شہامت
کی ضد بلادت ہے یعنے کودن، کند ذہن، احمق اور
بے وقوف ہونا۔

شَهْوَةٌ: خواہش کرنا، محبت رکھنا، آرزو کرنا۔
تَشْهِيَةٌ۔ خواہش دلانا، ترغیب۔
مُشَاهَاةٌ۔ مشابہت۔
اِشْهَاءٌ۔ خواہش پوری کرنا، نظر لگانا۔
تَشَهِّي۔ خواہش کرنا جیسے اِشْتِهَاءٌ ہے۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ
وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ۔ مجھ کو سب سے بڑھ کر ڈر
تم پر دو گناہوں کا ہے ایک تو ریا (یعنے دکھانے
اور شہرت اور ناموری کے لئے نیک عمل کرنا نہ کہ
خلوص سے خدا کی رضامندی کے لئے) دوسرے
پوشیدہ خواہش سے (وہ یہ ہے کہ لوگوں میں تو اپنی
لاطمعی اور بے پرواہی دکھلائے اور دل میں دنیا
کی طمع ہو جیسے اکثر مکار اور دغا باز درویش ہوتے
ہیں۔ بعضوں نے کہا گناہ کا دل میں چھپانا، اس
پر اصرار کرنا۔ مثلاً ایک خوبصورت عورت کو دیکھا
تو ظاہر میں تو آنکھ جھکا لینا تاکہ لوگ پرہیزگار سمجھیں
مگر دل میں گناہ کی نیت کرنا کہ اگر یہ عورت ہاتھ
لگ جائے تو اس سے خوب برا کام کروں)۔

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَالْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ
دوزخ شہوتوں اور خواہشوں سے ڈھانپی گئی ہے
اور بہشت ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں (یعنے
شہوتیں اور خواہشیں جب پوری کی جائیں تو سمجھ لو کہ
دوزخ کا دروازہ کھل گیا اور جب شہوت اور
خواہش کو دبا کر نفس شکنی کی جائے تو سمجھ لو کہ
بہشت کا رستہ کھل گیا۔ انسان میں یہی دو
چیزیں ہیں جن کا دبانا اور مسخر کرنا انسانیت
کے لئے ضرور ہے ورنہ پھر انسان اور دوسرے
جانوروں میں فرق نہیں رہتا ایک تو غصہ دوسرے
شہوت، پہلا ایک کتا ہے دوسرا سور اور عقل
پادشاہ ہے اور سور کو ڈانٹ دبا کر تم نے تابعدار
کر دیا اور پادشاہ کی رائے پر چلے تو سبحان اللہ
پھر بہتری بہتری ہے اگر خوب کھلا پلا کر ان کو
موٹا کیا اور پادشاہ کو اس کتے اور سور کا تابعدار
کر دیا تو پناہ بخدا پھر خیر نہیں ہلاکت اور تباہی
کا سامنا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اب تک
باوصف اتنی عمر ہونے کے یہ مرتبہ مجھ کو حاصل
نہیں ہوا کہ غصہ اور شہوت دونوں عقل کے پورے
تابعدار ہو جائیں اور کبھی کبھی یہ کتے اور سور
زور کر کے عقل پر غالب آجاتے ہیں۔ یا اللہ تو
اپنے فضل وکرم سے اس کتے اور سور کو دبا دے
اور عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابعدار کر دے
بغیر تیری مدد کے میں اس کتے اور سور پر غالب
نہیں ہو سکتا)۔

یَا شَهْوَانِيُّ۔ اے شہوت پہ چلنے والے یا سخت
شہوت والے اس کی جمع شَهَاوِيٌ آتی ہے۔

اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا
فَلْيُطْعِمْهُ۔ جب تم میں کا بیمار شخص کسی چیز
کی خواہش کرے (یعنے کھانے کو اس کا دل چاہے)
تو اس کو کھلائے (یہی سچی طب ہے اور جو طبیب
بیمار کو پرہیز کرا کر اس کی طاقت اور قوت
توڑ ڈالتے ہیں وہ نیم حکیم خطرۂ جان ہیں اللہ ایسے

حکیموں سے بچائے رکھے۔

باب الشین مع الیاء

شَیْءٌ اور مَشِیْئَۃٌ اور مَشَاءَۃٌ اور مَشَائِیَۃٌ چاہنا، ارادہ کرنا۔

شَاءَ اللّٰہُ الشَّیْءَ ۔ اللہ کی مشیت ایسی ہی تھی۔

مَاشَاءَ اللّٰہُ ۔ تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے۔

تَشْیِیْئٌ ۔ برانگیختہ کرنا، ایک کام کرنیکی رغبت دلانا۔

اِشَاءَۃٌ ۔ لاچار کرنا، مجبور کرنا۔

تَشَیُّئٌ ۔ غصہ تھم جانا۔

شَیْءٌ ۔ چیز اور ہر موجود کو کہتے ہیں یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کو بھی۔

اَنَّ یَھُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَتُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَ شِئْتُ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتُ ۔ ایک یہودی آنحضرتؐ پاس آیا کہنے لگا تم لوگ منت مانتے ہو اور شرک کرتے ہو تم لوگ کہتے ہو جو اللہ چاہے اور میں چاہوں (تو اپنے تئیں اللہ کے ساتھ شریک کر دیتے ہو) اس وقت آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا یوں کہا کریں جو اللہ چاہے پھر میں چاہوں (تو جب اللہ کی مشیت کو مقدم کیا اسکے بعد اپنی مشیت رکھی تو شرک کا شبہ جاتا رہا ــــ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَ شِئْتَ قَالَ جَعَلْتَنِیْ لِلّٰہِ نِدًّا قُلْ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتَ ۔ یعنے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کے برابر کر دیا یوں کہہ جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں (نہایہ میں لکھا ہے کہ واو زبانِ عرب میں جمع کے لئے ہے برخلاف ثم کے وہ جمع اور ترتیب کے لئے ہے تو جب ثم کہا تو اللہ کی مشیت مقدم ٹھہری اور بندے کی اسکے بعد پس شرک کے شبہہ سے احتراز ہو گیا)۔

لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَ شَاءَ فُلَانٌ یوں مت کہو جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے۔

فَلَا یَقْرَبُھَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ۔ اللہ چاہے تو طاعون اور دجال دونوں اسکے پاس نہ پھٹکیں گے (یہ اِن شاء اللہ فرمانا محض تبرک کے لئے ہے نہ شک کے طور پر اسی لئے امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنی عورت سے یوں کہا انت طالق ان شاء اللہ تو طلاق پڑ جائے گی کیونکہ اِن شاء اللہ یقین کے مقام میں بھی آتا ہے جیسے کوئی کہے انا مؤمن اِن شاء اللہ برخلاف اسکے اگر ان شاء زید کہا تو طلاق اس وقت تک نہیں پڑے گی جب تک زید نہ چاہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ ۔ یا اللہ اگر تو یہ چاہے کہ تیری پوجا نہ ہو (بلکہ شرک میں سب لوگ مبتلا رہیں) تو ایسا ہی ہوگا معلوم ہوا کہ شرک اسی طرح سارے گناہ اللہ ہی کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں مگر اللہ شرک اور گناہ سے راضی نہیں ہے۔ ارادہ مشیت اور رضا میں بہت فرق ہے اب یہ اعتراض کہ جب سارے کام اس کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں تو پھر گناہ کرنے والوں کو عذاب دینا انصاف سے بعید ہے ایک بے وقوفی کا اعتراض ہے بات یہ ہے کہ اللہ کی مشیت ایک مخفی امر ہے اور ظاہر میں اللہ نے بندوں کو اختیار دیا ہے کیا ہماری ارادی حرکت اور رعشہ کی حرکت دونوں ایک قسم کی ہیں۔ کوئی عقلمند اس کا قائل نہ ہوگا بس عذاب اور ثواب اس ظاہری اختیار پر مبنی ہے اور

اس میں جو حکمت ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ اور شیخ ابن عربی نے جو صوفیوں کے پیشوا ہیں اسی اعتراض سے بچنے کے لئے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دوزخ والوں کے لئے عذب اور شیریں اور بامزہ ہے لیکن بہشت والوں کے نزدیک وہ سخت تکلیف ہے۔ چنانچہ ایک صوفی فرماتے ہیں کہ جیسے بہشت والے دوزخ سے پناہ مانگیں گے اسی طرح دوزخ والے بہشت سے مگر علمائے ظاہر نے ان پر رد کیا ہے اور ایسے اعتقاد کو الحاد اور زندقہ قرار دیا ہے اور بہت سخت مخالف اس قول کے امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ہیں پر ان کے شاگرد امام ابن قیم کا میلان اس طرف پایا جاتا ہے کہ دوزخ کا عذاب دائمی نہیں ہے اور ایک زور ایسا آئے گا گو ہزاروں برس بعد ہی کہ دوزخ کی تکلیف مٹ جائے گی اور دوزخ والے چین سے اس میں بسر کریں گے جیسے بہشت والے بہشت میں اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور رحم اسی کو مقتضی ہے کیا وہ چند روز کے گناہوں پر ابد الآباد اپنے بندوں کو سخت سخت تکالیف میں مبتلا رکھے گا دنیا کا کوئی ظالم سے ظالم بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا۔ گو یہ قول چند صحابہ اور تابعین سے بھی منقول ہے مگر جمہور علما اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ کافر اور مشرک اور منافق لوگوں کا عذاب دائمی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔

فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔ ان سب کاموں میں تیری مشیت ضرور ہے یا تیری مشیت کی نیت کرتا ہوں گو میں زبان سے نہ کہوں۔

وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں (یعنی مرنے والے ہیں یہاں بھی ان شاء اللہ محض تبرک کے لئے ہے کیونکہ موت تو یقینی ہے اس میں شک نہیں ہو سکتا

هَيَّأَتْ شَيْئًا۔ ابوطلحہ کی بی بی نے ایک چیز تیار کی (اور اس کو گھر کے کونے میں رکھ دیا اور ابوطلحہ نے جب پوچھا بچہ کیسا ہے۔ انہوں نے کہا اب آرام ہے اور یہ جھوٹ نہ تھا بلکہ تعریض تھی۔ مطلب یہ تھا کہ دنیا کی اور بیماری کی تکلیف سے آرام ہو گیا۔ حالانکہ وہ مر گیا تھا۔ ابوطلحہ کے دل کو تسکین ہوئی۔ انہوں نے اپنی بی بی سے صحبت کی وہ حاملہ ہو گئیں۔ پھر ایک بچہ کے بدل نو بچے اللہ نے عنایت فرمائے ــــ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعریض کسی مصلحت سے درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ امام شافعی نے ظالم بادشاہ کے سامنے تعریض کی اور معاویہ کے عامل مغیرہ بن شعبہ نے حجر بن عدی کو حضرت علی پر لعنت کرنے کا حکم دیا، انہوں نے کہا ایہا الناس ان امیرکم امرنی ان العن علی بن ابی طالب فالعنوہ لعنہ اللہ تعالیٰ اور مراد یہ رکھی کہ اس عامل پر لعنت کرو اللہ اس پر لعنت کرے)۔

مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّلَا شَكِيًّا۔ ہم آسمان میں نہ ابر دیکھتے تھے نہ ابر کا کوئی ٹکڑا نہ اور کچھ (یعنی آسمان بالکل صاف تھا مگر آپ کی دعا سے ابر کا ایک ٹکڑا نمود ہوا اور پھیل گیا خوب پانی برسا)۔

وَلَا اَذَانَ وَلَا شَيْءَ۔ نہ اذان ہوئی نہ اور کچھ (جیسے الصلوٰۃ جامعۃ یا الصلوٰۃ ایہا المومنون وغیرہ)۔

اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہیں

(یعنے ہمیشہ ملے جلے رہے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں (عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبدشمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب تو عبدشمس اور نوفل دو بھائی ایک طرف ہوکر رہے اور ہاشم اور مطلب ایک طرف یہاں تک کہ جب بنوکنانہ اور قریش نے یہ ٹھہرایا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ شادی بیاہ کرینگے نہ ان سے کوئی معاملہ کریں گے تو دونوں بھائیوں کی اولاد مدت تک پہاڑ کے ایک کونے میں بند رہی۔ قریش اور بنوکنانہ کہتے تھے کہ حضرت محمدؐ کو ہمارے سپرد کردو لیکن بنی ہاشم اور بنی مطلب نے اس کو منظور نہ کیا اور ایک مدت تک تکلیف اور مصیبت اٹھائی)۔

فَاِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَاِلَّا رَجَعْتَ۔ اگر تو کچھ پائے یعنی مجاہدہ کا موقع تو بہتر ہے ورنہ (اپنے گھر کو) لوٹ آئے۔

لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ۔ ان دونوں رکعتوں میں کوئی ایسا کام نہ کرے (جو نماز کے خلاف ہے یعنے ادھر ادھر کے خیالات اور وسوسے دل میں نہ لائے)۔

فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔ انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے (اکثر مدینہ والوں کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں کبھی ان میں کوئی عیب ہوتا ہے) — اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو پیغام دے تو نکاح سے پہلے اس کا دیکھ لینا درست ہے، گو غفلت میں عورت کی رضامندی کے بغیر دیکھے یا شہوت کی نظر سے دیکھے اور امام داؤد ظاہری نے اس حدیث سے اسکے تمام جسم کو دیکھنا درست رکھا ہے۔ بعضوں نے کہا صرف چہرہ اور ہاتھ پاؤں دیکھنا درست ہے)۔

هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا۔ تجھ کو ابن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہیں (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر تھا مگر اس کے شعروں میں خدا کی توحید اور شرک کی مذمت بھری ہوئی تھی۔ آنحضرتؐ نے اس کا کلام بڑے شوق سے سنا اور فرمایا وہ تو مسلمانی کے قریب تھا)۔

حَتّٰى يَنْبُتُوْا نَبَاتَ الشَّيْءِ۔ یہاں تک کہ اس چیز کی طرح اگیں گے (یعنے اس دانہ کی طرح جس کو پانی بہاکر لاتا ہے)۔

فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا۔ (آنحضرتؐ نے ہم کو اختیار دیا (چاہیں تو اللہ اور رسول کو پسند کریں آپ کی زوجیت میں رہیں چاہیں جدا ہو جائیں) ہم نے اللہ اور اسکے رسول کو اختیار کیا پھر یہ اختیار کو کچھ نہیں شمار کیا (یعنے اس کو طلاق نہیں سمجھا — اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر خاوند اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی)۔

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) لوگوں کا یہ گمان کہ آنحضرتؐ نے ہم کو کوئی خاص خاص باتیں بتلائیں یا کوئی خاص کتاب دی ہے بالکل غلط ہے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ ایک اللہ کی کتاب یعنے قرآن ہے اور یہ صحیفہ (اس میں چند احکام تھے شریعت کے مثلاً دیت کے احکام، قیدیوں کا چھڑانا، مدینہ کا حرم ہونا)۔

ذَكَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔ آپ نے ایک اندیشہ ناک بڑی بات کا ذکر کیا۔

وَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔ اللہ کی مدد جب ساتھ ہو

تو پھر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔

اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا۔ تم چاہتے ہو تو میں تم کو (زکوٰۃ کے مال میں سے) دیتا ہوں حالانکہ زکوٰۃ کے مال میں اچھے ہٹے کٹے کمانے والے کا اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم کو اس مال میں سے نہیں دوں گا۔

فَاَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا۔ (اپنے مکان میں نماز پڑھ کر پھر میں مسجد میں آتا ہوں وہاں جماعت کھڑی ہوتی ہے میں اس میں بھی شریک ہو کر نماز پڑھ لیتا ہوں) اب میرے دل میں کچھ خیال آتا ہے (کہیں یہ ناجائز ہو اور میں گنہگار ہوں) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ایسا کرنے سے میرے دل کو خوشی ہوتی ہے۔

كُلَّمَا هَمَّ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ جب وہ ان دروازوں میں سے کچھ کھولنا چاہتا ہے یعنے ذرا سا۔

مَا كُنْتُ لِاَلْقَى اللّٰهَ بِبِدْعَةٍ لَمْ يُحْدِثْ اِلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا۔ میں اللہ تعالےٰ سے ایک بدعت لے کر جس کا حکم اس نے نہیں دیا ملنا نہیں چاہتا (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جن لوگوں پر ہم کو قدرت حاصل ہو اگر ہم زبردستی ان کو مسلمان بنا لیں تو ہماری قوت زیادہ ہوگی ہمارا شمار بڑھ جائے گا)۔

فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ۔ میں جب تم کو کسی بات کا حکم کروں تو جہاں تک ہو سکتا ہے اس کو بجا لاؤ (دین کی بات ہو یا دنیا کی) جب کسی بات سے منع کروں تو اس سے پرہیز رکھو (اور جس سے سکوت کروں وہ تم کو معاف ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ شَيْءٌ لَا كَالْاَشْيَاءِ۔ اللہ تعالےٰ ایک شے ہے (یعنے موجود ہے بلکہ اسی کا وجود اصلی ہے اور باقی چیزیں اسکے وجود کا ایک سایہ ہیں) مگر وہ اور اشیاء کی طرح نہیں ہے (اسکے مثل کوئی شے نہیں ہے جیسے فرمایا لیس کمثلہ شئ اس میں کاف زائد ہے اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے)۔

لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَلَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ۔ نہ تو اللہ کسی چیز سے نکلا نہ اللہ نے مخلوقات کو کسی چیز سے بنایا (اس سے رد ہوا مادیین کا جو کہتے ہیں مادہ قدیم ہے اور خداوند تعالےٰ نے سب چیزوں کو اسی مادہ سے بنایا)۔

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ۔ اللہ ہمیشہ سے تھا اور اللہ کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی (یعنی سوا ذات اور صفات الٰہی کے سب چیزیں حادث ہیں تو اللہ نے تمام چیزوں کو عدم سے وجود کا شرف بخشا یعنے اپنے وجود کا ایک سایہ ان پر ڈال کر ان کو موجود کیا پہلے وہ معدوم تھیں یعنے خارج میں گو اللہ تعالےٰ کے علم میں موجود تھیں۔ اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ معدوم موجود نہیں ہو سکتا۔ نہ کوئی موجود معدوم ہو سکتا ہے کیونکہ یہ چیزیں معدوم محض نہ تھیں بلکہ من وجہ وجود رکھتی تھیں یعنے وجود علمی اب جب اللہ تعالےٰ نے ان کو خارج میں بھی موجود کرنا چاہا تو اپنے وجود کا ایک عکس ان پر ڈالا وہ خارج میں بھی موجود ہو گئیں پھر جب چاہے گا یہ عکس ان سے اٹھا لے گا اور سب چیزیں نیست و نابود ہو جائیں گی)۔

وَاَنْ يَّعْمَلَا حَسْبَ مَا اَمَرَهُمَا اللّٰهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ دونوں وصی جیسا اللہ نے حکم دیا دیسا ہی کریں۔ انشاء اللہ بمعنی اذ کے ہے یا قد کے یعنے اللہ نے ایسا ہی چاہا۔

شَیْبٌ یا شَیْبَۃٌ یا مَشِیْبٌ۔ بڑھاپا، بالوں کی سفیدی، بوڑھے مرد کو شَائِبٌ کہیں گے مگر بوڑھی عورت کو شَیْبَاءُ نہیں کہتے بلکہ شَمْطَاءُ کہتے ہیں۔

تَشْیِیْبٌ۔ بوڑھا کرنا۔

شَیَّبَ الْحَجَرَ۔ پتھر کو توڑ کر برابر کیا۔

شِیْبٌ۔ بھیڑیے کا بچہ۔

شَیْبَان۔ عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے اسی میں سے محمد بن حسن شیبانی امام ابوحنیفہ کے شاگرد۔

شَیَّبَتْنِیْ هُوْدُ وَالْوَاقِعَۃُ۔ مجھ کو سورۂ ہود اور سورۂ واقعہ نے بوڑھا کر دیا (کیونکہ ان دونوں سورتوں میں قیامت اور اس کے ہولناک واقعوں کا ذکر ہے۔ ایک شخص نے خواب میں آنحضرتؐ سے پوچھا ہود کی کس آیت نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔ فرمایا فاستقم کما امرت نے یعنے اللہ کے حکموں پر مرنے تک قائم رہ حقیقت میں استقامت بہت مشکل ہے۔ صوفیہ فرماتے ہیں استقامت ہزار کرامت سے بڑھ کر ہے)۔

لَہٗ شَعَرٌ عَلَاہُ الشَّیْبُ۔ آپ کے بال تھے ان پر سفیدی آگئی تھی (کہتے ہیں صرف چودہ بال آپ کے سفید ہوئے تھے وہ بھی مہندی میں رنگے ہوئے تھے۔

اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِہِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ۔ سب سے بہتر خضاب جس سے تم سفیدی کو بدلتے ہو مہندی اور وسمہ کا خضاب ہے (مجمع البحار میں ہے کہ سرخ یا زرد خضاب کرنا بالاتفاق درست ہے لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ منع ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مہندی اور وسمہ کا خضاب بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس سیاہی میں کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہے تو یہ درست ہے برخلاف نیل وغیرہ کے خضاب کے جس سے بال بالکل کالے بھنور ہو جاتے ہیں وہ نا درست ہے۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یا صرف مہندی کا خضاب کرے یا صرف وسمہ کا۔ دونوں کو ملا کر نہ کرے اور جب صرف ایک سے خضاب کیا جائے تو بال سیاہ نہیں ہوتے)۔ شِیْبٌ جمع ہے اَشْیَب کی جیسے شِیْبَانٌ ہے

اِذَا نَظَرَ اِلَی الشِّیْبِ۔ جب بوڑھوں کو دیکھے۔

شَیْبَۃُ الْحَمْدِ۔ حضرت عبدالمطلب کا لقب ہے۔

شَیْبِیٌّ۔ وہ شخص جس کے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے وہ بنو شیبہ کی طرف منسوب ہے۔

شَیْبَانِیَّۃ۔ ایک فرقہ ہے جبریہ میں سے۔

شَیْحٌ : کوشش کرنا، پرہیز کرنا۔

تَشْیِیْحٌ۔ تنگ نگاہ سے دیکھنا، ڈرانا۔

مُشَایَحَۃٌ۔ جنگ، قتال، کوشش۔

شَیْحٌ۔ ایک قسم کی بھاجی خوشبودار جس کا پھول زرد ہوتا ہے

اِشَاحَۃٌ۔ شیح اگانا۔

ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ۔ آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر فرمایا پھر منہ پھیر لیا اور کراہت ظاہر کی یا ڈرایا (جیسے دوزخ کو دیکھ رہے ہیں)۔

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ۔ جب آپ غصہ ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور ناپسندی کے ساتھ روگردانی کرتے۔

عَلٰی جَمَلٍ مُشِیْحٍ۔ ایک تیز رو اونٹ پر۔

مُشِیْحُ الصَّدْرِ یعنے سینہ ابھرا ہوا۔ ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے یعنے چوڑے سینہ والے

نَاقَۃٌ شَیْحَانَۃٌ۔ تیز رو اونٹنی۔

اَشَاحَ بِوَجْهِہٖ۔ اپنا منہ پھیر لیا۔

شَیْخٌ : بوڑھا یا جس کی عمر پچاس سے زیادہ ہو اخیر عمر تک یا اسّی برس تک اس کی جمع شُیُوْخٌ اور اَشْیَاخٌ اور شِیْخَۃٌ اور شِیْخَانٌ اور مَشْیَخَۃٌ اور مَشْیُوْخَاءَ اور مَشْیَخَاءَ اور

مَشَائِخ ہے۔ شَیْخٌ اور شُیُوخَۃٌ اور شُیُوخِیَّۃٌ اور شَیْخُوخَۃٌ اور شَیْخُوخِیَّۃٌ۔ بوڑھا ہونا۔

تَشْیِیخٌ بوڑھا ہونا، شیخ کہنا، عیب کرنا، فضیحت کرنا، تَشَیُّخٌ شیخ بنا،

ذِکْرُ شِیْخَانِ قُرَیْشٍ۔ قریش کے بوڑھے لوگوں کا بیان۔

شَیْخَانِ۔ ایک مقام کا نام ہے جہاں آپ رات کو جنگ احد میں ٹھہرے تھے۔

وَاَبُوْ بَکْرٍ شَیْخٌ یُعْرَفُ۔ ابوبکرؓ بوڑھے آدمی تھے لوگ ان کو پہچانتے تھے (کیونکہ وہ سوداگری کے لئے آیا جایا کرتے تھے)۔

اِنَّ شَیْخًا اَخَذَ تُرَابًا۔ ایک بوڑھے نے (سجدہ نہیں کیا بلکہ) تھوڑی سی مٹی لے کر پیشانی سے لگالی (یہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا یا ولید ابن ولید)۔

شَیْخَیْن۔ فقہ احناف میں امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کو کہتے ہیں اور علم کلام میں ابوالحسن اشعری اور ابومنصور ماتریدی کو اور علم حدیث میں بخاری اور مسلم کو اور حکمت اور فلسفہ میں شیخ بوعلی بن سینا اور شیخ شہاب الدین مقتول یا ابونصر فارابی کو اور اہلحدیث کی فقہ میں امام ابن تیمیہ اور ابن قیم کو اور طب میں جالینوس اور ابن سینا کو۔ امامیہ کے نزدیک شیخ فی الحدیث امام موسیٰ کاظم کو کہتے ہیں۔

شَیْدٌ: گلاوہ کرنا، بلند کرنا، قوی کرنا۔

تَشْیِیْدٌ۔ مضبوط کرنا، بلند کرنا، ملنا۔

اِشَادَۃٌ۔ ہلاک کرنا، تعریف کرنا، ظاہر کرنا، مشہور کرنا۔

مَنْ اَشَادَ عَلٰی مُسْلِمٍ عَوْرَۃً یَّشِیْنُہٗ بِہَا بِغَیْرِ حَقٍّ شَانَہُ اللّٰہُ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ جو شخص کسی مسلمان کی چھپی بات کو مشہور کرے ناحق اس کا عیب ظاہر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب ظاہر کرے گا۔ (اس کو تمام لوگوں میں ذلیل وخوار کرے گا)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَادَ عَلٰی امْرِئٍ مُّسْلِمٍ کَلِمَۃً ھُوَ مِنْھَا بَرِیْئٌ۔ جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے مشہور کرے جو اس نے نہ کی ہو (تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلیل کرے گا) عرب لوگ کہتے ہیں:

شَادَ الْبُنْیَانَ یَشِیْدُہٗ شَیْدًا۔ عمارت بلند کی یا اس پر گلاوہ کیا گچ کا۔

شِیْدٌ جس سے گلاوہ کریں، چونا وغیرہ۔

قَصْرٌ مَّشِیْدٌ۔ پختہ محل۔

اِلَّا مَنْ اَشَادَ بِھَا۔ (پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائے) مگر جو اس کو پہچنوائے (لوگوں سے دریافت کرے اس کے مالک کی تلاش کرے)۔

اِنَّ الْاِمَامَۃَ خَصَّ اللّٰہُ بِھَا اِبْرَاھِیْمَ وَاَشَادَ بِھَا ذِکْرَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے امامت کا منصب حضرت ابراہیم سے خاص کیا اور ان کا نام امامت کی وجہ سے مشہور کیا۔

بُرُوْجٌ مُّشَیَّدَۃٌ۔ اونچے اونچے محفوظ برج۔

شِیْرٌ: شیر یعنے اسد۔

شِیَارٌ۔ حسن اور خوبصورتی۔

رَاٰی امْرَاَۃً شَیِّرَۃً عَلَیْھَا مَنَاجِدُ۔ عورت دیکھی جو سونے اور جواہر کے ہار پہنے ہوئی تھی (یعنے جڑاؤ ہار) اصل میں یہ شَارَۃٌ سے نکلا ہے جو بمعنی ہیآت اور شکل کے ہے تو یا اجوف واوی ہے اور یہاں پر صرف لفظی مناسبت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

کَانَ یُشِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ۔ آنحضرتؐ نماز

میں اشارہ کرتے ہاتھ سے یا سر سے (کبھی سلام کا جواب اشارے سے دیتے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

کَانَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ: سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیتے۔

قَالَ لِلَّذِیْ کَانَ یُشِیْرُ بِاُصْبَعِہٖ فِی الدُّعَاءِ اَحِّدْ اَحِّدْ۔ ایک شخص دعا میں انگلیوں سے اشارہ کرتا، آپ نے اس کو فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر (تاکہ اللہ کی توحید کی طرف اشارہ ہو)۔

کَانَ اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِکَفِّہٖ۔ آپ اپنے پنجے سے اشارہ کرتے (یعنے کسی کے ہٹانے کو یا اور کسی کام کے لئے مگر تشہد میں صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے)۔

اِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِھَا اور جب کلام کرتے تو اشارہ بھی اسکے ساتھ ملاتے (یعنے ہاتھ سے بھی اشارہ کرتے)۔

مَنْ اَشَارَ اِلٰی مُؤْمِنٍ بِحَدِیْدَۃٍ یُّرِیْدُ قَتْلَہٗ فَقَدْ وَجَبَ دَمُہٗ۔ جو شخص کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اس کے مار ڈالنے کا قصد کرے تو اس کا قتل واجب ہوگیا (دوسرے کی جان بچانے کے لئے) قانوناً بھی یہ کوئی جرم نہیں ہے)۔

فَتَنَنَا یَرَہُ النَّاسُ۔ لوگوں نے اس کو دیکھنا شروع کیا اس کی شکل اور ہیأت کو پسند کیا۔

وَھُمُ الَّذِیْنَ خَطُّوْا مَشَائِرَھَا۔ وہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کے گھروں اور کھیتوں پر نشان کیا۔

شِیْرُوَیْہ۔ ایران کا ایک بادشاہ تھا۔

شِیْزٌ: ایک کالی لکڑی ہے۔ بعضے کہتے ہیں آبنوس، اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں۔

تَشْیِیْزٌ۔ لال لکیریں کرنا۔

بُرْدٌ مُّشَیَّزٌ۔ چادر جس پر لال دھاریاں ہوں۔

شِیْزٰی بہ معنی شِیْزٌ ہے اور کبھی پیالہ کو بھی کہتے ہیں۔

وَمَاذَا بِالْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ مِّنَ الشِّیْزٰی تُزَیَّنُ بِالسَّنَامِ۔ (یہ ابن سوادہ کے مرثیہ کا ایک شعر ہے جو اس نے ان کافروں پر کہا تھا جو بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں) کہتا ہے: بدر کے اندھے کنوئیں میں کتنے پیالے ہیں (یعنے پیالوں میں کھلانے والے) جو اونٹ کے کوہان سے آراستہ کئے جاتے تھے (یعنی اونٹ کے کوہان کا شوربا جو نہایت مزے دار ہوتا ہے۔ پیالوں میں بھر کر لوگوں کو کھلاتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے)۔

شِیْصٌ: وہ کھجور جس کی گٹھلی سخت نہ ہو یا جس میں گٹھلی نہ ہو۔ یہ خراب قسم کی کھجور ہے اور دانت کا درد یا پیٹ کا اور ایک قسم کی مچھلی۔

شِیْصَۃٌ۔ ایک قسم کی مچھلی یا مطلب اور مقصد۔

مُشَایَصَۃٌ۔ منافرت۔

نَھٰی قَوْمًا عَنْ تَاْبِیْرِ نَخْلِھِمْ فَصَارَتْ شِیْصًا۔ آنحضرتؐ نے کچھ لوگوں کو کھجور کا پیوند لگانے سے (نر مادہ کا جوڑ کرنے سے) منع فرمایا تو وہ شیص ہوگئی (یعنے خراب کھجور اُن درختوں میں ہونے لگی اس وقت آپ نے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنے تم اپنے دنیا کے کام خوب جانتے ہو یعنے پیوند لگا سکتے ہو۔ میں نے جو حکم دیا تھا وہ کچھ خدا کا حکم نہ تھا اپنی رائے سے ایک بات کہی تھی)۔

مُترجم کہتا ہے انتم اعلم بامور دنیاکم کا یہ مطلب ہے کہ دنیاوی کاموں کھانے پینے پہننے، زراعت تجارت پیشہ کرنے میں اگر خدا کا کوئی حکم نہ اُترا ہو

توتم اپنی رائے سے جیسا مناسب اور مفید سمجھو اس پر عمل کر سکتے ہو لیکن دنیاوی وہ کام جن میں اللہ کا حکم اترا جیسے سود کی حرمت شراب اور مُردار کی حرمت، ماں بہن وغیرہ سے نکاح کی حرمت ان میں تو شریعت کے حکم پر چلنا ضرور ہے۔

شَیْطٌ یا شِیَاطَةٌ یا شَیْطُوطَةٌ۔ جل جانا، ہلاک ہو جانا۔ بعضے کہتے ہیں شَیطان اسی سے ماخوذ ہے یعنے ہلاک ہونے والا یا جلنے والا بعضے کہتے ہیں وہ شَطَنٌ سے نکلا ہے۔ یعنی خدا کی رحمت سے دور اور تَشْطِیْطٌ جلانا جیسے اِشَاطَةٌ ہے ہلاک کرنا، باطل کرنا۔

تَشَیُّطٌ۔ جلنا۔

اِسْتِشَاطَةٌ۔ غصہ میں بھڑک جانا، ہلکا ہو کر اُڑ جانا۔

اِذَا اسْتَشَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ جب بادشاہ غصہ ہوتا ہے تو شیطان اس پر چڑھ جاتا ہے وہ غصے میں طرح طرح کے ظلم کرتا ہے لوگوں کی جان لیتا ہے ان کو ناحق تباہ کرتا ہے۔ یہ شَاطَ يَشِيْطُ سے ہے یعنے جل گیا یا جلنے کے قریب ہو گیا۔

فَاسْتَشَاطَ غَضَبًا۔ غصے میں بھڑک اٹھا یعنی سخت غصہ ہوا۔

مَا رُأِیَ ضَاحِکًا مُسْتَشِیْطًا۔ کبھی آپ کو بے انتہا ہنستے نہیں دیکھا (یعنے خوب زور سے ٹھٹے مارتے ہوئے) یہ اِسْتَشَاطَ الْحَمَامُ سے ماخوذ ہے یعنے کبوتر ہلکا ہو کر اُڑ گیا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الرَّأْسِ اِذَا شِيْطَ۔ کیا تم نے سری کو نہیں دیکھا جب وہ پک کر جل جاتی ہے۔

شَیَّطَ اللَّحْمَ۔ گوشت کو جلا دیا، اتنا پکایا۔

حَتّٰی شَاطَ فِیْ رِمَاحِ الْقَوْمِ۔ (جنگ موتہ میں زید بن حارثہ آنحضرتؐ کا جھنڈا لے کر اتنا لڑے کہ لوگوں کے برچھوں سے مارے گئے (یعنی کافروں نے برچھوں سے مار مار کر آپ کو شہید کیا۔ اسکے بعد جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے اسکے بعد عبداللہ بن رواحہ نے وہ بھی شہید ہوئے، اسکے بعد خالد بن ولید نے، انہوں نے کافروں کو شکست دی)۔

لَمَّا شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ بِالزِّنَا قَالَ عُمَرُ شَاطَ ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِ الْمُغِيْرَةِ مغیرہ بن شعبہ جو کوفہ کے عامل تھے ان پر تین شخصوں نے زنا کی گواہی دی (لیکن چوتھے شخص نے گول گول بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا، اور مغیرہ جب اٹھے تو ان کی سانس پھول رہی تھی۔ اس لئے حضرت عمر نے مغیرہ کو زنا کی حد نہیں ماری بلکہ یوں فرمایا مغیرہ کے تین ربع تباہ ہو گئے (یعنے ان کی دینداری اور پرہیزگاری کے تین ربع برباد ہو گئے ایک ربع رہ گیا۔ اگر چوتھی گواہی بھی صاف ہوتی تو ساری دینداری برباد ہو جاتی)۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ يُؤْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیُّ فَيُشَاطُ لَحْمُهُ كَمَا تُشَاطُ الْجَزُوْرُ۔ سب سے بڑھ کر تمہارے متعلق مجھ کو یہ ڈر ہے ایسا نہ ہو ایک بے گناہ مسلمان شخص پکڑا جائے پھر اس کا گوشت اس طرح کاٹا جائے جیسے اونٹ کا کاٹا جاتا ہے (اس کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹا جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَشَاطَ الْجَزُوْرَ اونٹ کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ دیا)۔

شَاطَتِ الْجَزُوْرُ۔ اونٹ کا گوشت سب

ٹ گیا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہا۔

اِنَّ سَفِیْنَۃَ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ فَاَکَلَہٗ
سفینہ نے ایک اونٹ کو دھار دار لکڑی سے ذبح کیا اس
کا خون بہایا پھر اس کو کھایا۔

اَلْقَسَامَۃُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشِیْطُ الدَّمَ۔
قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے وہ خون کو بے کار
نہیں جانے دیتی (بیکار خون وہ ہے جس میں نہ دیت
واجب ہو نہ قصاص) یا خون نہیں بہاتی یعنی قسامت
میں قصاص لازم نہیں آتا۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَ فُتُوْنِہٖ وَ
شَیْطَاہُ وَ شُجُوْنِہٖ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں
شیطان کے شر اور اس کے فتنوں اور اسکے ہلاک
کرنے اور رنجوں سے صحیح وَ اَشْطَانِہٖ ہے یعنے شیطان
کے پھندوں سے۔

اِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ۔ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے
والا منع کرنے سے بھی باز نہ رہے تو وہ شیطان ہے
(اس سے لڑنا چاہیئے)۔

وَلَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ۔ لقمہ کھاتے میں گر جائے
تو اٹھا کر پاک صاف کر کے کھالے اور شیطان کے
لئے نہ چھوڑے۔

شَیْطَانَۃٌ یَتَّبِعُ شَیْطَانَۃً۔ کبوتر اڑانے والا
شیطان ہے، شیطان کے پیچھے لگا ہے (اکثر کبوتر باز
مکان پر چڑھ کر مستورات پر نظر ڈالتے ہیں یا کبوتر
بازی میں ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ نماز اور عبادات
سے غافل ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو شیطان فرمایا۔
علماء نے کہا ہے کہ کبوتر انڈے اور بچے نکالنے کے لئے،
یا رفع وحشت رفع کرنے کے لئے پالنا درست ہے،
اسی طرح خطوط اور نامے پہنچانے کے لئے لیکن ان کا
اڑانا مکروہ ہے اگر شرط باندھ کر اڑائے تو وہ جُوا ہو

اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی گواہی مقبول
نہ ہوگی)۔

خُذُوا الشَّیْطَانَ۔ شیطان کو پکڑو (یہ ایک شاعر کے
لئے فرمایا جو رات دن شعر گوئی اور شعر خوانی میں مصروف
رہتا تھا۔ ایسا شاعر در حقیقت شیطان ہے جو اپنی عمر
عزیز واہیات میں برباد کرتا ہے)۔

اَلْعُطَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ وَالنُّعَاسُ فِی الصَّلٰوۃِ
مِنَ الشَّیْطَانِ۔ نماز میں چھینک اور جمائی اور اونگھ شیطان
کی طرف سے ہے وہ چاہتا ہے کہ نماز میں حضورِ قلب اور
خشوع اور خضوع نہ ہونے دے۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ۔ شیطان
بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے (یعنی حقیقۃً کھانا مراد ہے
کیونکہ شیطان ایک لطیف جسم ہے اس کا کھانا کھانا
قیاس سے بعید نہیں ہے۔ افسوس ہمارے زمانہ
میں بعضے مسلمانوں نے بھی غیر مسلم اقوام کی تقلید
کر کے بائیں ہاتھ سے کھانا اختیار کیا ہے۔ مضائقہ
نہیں اگر میز پر کھائیں یا کانٹے چھری سے کھائیں مگر
چھری بائیں ہاتھ میں رکھیں اور کانٹا داہنے ہاتھ میں
تاکہ شیطان کی وضع سے بچیں)۔

شَطَنٌ۔ رسی۔ (اَشْطَانٌ اس کی جمع ہے)۔

شَیْطَنَۃٌ۔ شیطان کے سے کام کرنا، شرارت اور سرکشی
عرب لوگ سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں۔

شَیْعٌ یا شُیُوْعٌ یا مَشَاعٌ یا شَیْعُوْعَۃٌ یا
شَیَعَانٌ۔ مشہور ہونا، شائع ہونا جیسے ذَیْعٌ ہے۔

شِیَاعٌ۔ پیچھے ہونا، پیروی کرنا۔

شَاعَ بِالشَّیْءِ۔ اس کو ظاہر کیا، مشہور کیا۔

شَاعَ الْاِنَاءَ۔ برتن بھر دیا۔

شَاعَکُمُ السَّلَامُ۔ عرب لوگ رخصت کے وقت
کہتے ہیں یعنی سلامتی تم پر عام ہو ہمیشہ رہے جملہ

بین ہے کہ شَاعَکُمُ السَّلَامُ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ
دونوں کا ایک ہی مطلب اور ایک ہی محل ہے۔

تَشْیِیْعٌ۔ جلانا، بھونکنا۔

مُشَایَعَۃٌ۔ پیچھے جانا، متابعت کرنا۔ اب عام لوگ اس کو استقبال کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں۔

اِشَاعَۃٌ۔ مشہور کرنا جیسے اِذَاعَۃٌ ہے۔

تَشَیُّعٌ۔ شیعہ ہونا، سیعہ ہونے کا دعویٰ کرنا، اہل بیت کی طرف میلان۔

تَشَایُعٌ۔ شریک ہونا۔

اَلْقَدَرِیَّۃُ شِیْعَۃُ الدَّجَّالِ۔ قدریہ یعنے جو لوگ تقدیر کے منکر ہیں اور بندوں کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) دجّال کے گروہ ہیں (اصل میں شیعہ گروہ کو کہتے ہیں اب اس کا استعمال ان لوگوں کے لئے کیا جاتا ہے جو حضرت علی سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کے اہل بیت سے۔ محیط میں ہے کہ شیعہ ایک بڑا فرقہ ہے مسلمانوں کا جو آنحضرتؐ کے بعد حضرت علی کو امام جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کی خلافت پر نص کر دیا تھا اور ہمیشہ امامت آپ ہی کی اولاد میں رہے گی دوسرے خاندان میں نہیں جا سکتی۔ ان کے بائیس فرقے ہیں اور تین اصول ہیں ایک غلاۃ دوسرے زیدیہ تیسرے امامیہ۔

مترجم کہتا ہے غلاۃ جو معاذ اللہ حضرت علی کی الوہیت کے قائل تھے وہ دنیا سے معدوم ہو گئے شاید کہیں دو چار باقی ہوں، اب دو فرقے شیعوں کے موجود ہیں ایک تو زیدیہ اطراف یمن میں دوسرے امامیہ جو ایران اور عرب اور ہند میں بکثرت ہیں۔ ان کے پھر دو فرقے ہیں ایک اثناعشریہ دوسرے اسماعیلیہ اکثر شیعہ ہمارے زمانہ کے اثناعشری ہیں۔

اِنِّیْ لَاَرٰی مَوْضِعَ الشَّہَادَۃِ لَوْ تُشَایِعُنِیْ نَفْسِیْ میں تو شہادت کا مقام دیکھ رہا ہوں اگر میرا نفس مانے اور میری اطاعت کرے۔

لَمَّا نَزَلَتْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَاتَانِ اَھْوَنُ وَاَیْسَرُ
جب یہ آیت (سورۃ انعام کی) اتری: اویلبسکم شیعا الخ تو آپ نے فرمایا یہ دونوں باتیں (یعنے کئی گروہ ہو جانا اور ایک دوسرے کی مار چکھانا) آسان ہیں بہ نسبت اوپر سے عذاب اترنے کے یا نیچے سے عذاب آنے کے (کیونکہ اوپر اور نیچے کے عذاب سے تو یک بارگی سب کے ہلاک ہو جانے کا ڈر ہے)۔

نُھِیْنَا اَنْ نَقُوْلَ فِیْ ھَاتَیْنِ الشِّیْعَتَیْنِ شَیْئًا۔ ہم کو منع ہوا کہ ان دونوں گروہوں کے باب میں کچھ کہیں (بلکہ سکوت اَولیٰ ہے گو اس میں شک نہیں کہ حضرت علی کا گروہ ہر جنگ میں حق پر تھا اور مخالف گروہ باغی اور خاطی تھا ـــ جو شخص کسی کی مدد کرے، اس کی جماعت میں شریک ہو جائے وہ اس کا شیعہ کہلائے گا (جیسے امام حسینؑ نے ابن زیاد کے لشکر والوں کو شیطان کا شیعہ یعنی گروہ فرمایا)۔

نَھٰی عَنِ الْمُشَیِّعَۃِ۔ آپ نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جو ہمیشہ بکریوں کے پیچھے رہتی ہے۔ (لاغری اور ناتوانی سے دوسری بکریوں کے ساتھ چل نہیں سکتی)۔

اِنَّہٗ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا۔ خالد بن ولید بہادر شخص تھے۔

وَاِنَّ حَسَکَۃَ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا۔ حسکہ بڑا جلد باز شخص تھا (یہ شَیَّعْتُ النَّارَ سے نکلا ہے یعنے میں نے آگ کو روشن کیا اس پر ایندھن ڈال کر)۔

اَللّٰھُمَّ اَعِشْہُ بِغَیْرِ رَضَاعٍ وَتَابِعْ بَیْنَہٗ بِغَیْرِ شِیَاعٍ۔ یا اللہ ٹڈیوں کو بے دودھ پلائے زندہ رکھ اور ان کو بن بلائے اور آواز دیئے ایک

جگہ جمع رکھ (یہ حضرت مریم نے ٹڈیوں کو دعا دی ۔ باجے اور ستار کی آواز کو شیاع کہتے ہیں اور اونٹ والے جو آواز کر کے اونٹوں کو اکٹھا کرتے ہیں اس آواز کو بھی) ۔

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَةِ وَالشِّيَاعِ عود اور طنبورہ اور ستار ان سب کو توڑ ڈالنے کا ہم کو حکم ہوا (یعنے آلات لہو، اس میں سب قسم کے باجے آگئے مگر شادی بیاہ اور خوشی کی رسموں میں ان کا جواز دوسری حدیث سے ثابت ہے اور بعضوں نے کہا سوا دَف کے وہ بھی شادی بیاہ میں، دوسرا کوئی باجہ بجانا درست نہیں مگر امام ابن حزم اور ظاہریہ نے سب باجوں کو درست رکھا ہے) ۔

اَلشِّيَاعُ حَرَامٌ کثرتِ جماع پر فخر کرنا حرام ہے۔ (جیسے اکثر جاہلوں کا شیوہ ہے اپنی مردمی لوگوں سے فخریہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اتنی بار یا اتنی عورتوں سے ایک دن میں صحبت کی۔ ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا) ۔

اَيُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰى رَجُلٍ عَوْرَةً ۔ جس نے کسی دوسرے کا مخفی عیب ظاہر کیا اس کو لوگوں میں مشہور کیا۔

هَلْ لَكَ مِنْ شَاعَةٍ۔ کیا تمہاری کوئی جورو ہے۔ (جورو کو شاعہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے اس کی متابعت کرتی ہے)۔

بَعْدَ بَدْرٍ بِشَهْرٍ اَوْ شَيْعِهٖ۔ جنگِ بدر کے ایک مہینے یا ایک مہینے کے قریب بعد عرب لوگ کہتے ہیں: اَقَمْتُ بِهٖ شَهْرًا اَوْ شَيْعَ شَهْرٍ۔ میں وہاں ایک مہینہ یا ایک مہینہ کے قریب کچھ کم و بیش ٹھہرا۔

اَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ ۔ تم جنازے کو پہنچانے والے ہو (اسکے سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں چلو)۔

اَنْتُمْ مُشَيَّعُوْنَ۔ تمہارے ساتھ لوگ چل رہے ہیں (یعنی جن و انس اور ملائکہ)۔

مَا هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ كَالنُّجُوْمِ قُلْتُ شِيْعَتُهٗ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ فَاَتٰى جِبْرَئِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرَاهِيْمُ (آنحضرتؐ ایک رات کو اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے مسجد میں، اتنے میں آپ نے فرمایا لوگو جب تم اگلے پیغمبروں کا ذکر کرو تو پہلے مجھ پر درود بھیجو پھر ان پر (یعنی یوں کہو علیٰ نبینا وعلیہ السلام) لیکن جب میرے باپ ابراہیم کا ذکر کرو تو پہلے ان پر درود بھیجو پھر مجھ پر، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ابراہیم کو یہ درجہ کیسے ملا۔ آپ نے فرمایا معراج کی رات کو میں آسمان پر گیا جب تیسرے آسمان پر پہنچا تو نور کا ایک منبر میرے لئے رکھا گیا۔ میں اس منبر کے اوپر بیٹھا اور ابراہیم ایک سیڑھی نیچے مجھ سے بیٹھے، باقی سب پیغمبر منبر کے گرداگرد بیٹھے اتنے میں علیؓ نور کی ایک اونٹنی پر سوار آئے ان کا منہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اور ان کے ساتھی تاروں کی طرح ان کے گرداگرد تھے تو ابراہیم نے مجھ سے پوچھا یہ کون ہے کیا کوئی بڑا پیغمبر ہے یا مقرب فرشتہ ہے۔ میں نے کہا نہ پیغمبر ہے نہ مقرب فرشتہ ہے یہ میرا بھائی میرے چچا کا بیٹا میرا داماد میرے علم کا وارث علی بن ابی طالب ہے۔ ابراہیم نے کہا) یہ لوگ جو اسکے گرداگرد ہیں تاروں کی طرح وہ کون ہیں میں نے کہا وہ اسکے شیعہ (یعنی گروہ محبّینِ علیؓ) ہیں اس وقت حضرت ابراہیم نے یوں دعا کی یا اللہ مجھ کو بھی علی کے شیعہ میں سے کر، اسکے بعد حضرت جبرئیل یہ آیت لائے "وان من شیعتہ لابراہیم"۔ مُترجم کہتا ہے یہ روایت حضرات امامیہ کی کتابوں میں سے ہے لیکن اہل سنت کی کتابوں میں میں نے

نہیں دیکھی۔

طَالَ مَا اتَّكَوْا عَلَى الْاَرَائِكِ وَقَالُوْا نَحْنُ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ۔ مدت سے مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم علی کے شیعہ (گروہ) ہیں۔

مَنْ سَافَرَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُشَيِّعًا لِسُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ جو شخص سفر کرے وہ نماز میں قصر کرے مگر جب کسی ظالم بادشاہ کے ساتھ (اس کو ہمراہیوں اور تابعین میں ہو)۔

فُلَانٌ مِّنْ اَشْيَاعِ السُّلْطَانِ۔ وہ بادشاہ کے تابعداروں اور ساتھیوں میں سے ہے۔

شَيَّعْتُ الضَّيْفَ۔ میں نے مہمان کو پہنچا دیا، رخصت کے وقت اسکے ساتھ گیا (جیسا دستور ہوتا ہے تھوڑی دور تک مہمان کو پہنچا کر آتے ہیں)۔

شَيْقٌ: باندھنا، مضبوط کرنا۔

شِيْقٌ۔ پہاڑ کی چوٹی یا اس کا دشوار گذار مقام۔

شَيْلٌ: اٹھانا، اپنی جگہ سے ہٹانا (حال کے محاورہ میں بہت مستعمل ہے)۔

شِلْ یعنے اٹھا۔ شِيْل بھی کہتے ہیں۔

حَيَّ شِيْلُوْا۔ اچھا اٹھاؤ۔

شَيْمٌ: تلوار سونتنا، نیام میں کر لینا (دونوں معنوں میں آیا ہے)، بجلی کو دیکھنا، کہاں جاتی ہے، کہاں برستی ہے، آنکھ لگانا، انتظار کے طور پر چھپانا، داخل کرنا، جیسے شُيُوْمٌ ہے۔

تَشْيِيْمٌ۔ کسی کے سر یا کپڑے کو پکڑ کر اندر جانا، اس سے لڑنے کے لئے۔

شَامَ الشَّيْئَ۔ اندازہ کیا، تخمینہ کیا۔

اِشَامَةٌ: داخل ہونا جیسے اِنْشِيَامٌ اور اِشْتِيَامٌ ہے۔

شَائِمُ بَرْقِهٖ۔ اس سے خیر کی امید رکھنے والا۔

مَشِيْمَةٌ۔ وہ جھلی جس کے اندر بچہ ہوتا ہے۔ ولادت کے وقت وہ باہر نکلتی ہے (بچہ اس کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے)۔

لَا اَشِيْمُ سَيْفًا سَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ (خالد بن ولید کی لوگوں نے ابوبکرؓ سے شکایت کی انہوں نے کہا) میں تو اس تلوار کو نیام میں کرنے والا نہیں جو اللہ تعالےٰ نے مشرکوں پر سونتی ہے (یعنی خالد کو معزول نہیں کروں گا۔ وہ اللہ کی تلوار ہیں)

شِمْ سَيْفَكَ وَلَا تَفْجَعْنَا بِنَفْسِكَ (جب ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونت کر اکیلے ہی مرتدوں سے لڑنے کے لئے نکلے تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا) اپنی تلوار نیام میں کرو اور اپنی جان کھو کر ہم کو مصیبت میں نہ ڈالو (یعنے تم مارے جاؤ گے تو سارا انتظام بگڑ جائے گا۔ مسلمان ایک آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے)۔

فَشَامَهٗ۔ آخر آپ نے تلوار نیام میں کر لی اور اس گنوار کو سزا نہ دی جس نے غفلت میں آپ کی تلوار کو سونت کر آپ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے: تلوار سونت لی وہ گنوار تلوار کی خوبی دیکھنے میں مصروف ہو گیا اور جس بات کا ارادہ تھا اس کو بھول گیا۔

وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلٌ (یہ بلال کے شعر کا ایک مصرعہ ہے) یعنے کیا مجھ کو شامہ اور طفیل پھر دکھلائی دیں گے جو دونوں مکہ کے پہاڑ ہیں مجنّہ چشمہ کے سامنے۔ مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں مجھ کو جانا اور مجنّہ کا پانی پینا نصیب ہو گا یا نہیں

شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ۔ آپ کی خصلت وفاداری تھی (یعنے وعدے کا پورا کرنا۔ جس نے احسان کیا ہو اس کا احسان ماننا، اس سے نیک سلوک کرنا)۔

شِيْمَتُهُ الْحَيَاءُ۔ آپ کی خصلت حیا اور شرم تھی

اس کی جمع شِیَمٌ ہے)۔

شَیِّمٌ۔ وہ زمین جو کبھی کھودی نہ گئی ہو۔

شِیَامٌ۔ مٹی۔

شَیَامٌ۔ برابر زمین اور مٹی۔

شِیْمٌ۔ ایک قسم کی مشک۔

شَیْنٌ: عیب کرنا۔

تَشْیِیْنٌ۔ شین لکھنا۔

مَشَائِن۔ عیب بمعنی مَعَائِب اور مَثَالِب ہے۔

مَاشَانَهُ اللّٰهُ بِبَیْضَاءَ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بالوں کو سفیدی سے عیب دار نہیں کیا (حالانکہ سفیدی عیب نہیں ہے بلکہ نور ہے اور وقار جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر النسخ اس حدیث کے راوی نے شاید وہ حدیث نہیں سنی اور آنحضرتؐ کا وہ فرمان سنا جو آپ نے ابوقحافہ ابوبکر صدیقؓ کے والد کے حق میں فرمایا تھا جب ان کا سر ثغامہ گھانس کی طرح سفید تھا کہ اس کی سفیدی بدلو یعنے خضاب کرکے اور سفیدی کو مکروہ سمجھا اسی لئے فرمایا غَیِّرُوا الشَّیْبَ یعنے سفیدی کو بدلو (خضاب کرکے)۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک حدیث دوسرے کی ناسخ ہو، واللہ اعلم کذا فی النہایہ)۔

یُرِیْدُ شَیْنَهٗ۔ وہ اس کا عیب کرنا چاہتا تھا۔

شَیْلَةٌ: نظر لگانا۔

فَاَمَرَلَهَا بِشِیَاهِ غَنَمٍ۔ آپ نے اس کو چند بکریاں دینے کا حکم دیا۔ (شِیَاهٌ جمع ہے شَاةٌ کی جو اصل میں شَاهَةٌ تھا)۔

لَا یَنْقُضُ عَهْدُهُمْ عَنْ شِیَةِ مَاحِلٍ۔ کسی چغلخور کی چغلی کھانے سے ان کا عہد نہیں ٹوٹتا۔ (شِیَةٌ اصل میں وَشْیٌ تھا یعنے چغلی کھانا، اس کا اصلی باب الواو مع الشین تھا مگر یہاں مناسبتِ لفظی سے بر متابعت صاحبِ نہایہ ہم نے ذکر کیا)۔

فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْهَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهِ الشِّیَةِ۔ اگر مشکی نہ ہو تو اسی رنگ کا کمیت ہو۔

لَیْسَ فِیْهِ شِیَةٌ۔ اس میں کوئی داغ نہیں ہے (اصل میں شِیَةٌ جانور کے اس رنگ کو کہتے ہیں جو اس کے اکثر جسم کے رنگ کے خلاف ہو مثلاً سارا جانور سیاہ ہو اور کہیں سفیدی ہو تو سفیدی شیۃ ہوگی اسی طرح اگر سارا جانور سفید ہو اور کہیں سیاہی تو سیاہی شیۃ ہوگی)۔

یُکْرَهُ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَلِبَاسُ الْوَشْیِ۔ (مرد کے لئے) ریشمی اور بیل بوٹے کا کپڑا مکروہ ہے (مردوں کو سادہ اور موٹا کپڑا پہننا سزاوار ہے)۔

اِشْتَرِ جُبَّةَ خَزٍّ وَاِلَّا فَوَشْیٌ۔ ایک ریشمی جبہ خرید لے یا نقشی۔

وَشٰی بِهٖ اِلَی السُّلْطَانِ۔ پادشاہ تک اس کی چغلی کھائی۔

تمّ الجزء الثالث عشر ویتلوہ الرابع عشر انشاء اللہ اولہ حرف الصّاد

طالب دعا
سید نذر عباس
سید احمد علی
20-2-2011

بارھویں صدی ہجری کی لاجواب و نادر روزگار تالیف

مختصر ترجمہ تحفۂ اثنا عشریہ

مؤلفہ۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

ترجمہ۔ مولانا محمد عبدالمجید خاںؒ۔

پیدائش و تاریخ مذہب شیعہ۔ ان کی مختلف شاخیں۔ ان کے اسلاف علماء اور کتب کا بیان۔ الوہیت، نبوت، امامت اور معاد کے بارے میں ان کے عقائد۔ ان کے مخفی مسائل فقہیہ۔ صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت کے حق میں ان کے اقوال و افعال اور مطاعن۔ مکائد شیعہ کی تفصیل۔ ان کے اوہام، تعصبات اور ہفوات کا بیان۔ تولّا اور تبرّا کی حقیقت۔ یہ سب باتیں مذہب شیعہ کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

نیز ان تمام امور کا احاطہ، کمال تہذیب کے ساتھ ان پر سیر حاصل بحث بیشمار غلط فہمیوں کا ازالہ اور مدلّل جوابات اس عجیب و غریب پیرایہ میں قلمزد کئے گئے ہیں جو فی الحقیقت شاہ صاحب ہی کا حق تھا۔

اس تالیف سے ہزارہا بندگانِ خدا کے شکوک مٹ گئے اور عقائد درست ہو گئے۔
یہ کتاب متلاشیانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

تازیانے ترجمہ المنبہات

طول ۱/۲ ۷، انچ، عرض ۵، انچ، جملہ صفحات ۲۸۸ (عربی مع اردو ترجمہ و تشریحات)

یہ کتاب پند و موعظت اور حکمت و نصیحت کا ایک بیش بہا گنجینہ ہے جس کو عامۃ المسلمین کی نصیحت کی خاطر نہایت دل نشیں اور مرغوب انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

پوری کتاب میں نو باب ہیں اور ہر باب نصائح کی تعداد کے اعتبار سے معنون ہے یعنی اگر اسمیں نصیحت کے دو بول ہیں تو "باب الثنائی" اور اگر تین ہیں تو "باب الثلاثی" اسی طرح آخری باب "باب العشاری" ہے جسمیں نصیحت کی دس باتیں مذکور ہیں۔ ہر باب میں رسول اللہ کی احادیث مبارکہ، صحابہؓ کے ارشادات، بزرگان دین اور حکماء عالم کے اقوال میں سے نصائح اور مواعظ کا وہ انتخاب درج ہے کہ جو دل میں اتر جائے اور قلب کو مسخر کرے۔

عام حضرات کے علاوہ عربی داں حضرات بھی اسکے مطالعہ سے ذوقِ عربیت محسوس کریں گے بلکہ یہ کتاب فصاحتِ زبان اور خوبی مضامین دونوں لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے داخلِ نصاب کیا جائے اور عربی کی ابتدائی تعلیم میں ایک ریڈر کی حیثیت سے اسکو رواج دیا جائے ـــــ فی الحقیقت یہ دعوتی انداز کی کتاب ہے اس میں فطرت انسانی کو ایسے امور کی انجام دہی پر ابھارا گیا ہے جو مرغوب اور مطلوب ہیں اور ان باتوں سے روکا گیا ہے جو نامرغوب اور غیر مطلوب ہیں۔